تحفہ حرمین

مختصر تفسیر

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی،

آخری پارہ

اللغة الأردية

تفسير الجزء الأخير من القرآن الكريم

www.KitaboSunnat.com

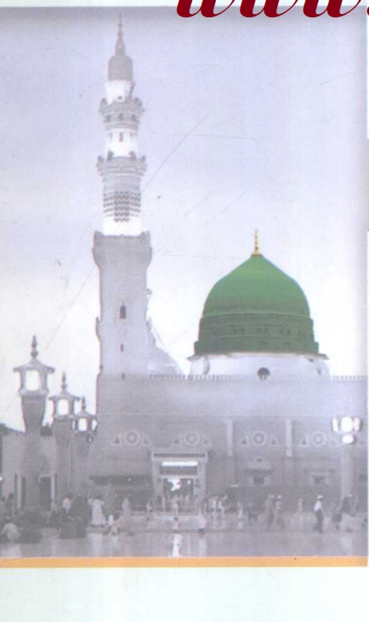

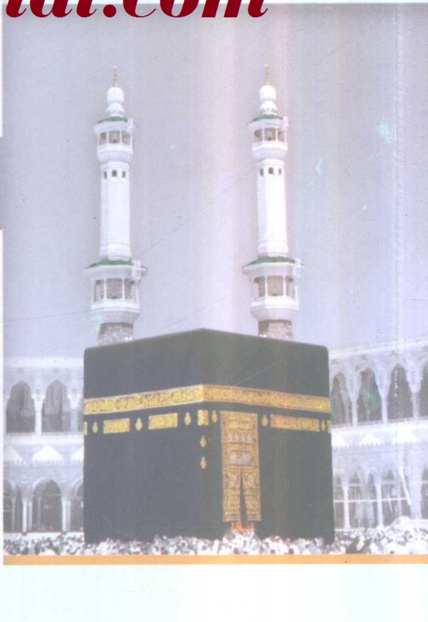

انتخاب از تفسیر ابن کثیر

اس کے ساتھ ہی

چند ایسے اہم مسائل جن کی ہر
مسلمان کو اپنے دین اور دنیا دونوں
میں شدید ضرورت ہوتی ہے

نظر ثانی و تقریظ

جناب ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

ممبر مجلس علماء کبار اور دائمی فتوی کمیٹی

جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا

اللہ ان کی، ان کے والدین، اولاد اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامي زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقيق الاسلامي** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تحفہ حرمین

مختصر تفسیر

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، آخری پارہ

انتخاب از تفسیر ابن کثیر

رحمان پبلک لائبریری
کتاب نمبر 5078

اس کے ساتھ ہی

چند ایسے اہم مسائل جن کی ہر مسلمان کو اپنے دین اور دنیا دونوں میں شدید ضرورت ہوتی ہے

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی و تقریظ

جناب ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

ممبر مجلس علماء کبار اور دائمی فتوی کمیٹی

ترجمہ

ڈاکٹر غلام محمد قمر الازہری　　عبد النذیر خان الازہری

مراجعہ

عرفان احمد چھپراوی

جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا

اللہ ان کی، ان کے والدین، اولاد اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر تفسیر

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی،

آخری پارہ

انتخاب از تفسیر ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

جناب ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین، الصلوۃ، السلام علی نبینا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین، وبعد:

آپ کی کتاب جس کا نام " آخری پارے کی مختصر تفسیر "موصول ہوئی، جس کا انتخاب تفسیر ابن کثیر سے کیا گیا ہے، اور اسی کے آخر میں ایسے اہم مسائل (اور ان کے دلائل) بھی درج کئے گئے ہیں جن کی ہر مسلمان کو اپنے دین اور دنیا دونوں میں شدید ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ راقم الحروف نے صفحہ بہ صفحہ اس کا مطالعہ کیا اور کچھ معمولی کمیاں تھیں جن کی اصلاح کا کام بھی کیا اور اب میرا خیال ہے کہ یہ تفسیر اور اس کے بعد بیان کردہ مسائل اور ان کے دلائل انتہائی فائدہ مند ثابت ہونگے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ پاک اسے نفع بخش بنائے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر عطا کرے، مزید آپ کی علمی کاوشوں میں دن دگنی، رات چوگنی برکت عطا فرمائے۔

الشیخ الدکتور صالح بن فوزان الفوزان

رکن ہیئۃ کبار العلماء و افتاء کمیٹی

۱۴۲۵-۲-۱۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۷
۲	اسلام کے محاسن	۸
۳	تفسیر سورۂ فاتحہ	۱۳
۴	تفسیر آیت الکرسي	۱۴
۵	تفسیر سورۂ نبأ	۱۶
۶	تفسیر سورۂ نازعات	۱۸
۷	تفسیر سورۂ عبس	۲۰
۸	تفسیر سورۂ تکویر	۲۲
۹	تفسیر سورۂ انفطار	۲۳
۱۰	تفسیر سورۂ مطففین	۲۴
۱۱	تفسیر سورۂ انشقاق	۲۶
۱۲	تفسیر سورۂ بروج	۲۷
۱۳	تفسیر سورۂ طارق	۲۸
۱۴	تفسیر سورۂ أعلی	۲۹
۱۵	تفسیر سورۂ غاشیة	۳۰
۱۶	تفسیر سورۂ فجر	۳۱
۱۷	تفسیر سورۂ بلد	۳۲
۱۸	تفسیر سورۂ شمس	۳۴
۱۹	تفسیر سورۃ لیل	۳۴
۲۰	تفسیر سورۂ ضحی	۳۵
۲۱	تفسیر سورۂ شرح	۳۶
۲۲	تفسیر سورۂ تین	۳۶
۲۳	تفسیر سورۂ علق	۳۷
۲۴	تفسیر سورۂ قدر	۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۲۵	تفسیر سورۂ بینة	۳۸
۲۶	تفسیر سورۂ زلزال	۳۹
۲۷	تفسیر سورۂ عادیات	۴۰
۲۸	تفسیر سورۃ قارعة	۴۱
۲۹	تفسیر سورۂ تکاثر	۴۱
۳۰	تفسیر سورۂ عصر	۴۱
۳۱	تفسیر سورۂ همزة	۴۲
۳۲	تفسیر سورۂ فیل	۴۲
۳۳	تفسیر سورۂ قریش	۴۳
۳۴	تفسیر سورۂ ماعون	۴۳
۳۵	تفسیر سورۂ کوثر	۴۴
۳۶	تفسیر سورۂ کافرون	۴۴
۳۷	تفسیر سورۂ نصر	۴۴
۳۸	تفسیر سورۂ تبت	۴۵
۳۹	تفسیر سورۂ اخلاص	۴۵
۴۰	تفسیر سورۂ فلق	۴۶
۴۱	تفسیر سورۂ الناس	۴۶
۴۲	ہمارا عقیدہ	۴۷
۴۴	توحید	۵۰
۴۵	شرک	۵۲
۴۶	اسلام کیا ہے؟	۵۳
۴۷	ایمان	۶۱
۴۸	احسان	۶۲
۵۰	صحابہ اور آل بیت کے فضائل	۶۳
۵۱	قرآن کریم	۶۵
۵۲	جادو سے انتباہ	۷۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۵۳	نظر بد اور حسد سے انتباہ	۷۱
۵۴	شرعی جھاڑ پھونک	۷۲
۵۵	حزن و غم اور تکلیف کی دعائیں	۷۴
۵۶	نماز	۷۴
۵۷	نماز عیدین	۸۰
۵۸	زکاۃ	۸۱
۵۹	رمضان کے روزے	۸۳
۶۰	حج	۸۷
۶۱	قربانی اور عقیقہ	۸۹
۶۲	خرید وفروخت کی ممنوع صورتیں	۹۱
۶۳	فضائل اعمال	۹۲
۶۴	کبائر اور شرعی محرمات	۹۸
۶۵	اہل ایمان کے اخلاق	۱۰۱
۶۶	اسلام میں خانگی اور میاں بیوی کے حقوق	۱۰۶
۶۷	قلبی عبادات	۱۰۷
۶۸	نبوی دعائیں	۱۱۲
۶۹	قیامت کی نشانیاں	۱۱۹
۷۰	بعض اسماء حسنی کے معانی	۱۲۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ و علی آلہ و صحبہ و من والاہ

اما بعد :

یقیناًاس علم نافع کاحصول زیادہ بہتر ہے جس(کے حصول) میں(زیادہ) اوقات،اور حلال وپاکیزہ اموال خرچ کئے جائیں ،کیونکہ یہ اللہ تعالی کی معرفت کا دروازہ ، اس کی توحید کا راستہ اور شرعی طریقہ سے اس کی عبادت کا ذریعہ ہے۔اسی وجہ سے اللہ پاک نے علم اور علماء کی شان بلند فرمائی ہے ۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے(اللہ تعالی تم میں سے ان لوگوں کے، جو ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا،درجے بلند کردیگا) (المجادلہ ١١)، اور فرمایا:(بتاؤ تو سہی کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں){سورہ زمر آیت نمبر ٩}۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"جو علم کی تلاش میں کسی راہ کا سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے لیےجنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے" {مسلم شریف}۔بے شک قرآن کریم کا مطالعہ ،اس کے احکام و معانی کی معرفت حصول علم کے اہم ترین ذرائع ہیں۔ چونکہ آخری پارے کے حفظ و تلاوت کااہتمام زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ہر چھوٹا بڑا پڑھا لکھااور ان پڑھ بھی اس کو یاد کر لیتا ہے ، اور یہ ایسا پارہ ہے جس کی آیات اور سورتوں کی تلاوت ائمہ مساجد اپنی جہری نمازوں میں باربار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے سوچا کہ یہ کتاب اس پارہ کی مختصر تفسیر کے ساتھ شامل ہوتاکہ ہر مسلمان کے لیے،اس کی آیات کے معانی کی معرفت آسان ہوجائے،اور یہ قرآن کریم کو سمجھنے اور اسکے معانی میں غور و خوض اور تدبّر میں معاون ثابت ہو۔

ہم نے اس پارہ کی مختصر تفسیر کاانتخاب امام حافظ و مفسر عماد الدین ابن کثیرؒ کی تفسیر سے کیا ہے کیونکہ یہ ان معروف ومقبول تفسیروں میں سے ہے جنہیں علماء اور طلباء کے حلقوں میں سب سے زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

اسی طرح سے ہماری اس کتاب میں عقیدہ اور عبادت،خواہ وہ قلبی ہو یا بدنی ، سلوکیات ،سیرت النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم ، فضائلِ اعمال، گناہِ کبیرہ، مطلق ومقید ،نبوی دعائیں،ناجائز خرید وفروخت،قیامت کی نشانیاں وغیرہ اور ہر وہ چیز شامل ہے جس کی ہر مسلمان کوضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ہروہ چیز بھی شامل ہے جس سے لاعلمی کسی مسلمان کے لیے روا نہیں۔اسکے ساتھ ساتھ مضامین میں تنوع اوراختصار کا خاص خیال رکھا گیا ہے تاکہ گلاب و ریحان سے بھرپور ایک گلدستہ تیار ہوسکے ۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے محاسن

بے شک اسلام تمام مذاہب میں سب سے کامل،سب سے افضل اور قبولیت کے اعتبار سے فطرت اور عقل سلیم کے قریب ترین دین ہے،اس لیے کہ یہ ایسی خصوصیات،خوبیوں،فضائل اور فوائد کا جامع ہے جو پہلے کسی بھی مذہب میں جمع نہ ہو سکیں ۔ چنانچہ سورہ مائدہ میں ہے (آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیااور تم پر اپناانعام پوراکر دیاور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے)پسند کر لیا(المائدہ:۳)۔

چنانچہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جو روحانی وجسمانی ضرورتوں کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ،لہذااس نے کمیونزم کی مانند انسان کو آلہ نہیں بنایااور نہ ہی رہبانیت کی طرح انسان کی فطری خواہشات کا گلا گھونٹااور نہ اسے تمام خواہشات سے محروم رکھا،اور نہ ہی مغربی مادی تہذیب کی طرح اسے خواہشات کی تکمیل کے لیے مطلق اور بلاضابطہ آزادی دی ہے ۔

اسلام وہی مذہب ہے جو ابہام اور تضاد سے بالکل خالی اور مبرا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے (کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی جانب سے ہوتا تو یقیناًاس میں بہت اختلاف پاتے) {النساء:۸۲}۔

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو مشکل سے مشکل ترین انسانی مسائل کو حل کرنے پر قادر ہے کیوں کہ یہ ایسے عقائد پہ مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ، کائنات اور انسانیت کے بارے میں درست نظریہ پیش کرتے ہیں اور ایسے احکام پہ مبنی ہے جو زندگی کے مختلف پہلوؤں جیسے عبادات و معاملات ، معاشی و سیاسی حالات، عائلی وخانگی اور بین الاقوامی تعلقات وغیرہ میں زندگی (کے امور کواحسن طریقے سے) منظم کرتے ہیں۔علاوہ ازیں اسلام میں ایسی اخلاقی تعلیمات ہیں جن سے انفرادی اصلاح، معاشرتی خرابیاں اور کوتاہیاں درست ہو سکتی ہیں۔

اسلام ہی صرف وہ واحد مذہب ہے جو(لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے) ان سوالوں کے تسلّی بخش جواب دے سکتاہے جنھوں نے بہت سے لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے جیسے، میں کیوں پیدا ہوا؟ سیدھا راستہ کیا ہے؟ اور آخری انجام کیا ہوگا ؟

یقیناعقائد وعبادات، اخلاقیات ومعاملات اور شخصی وعمومی احکام میں (بھی) تمام مذاہب میں سب سے جامع وکامل ، مناسب و افضل اور اچھا مذہب اسلام ہے کیونکہ یہ ایسا دین نہیں ہے جسے کسی انسان نے وضع کیا ہو، بلکہ یہ دین الہی ہے ،جس کے احکام اللہ تعالیٰ نے وضع کیے ہیں۔فرمان باری ہے:(کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں ایمان والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ اور حکم کرنے والااور کون ہو سکتا ہے؟) {المائدہ:۵۰}۔ اور یہ وہ دین ہے جس کے علاوہ اللہ تعالی کو کسی سے کوئی اور دین قبول نہیں،ارشاد باری ہے (اور جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے تو اس کی جانب سے اسے ہرگز قبول نہ کیا جائے گااور آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا) {آل عمران : ۸۵}۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے،اور جب بھی اسے عملی طور پرنافذ کیا گیا تو اس کے نتیجے میں ایک مثالی معاشرہ اور عمدہ انسانی تہذیب وجود میں آگئی جس میں ترقی اور تمدن کے تمام تقاضے پورے ہوئے ،اخلاقیات و اعلی قدریں پروان چڑھیں،اجتماعی انصاف اور انسانی عزت وشرف اپنی عمدہ واعلی صورت میں ظاہر اور نمایاں ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان پاکیزگی اور گناہ کے مابین

انسان ایک نرالی مخلوق ہے ، اس کے اندر فرشتوں اور شیطان، دونوں کی صفات ہیں ، جانوروں اور درندوں کی بھی خصلتیں ہیں ،جب یہ عبادت میں مشغول ہو اور اس کا دل اللہ تعالی سے مناجات سے پاک ہو جائے ، تجلی کے لمحات میں ایمان کی حلاوت چکھ لے تو ایسی حالت میں اس پر فرشتوں کی صفات غالب ہو جاتی ہیں پھر ان فرشتوں کی مانند ہو جاتا ہے جو اس کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اور جو کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔پس جب وہ اپنے خالق کی نافرمانی کرتا ہے ، اپنے رب کا انکار کرکے اس کی عبادت میں دوسروں کو شریک کرتا ہے تب ایسی حالت میں اس پر شیطانی صفت غالب ہو جاتی ہے ۔اور جب اس کا غصہ جوش مارے ، تو اس کا خون کھول اٹھے ۔ اس کے پٹھے تن جائیں تو تب تک اسے چین نہیں آتا جب تک اپنے دشمن پر قابو نہ پالے اور اسے اپنے دانتوں سے پیس کر اپنے ناخنوں سے نوچ نہ ڈالے۔

نفس کی حقیقت اس کے اندر بھلائی کی بھی استعداد ہے اور برائی کی بھی ، اللہ تعالی نے اسے دونوں عطا کی ہیں اور اسے عقل دی کہ ان دونوں میں تمیز کر سکے ، اور یہ ارادہ بھی کہ جس کے ذریعہ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو حاصل کر سکتا ہے ۔ پس جب وہ ان دونوں میں تمیز کرنے میں سمجھداری سے کام لے اور عمل کرنے میں عقل کا بہترین استعمال کرے تو اس کے اندر بھلائی کے لیے استعداد پروان چڑھتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے اندر پیدا ہوتی ہے اور اسے کامیاب کرتی ہے تب وہ آخرت میں خوش بخت ہو جاتا ہے ، اور اگر اس کا الٹ ہو تو وہ سزایافتگان میں ہو جائے گا ۔ یہ درست ہے کہ نفس فطری طور پر آزاد ہے ،اور دین پابندی ہے ،لیکن اس پابندی کے بغیر چارہ نہیں اگر اس کو چھوڑ دیں تو پھر فطری آزادی کی وجہ سے ایسی برائیاں سامنے آئیں گی جسے آزاد روش چاہے گی ، تو تمام معاشرہ جانوروں کا بہت بڑا (باڑہ) بن جائے گا؛کیونکہ مطلق آزادی تو پاگلوں کے لئے ہے ، اور پاگل جیسے چاہتا ہے کرتا ہے ، پاگل مادر پدر آزاد ہے ، لیکن عقلمند کو اس کی آزادی دین کا پابند بناتی ہے ۔

پھر گناہ مزیدار ہوتے ہیں ؛کیونکہ یہ نفس کی طبیعت کے موافق ہوتے ہیں ، تجھے غیبت سننے اور اس میں شریک ہونے میں بڑا مزہ آتا ہے ؛ کیونکہ یہ محسوس کرتا ہے کہ جس کی برائی کی جارہی ہے وہ اس سے بہتر اور افضل ہے ، چوری میں لذت ہے ؛کیوں کہ اس طرح بغیر کسی روک ٹوک کے دوسروں کا مال ہتھیانا ہوتا ہے ،اور زنا مزیدار ہے ؛کیوں کہ اس میں نفسانی خواہش پوری ہوتی ہے ، لیکن انسان جب یہ سوچتا اور اپنی عقل استعمال کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقتی آزادی دوزخ کی طویل قید کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ، یہ حرام لذت بعد میں ملنے والے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتی ۔ ہم میں ایسا کوئی نہیں جس نے اپنی عمر میں گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور اس گناہ میں لذت نہ پائی ہو : کم سے کم فجر کی نماز کے لئے ایک مرتبہ بستر کی لذت کو قربان کرنا ہے ، اب ہمارے پاس اس لذت سے گناہ کے سوا کیا بچا!

ہم میں ایسا کوئی نہیں جس کا نفس فرماں برداری کو ناپسند نہ کرتا ہو اور اس اطاعت میں اس کے لیے دکھ نہ ہو ، اس میں کم سے کم روزہ رمضان میں بھوک اور پیاس ہے ۔ ہمارے اندر آج سے دس سال پہلے ماہ رمضان میں جو تکلیف ہوتی تھی اس سے کیا بچا ! کچھ نہیں ۔ گناہوں کی لذتیں چلی گئیں اور ان کی سزا باقی رہ گئیں ،فرماں برداریوں کے دکھ چلے گئے اور ان کا ثواب باقی رہ گیا ۔موت کی گھڑی ، وہ تمام لذتیں جن سے ہم شاد کام ہوتے رہے اور وہ تکالیف جو ہم نے برداشت کیں ، ہمارے پاس کیا بچا اس گھڑی کے لیے !

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوش حال زندگی کے لیے مفید وسائل

ہم سب موت کو بھول رہے ہیں ! ہم ہر روز اپنے پاس سے میتوں کو گزرتے ہوئے دیکھتے ہیں ، لیکن یہ تصور نہیں کرتے کہ ایک دن ہم بھی مر جائیں گے ، ہم نماز جنازہ میں کھڑے ہوتے ہیں لیکن دنیا کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں ، جب کہ انسان یہ جانتا ہے کہ دنیا اس سے منہ موڑ دے گی اور وہ بھی دنیا سے منہ موڑنے والا ہے ۔ انسان جتنا بھی زندہ رہے اس نے ضرور مرنا ہے ، کوئی ساٹھ سال تک زندہ رہے ، ستر سال تک زندہ رہے ، سو سال تک زندہ رہے تو کیا یہ مدت ختم نہیں ہو گی ! کیا تم نہیں جانتے کہ جو ایک سو سال تک زندہ رہا پھر مر گیا ! نوح اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک دعوت دیتے رہے ، اب نوح کہاں ہیں ؟ کیا ان کے لیے دنیا باقی رہی ! کیا موت سے بچ گئے ! جب کہ اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ، تو پھر ہم موت کی فکر کیوں نہیں کرتے تاکہ اس کی تیاری کریں ۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام مسلمان سے دنیا میں یکبارگی زہد چاہتا ہے ، اور اس سے دامن جھاڑ کر مساجد میں سکونت پذیر ہو جائے اور ان سے باہر نہ نکلے ، اس کے کسی کونے میں پناہ لے اور اسی میں تمام زندگی گزار دے ، بلکہ اسلام مسلمانوں سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تہذیب والے ہی نہ ہوں بلکہ تہذیب کے بہترین راہنما ہوں ، اور ساری دنیا میں اعلی مال دار ہوں ، اعلی پائے کے سائنسدان ہوں ، ہر مسلمان کو یہ معلوم ہو کہ اس کے جسم کا اس پر خوراک اور ورزش کا حق ہے ، اور آرام و آسائش اور حلال لطف اندوزی کا حق ہے ، اس کے گھر والوں کا اس پر نگرانی اور اچھی سنگت کا حق ہے ، اولاد کے لیے تعلیم و تربیت ، ہدایت و مہربانی کا حق ہے ، اور معاشرہ کے لیے ہر مفید کام کرنے کا حق ہے ، علاوہ ازیں اللہ تعالی کے لیے واحدانیت اور فرمانبرداری کا حق ہے - (۱)

خوش حال زندگی کے لیے مفید وسائل

شیخ عبدالرحمن سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ دل کی راحت ، اس کا اطمینان و سرور ، اس کے رنج و غم کا زائل ہونا ہر ایک کی خواہش ہے اور اسی سے اچھی اور سعادتمند زندگی حاصل ہوتی ہے اور فرحت و سرور کی تکمیل ہوتی ہے ۔ اور انہوں نے اس کے کئی اسباب ذکر کیے ہیں :

۱- ایمان اور عمل صالح : یہ اس کے لیے سب سے بڑا ، اصلی اور بنیادی سبب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے : جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت ، لیکن با ایمان ہو تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے ۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے {النحل ۹۷}۔ اللہ رب العزت نے اس دنیا میں اچھی زندگی کے لیے ایمان اور عمل صالح کو جمع کرنے کی خبر دیتے ہوئے دنیا و آخرت میں بہترین جزا کا وعدہ کیا ہے ۔

۲- مخلوق کے ساتھ اچھا قول ، فعل ، اچھی باتیں اور ہر قسم کی بھلائی و احسان کرنا ، رنج و غم اور بے چینی دور کرنے کے اسباب میں سے ہے ، اور اسی کی وجہ سے اللہ تعالی نیک و بد سے اس کے عمل کے مطابق رنج و غم دور کرتا ہے لیکن اس میں مومن کے لیے مکمل حصہ ہوتا ہے ۔

۳- اعصاب شکن اور بعض پریشانیوں میں دل کو مشغول کرنے والی بے چینی کو دور کرنے کے اسباب کسی

(۱) - دیکھیے شیخ علی طنطاوی کی کتاب "تعریف عام بدین الاسلام"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام یا نفع بخش علم میں مشغول ہونے میں ہے ،یہ دل کو اس پریشانی سے موڑ دے گا جو اسے بے چین کیے ہوئے ہے۔

۴- اور وہ چیز جس سے رنج و بے چینی کو دور کیا جا سکتا ہے : اپنی تمام سوچ و فکر کو آج کے کام میں دلچسپی کو جمع کرنے ، اسے آئندہ کے اہتمام اور گزرے ہوئےوقت پر افسردگی و ملال سے ہٹانے میں ہے ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جو تجھے نفع دے اس کی حفاظت کر اور اللہ تعالی سے مدد مانگو عاجزی مت دکھاؤ، اور جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو: اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا ! بلکہ یوں کہو: اللہ تعالی نے جو لکھا تھا اور جیسے چاہا ویسے ہوا ، پس لفظ " اگر" شیطان کے عمل کو کھولتا ہے " ۔ { مسلم نے روایت کیا ہے } ۔

۵- سینے کی کشادگی اور اس کے اطمینان کے لیے سب سے بڑا سبب اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر میں ہے ؛ اس کی سینہ کی کشادگی اور اس کے اطمینان نیز رنج و غم کے زائل کرنے میں عجیب تاثیر ہے ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے { الرعد ۲۸} ۔

۶- اور اسی طرح اللہ تعالی کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اظہار کرنے میں ، ان کی معرفت اور ان کے اظہار سے اللہ تعالی رنج و غم کو دور کر دیتا ہے ، اور بندہ کو اللہ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب ہوتی ہے جو سب سے بلند و بالا مرتبوں میں سے ہے ۔

۷- جب بندہ کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر بےچینی اور رنج کو دور کرنے کے لیے سب سے زیادہ نفع مند چیز یہ ہے کہ اس کی شدت میں تخفیف کی خاطر اس کے بدترین نتائج کے احتمال کا اندازہ لگائے ، اور اپنی ذات کو اس احتمال پر رکھ کر دیکھے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کی کیا حالت ہوتی ، جب وہ ایسا کرے گا تو یہ ممکن حد تک اس کی شدت میں تحقیف لانے کی کوشش ہوگی ۔

۸- دل کی جذباتی بلکہ بدنی بیماریوں کا سب سے بڑا علاج دل کی قوت ہے ، برے افکار سے پیدا ہونے والے گمان اور خیالات کی گھبراہٹ اور اشتعال سے بچنے میں ہے ۔ جو کسی ناپسندیدہ بات کے واقع ہونے یا پسندیدہ بات کے زائل ہونے کی توقع کرے تو یہ اسے رنج و غم اور قلبی و بدنی بیماریوں اور اعصاب شکنی میں مبتلا کر دے گی جس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں جن کے نقصان کا لوگوں نے بکثرت مشاہدہ کیا ہے ۔

۹- اور جب دل اللہ تعالی پر اعتماد اور اس پر بھروسہ کرے ، اور بدگمانیوں کے سامنے سپر نہ ڈالے ، اللہ تعالی پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے فضل وکرم کی خواہش کرے تو اس سے یہ رنج و غم دور اور اس سے اکثر بدنی و قلبی پریشانیاں زائل ہو جائیں گی ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا { الطلاق : ۳} ۔ یعنی اس کے تمام دینی و دنیاوی امور کے لیے کافی ہو گا ۔

۱۰- اور اسے یہ بھی چاہیے کہ جب اسے کوئی ناپسندیدہ بات یا خوف دامن گیر ہو تو دیگر حاصل شدہ دینی و دنیوی نعمتوں اور اس ناپسندیدہ بات کے مابین موازنہ کرے ، لہذا ،اس موازنہ سے ، اسے جو دلی صدمہ و مصیبت پہنچی اس کے مقابلے میں حاصل شدہ نعمتوں کی کثرت اس پر واضح ہو جائے گی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱- نفع بخش امور جن کو تمہیں جاننا چاہیے کہ لوگوں کی جانب سے بالخصوص بری باتوں کی اذیت تمہیں نہیں بلکہ ان کے لیے نقصان دہ ہے؛ سوائے اس کے کہ تم خود ان میں دلچسپی لینے لگو اور ان کو اپنے احساسات پر سوار کر لو تو ایسے میں وہ تمہارے لیے بھی اسی طرح نقصان دہ ہیں جیسے ان کے لیے ضرر رساں ہیں اگر تم ان پر توجہ نہ دو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

۱۲- یاد رکھو تمہاری زندگی تمہارے افکار کے تابع ہے، اگر افکار ایسے ہوں جن کا فائدہ تمہارے دین اور دنیا کی طرف لوٹتا ہو تو تمہاری زندگی اچھی اور سعادتمند ہوگی ورنہ معاملہ اس کے الٹ ہو گا۔

۱۳- رنج کو دور کرنے کا بہترین انداز یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو اس بات کا عادی بناؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے قدردانی کا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے بارے میں فرمایا: ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری {الانسان ۹}۔

۱۴- نفع بخش امور کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور ان کو حاصل کرنے کے لیے عمل کرو، ضرر رساں امور کی طرف مت دیکھو کیونکہ یہ ان اسباب میں سے ہیں جو رنج و حزن کی طرف لے جانے والے ہیں راحت سے مدد لو اور اہم کاموں پر اپنی ذات کو مرکوز رکھو۔

۱۵- نفع بخش امور میں سے یہ بھی ہے کہ آئندہ فراغت کی خاطر موجودہ کاموں کو مکمل کر لو؛ کیونکہ جب کاموں کو اپنے وقت پر نہ کیا جائے تو تمہارے لئے سابقہ کام بھی جمع ہو جائیں گے اور آنے والے کاموں میں اضافہ کے ساتھ ان کو وقت پر نہ کرنے میں سستی کا شکار ہو جاؤ گے۔

۱۶- نادر کاموں کی ترجیحات کا خیال رکھا جانا چاہیے، اور جن کے لیے طبیعت مائل اور دلچسپی زیادہ ہو ان کو اہمیت دی جائے کیونکہ اس کے برعکس کرنے سے اکتاہٹ، آزردگی اور ملال پیدا ہو جائے گا۔

●○●○●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سورۃ فاتحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر وتالیف میں اسے فاتحۃ الکتاب کہاجاتا ہے اور اسی سے نمازوں میں قراءت شروع کی جاتی ہے، اسے امّ الکتاب بھی کہاجاتاہے جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الحمد للہ رب العلمین (سورہ فاتحہ) امّ القرآن، امّ الکتاب، سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے"۔ بلا اختلاف اس میں سات آیات ہیں مگر صرف بسملہ میں اختلاف ہے، آیا یہ اس کے شروع میں ایک مستقل آیت ہے، یا آیت کا جزء، یا مطلق اس کا حصہ ہی نہیں ہے بلکہ ایک مستقل آیت کریمہ ہے۔ صحابہ کرامؓ قرآن کریم کا آغاز اسی سے کیا کرتے تھے۔

ہر قول وفعل میں (اس کا پڑھنا) مستحب ہے، (اسی طرح) وضوء کے آغاز میں، ذبح کرتے وقت، خوردونوش کے وقت، اور مباشرت کے وقت (بھی اس کا پڑھنا) مستحب ہے۔ اور (بسم اللہ) میں حرف جر "با" سے متعلق جو مقدر ہے، کیا وہ اسم ہے یا فعل؟ دونوں ہی متقارب قول ہیں۔ اور یہ سب (مفہوم) قرآن کریم میں موجود ہیں، جس نے اسم کو مقدر مانا اس کے نزدیک "ابتدائی" مقدر ہے (بسم اللہ ابتدائی) اور جس نے فعل کو مقدر مانا اس کے نزدیک "ابدء یا ابتدات" مقدر ہے (ابدء بسم اللہ یا ابتدات بسم اللہ)۔ چنانچہ ان دونوں صورتوں میں (کسی بھی نیک کام) کے آغاز میں بطور تبرک اور اس کی قبولیت و تکمیل میں خدا سے مدد (طلب کرنے) کے لیے بسم اللہ کا ذکر کرنا اور پڑھنا شرعی طریقہ ہے۔

(اللہ) اسم جلالت ہے کہاجاتا ہے یہ اسم اعظم ہے کیونکہ یہ تمام صفات کا مرجع وموصوف ہے۔

(رحمٰن و رحیم) یہ دونوں اسماء "رحمۃ" سے مشتق ہیں اور مبالغہ کے صیغے ہیں مگر (معنوی اعتبار سے)

سُورَةُ الفَاتِحَة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾

لفظ "رحمٰن" میں "رحیم" سے زیادہ مبالغہ ہے۔ (الحمد للہ) کا معنی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا جو بھی جھوٹے معبود ہیں ان کے بجائے خالص اللہ تعالی کا شکر بجالانا۔

(الرب) رب وہ ہے جو مالک اور تصرف فرمانے والا ہے (العلمین) تمام جہان، یعنی بحر وبرّ میں مخلوق کی وہ تمام اقسام ہیں، جن کا ہمیں علم ہے اور جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ (مالک یوم الدین) (روز جزا کا مالک)۔ روزے جزا کے مالک ہونے کی تخصیص ہے، اس کے علاوہ کی نفی مقصود نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ بیان ہوچکا ہے کہ وہ رب العلمین ہے بلکہ روز جزا کا بھی مالک ہے۔

اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی کلام نہیں کرے گا۔ (یوم الدین) یہ مخلوق کے حساب وکتاب کا دن ہے اور یہی یوم قیامت ہے۔ (ایاک نعبد) (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور یہی کامل اطاعت ہے اور پورے دین کا مرجع یہی دونوں معانی ہے۔

(ایاک نستعین) (ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں) اور کسی بھی قوت سے بری ہیں یعنی ہم تیری اطاعت اور اپنے تمام امور (حیات) میں، صرف تیری ہی مدد کے طلبگار ہیں۔ (اھدنا) یہاں ہدایت سے مراد: ارشاد وتوفیق ہے یعنی ہمیں الہام فرما، یا ہمیں کامیابی دے، یا ہمیں نوازیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیۃ الکرسی

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿۲۵۵﴾

ہمیں عطا فرما، (الصراط المستقیم)ایسا واضح راستہ (دکھا) جس میں کوئی کجی نہ ہو۔ (صراط الذین انعمت علیہم) یہ صراط مستقیم کی تفسیر ہے،حضرابن عباس ؓ نے اس آیت کی تفسیر(یوں) کی ہے کہ(اے اللہ) تو ہمیں اپنے فرشتوں،انبیاء کرام، صدیقین،شہداء اور صالحین میں سے ان لوگوں کا راستہ دکھا جن پر تو نے اپنی اطاعت و عبادت کی وجہ سے انعام فرمایا ہے، نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب ہوا،ان کی نیت اور ارادے میں فساد آگیا، پس انہوں [نے حق کو پہچانتے ہوئے بھی اس سے منہ پھیر لیا، اور نہ ہی گمراہوں کا، جو علم کھو کر گمراہی میں بھٹکے ہوئے ہیں، وہ حق کی طرف نہیں آتے ۔ یہ سورۃ حمد باری تعالی، اس کی عظمت وبزرگی اور اس کی حمدو ثناء، اس کی اعلی صفات کے حامل اسماء حسنی، اور روزے جزاء یعنی یوم قیامت کے بیان پر مشتمل ہے۔ اور اس میں یہ راہ نمائی بھی ہے کہ بندہ اسی(اللہ تعالی) سے سوال کرے، اسی کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرے، اپنے اردگرد(باطل خداؤں) اور ان کی قوت سے برات کا اظہار کرے ،اور اخلاص سے صرف اللہ کی عبادت کرے اور اس کی الوہیت کی توحید اور پاکیزگی میں کسی کو شریک ونظیر یامماثل نہ ٹھرائے۔ اور یہ "صراط مستقیم" بھی صرف اسی سے طلب کرے،اور یہی سیدھا دین ہے اور اسی پران کی ثابت قدمی ہے ۔

اسی طرح اس میں اعمال صالحہ کی ترغیب بھی ہے تاکہ قیامت کے دن وہ جنتی ہو، اور باطل طریقوں سے تنبیہ ہے تاکہ اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو،اور یہ وہ لوگ ہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور گمراہ ہیں۔ اور اس میں اس بات کی رہنمائی بھی ہے کہ ہدایت اورگمراہی صرف اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور ایسا نہیں جیسا کہ فرقہ قدریہ اور جو ان کے ساتھ ہیں ۔ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ خود ان (اپنے اعمال) کا خالق اور ان میں متصرف ہے۔

●○●○●

آیۃ الکرسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" یہ آیت الکرسی ہے،اس کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمام کائنات کا معبود صرف وہی ہے۔ (الحی القیوم) وہ ہمیشہ زندہ رہنے والاہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی اوروہ دوسروں کو قائم رکھنے والاہے، پوری کائنات اس کی حاجت مند ہے،اور وہ خود اس سے بے نیاز ہے۔ اوراس کے حکم کے بغیر ان کا کوئی نگہبان بھی نہیں ہے۔ "لا تاخذہ سنۃ ولا نوم" نہ اس کو اونگھ آتی ہے ، نہ نیند، وہ ہر قسم کے عیب وغفلت سے پاک ہے اور اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہے، بل کہ وہ ہر انسان کے عمل کا نگہبان ہے۔ ہر چیز کا مشاہدہ کررہا ہے اوراس سے کوئی چیز اوجھل اور مخفی نہیں ہے۔ چوں کہ وہ قیوم ہے اس لئے اسے اونگھ یا نیند نہیں آتی ، یعنی اس پہ اونگھ یا نیند غالب نہیں اتی ہے۔

"سنۃ" سے مراد اونگھ ہے اس لئے (آگے)نیند کی بھی نفی فرمادی: "ولانوم" نہ نیند ، کیوں کہ نیند، اونگھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ قوی ہوتی ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور چار باتیں ارشاد فرمائیں کہ: "اللہ تعالیٰ نہ ہی سوتا، اور نہ ہی نیند اسکے شایان شان ہے، کیونکہ دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اور رات کے اعمال دن کے اعمال سے قبل اسی کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، اس کا حجاب نور یا آگ ہے، اگر وہ اسے ہٹا دے تو اس کے انوار سے تا حد نگاہ اس کی مخلوق میں سے ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے" (صحیح مسلم)۔

" جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے"، یعنی ہر چیز اس کی غلام اوراسی کی ملکیت، غلبے اور سلطانی میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: "آسمان وزمین میں جو کوئی بھی(آباد) ہیں، وہ محض بندہ کے طور پر حاضر ہونے والے ہیں، بے شک اس نے انہیں اپنے(علم کے) احاطے میں لے لیا ہے۔ اور سب کو پوری طرح شمار کر رکھا ہے، اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے حضور تنہا آنے والا ہے"(مریم ۹۳ - ۹۵)۔

"من ذاالذی یشفع عندہ الا باذنہ" اور یہ اس کی عظمت وکبریائی(کا مظہر) ہے کہ کوئی اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت کی جسارت نہ کر سکے گا۔ جیسا کہ حدیث شفاعت میں وارد ہے (میں عرش کے سائے میں آکر دیر تک سجدے میں گر جاؤں گا پھر ارشاد باری ہو گا اپنا سر اٹھایئے اور مانگیے آپ کی بات سنی جائے گی، شفاعت کریں، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ایک تعداد معیّن کر دی جائے گی، چنانچہ میں انھیں(دوزخ سے نکال کر) جنت میں داخل کروں گا) (متفق علیہ)۔

"یعلم ما بین ایدھم وما خلفھم" جو کچھ مخلوقات کے سامنے(ہو رہا ہے یا ہوچکا ہے) اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے وہ سب جانتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا علم تمام کائنات، اس کے ماضی، حال اور مستقبل کو محیط ہے۔ کوئی شخص اس کے علم میں سے کچھ بھی نہیں جان سکتا مگر اسی قدر جتنا کہ اللہ تعالیٰ اسے سکھائے ، اور اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اسکے ذاتی اور صفاتی علم میں سے کسی چیز پر مطلع نہیں ہو سکتے، مگر جس قدر اللہ تعالیٰ انہیں مطلع فرمائے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے "ولایحیطون بہ علما"(طٰہٰ ۱۱۰) وہ (اپنے) علم سے اس (کے علم) کا احاطہ نہیں کرسکتے۔

(وسع کرسیّہ السموات والارض) اس کی کرسی (سلطنت) زمین وآسمان کو محیط ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق اس سے مراد"اس(اللہ تعالیٰ)کا علم ہے"۔ اور ابو مالک سے مروی ہے کہ "کرسی عرش (الٰہی) کے نیچے ہے، اورالسدی نے کہا: زمین وآسمان، کرسی کے درمیان میں ہیں اور کرسی عرش (الٰہی) کے سامنے ہے۔

"لا یؤدہ حفظھما" یعنی ان کی حفاظت اس پر دشوار نہیں ہوتی ہے۔ نہ ہی زمین واسمان اور جو کچھ ان میں اور ان دونوں کے درمیان ہے ،اس کی حفاظت اسے رنجیدہ کرتی ہے، بلکہ یہ اسکے لئے بہت ہی آسان ہے۔ (کیوں نہ ہو) وہ ہر انسان کے عمل کا نگہبان، وہ تمام چیزوں کا محافظ ہے اوراس سے کوئی چیز اوجھل اورغائب نہیں ہے۔ اس کے سامنے ہرچیز حقیر، بہت چھوٹی اور اس کی حاجت مند ہےاور وہ (خود) بے نیاز ہے، اور جو بھی وہ ارادہ فرماتا ہےاسے خوب کر دینے والا ہے۔اور وہ جو بھی کرتا ہےاس کے بارے میں کوئی اس سے باز پرس کرنے والا نہیں، لیکن ان سب سے باز پرس کی جاتی ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب اور حساب لینے والا ہے، وہ عظیم وبلند مرتبہ محافظ ہے، اس کے سوا کوئی معبود اور رب نہیں ہے ۔

(وھو العلی العظیم) وہی سب سے بلند رتبہ اور بڑی عظمت والا ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے: "وہ بہت بڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ النَّبَإِ

ترتیبها ٧٨ — آیاتها ٤٠

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ﴿٢﴾ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ﴿٣﴾
كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ﴿٦﴾
وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا
﴿٩﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَبَنَيْنَا
فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَأَنْزَلْنَا مِنَ
الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَجَنَّاتٍ
أَلْفَافًا ﴿١٦﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ
فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِلطَّاغِينَ
مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا
﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا
لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

اور بلند رتبہ ہے"، ان آیتوں اور ان کے مفاہیم میں وارد شدہ دیگر صحیح حدیثوں کے بعد سب سے اچھا طریقہ سلف صالح کا ہے جنہوں نے مشابہت اور مخصوص کیفیت قائم کئے بغیر انہیں ان کے ظاہر ہی پر محمول کیا۔

• ○ • ○ •

سورہ النبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ مشرکین کے انکار قیامت کے بارے میں ان کے سوالوں کی تردید میں فرماتا ہے: (عَمَّ یتساءلون * عن النبا العظیم) یہ لوگ آپس میں کس چیز سے متعلق سوال کرتے ہیں؟ (کیا) قیامت کے بارے میں (پوچھ رہے ہیں)۔ وہ بہت بڑی، عظیم اور دہشت ناک خبر ہے، جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں یعنی اس کے وقوع کے بارے میں۔ بعض لوگ اس پر ایمان ویقین رکھتے ہیں اور بعض اس کا انکار کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں، وہ عنقریب (اس حقیقت کو) جان لیں گے۔ یہ شدید ترین دھمکی اور یقینی وعید ہے۔ کیا ہم نے زمین کو قیام اور کسب وعمل کی جگہ نہیں بنایا؟ یعنی (زمین کو) مخلوق کے لیے ہموار کیا اور اس کے تابع کرکے اسے مستقل قیام کی جگہ بنایا۔ اور پہاڑوں کو اس کی میخیں بناکر انہیں مضبوطی سے گاڑدیا۔ اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا فرمایا یعنی تمہیں مذکرومؤنث پیدا کیا۔ ہم نے کام کو ختم کرکے تمہاری نیند کو راحت وسکون کا سبب بنایا۔ اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا، یعنی اس کی تاریکی لوگوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور امام قتادہ نے کہا کہ: اس سے مراد سکون کا وقت ہے۔ ہم نے دن کو کسب معاش کا وقت بنایا یعنی ہم نے اسے منور اور روشن کیا تاکہ انسان اس میں حصول رزق کی خاطر کوشش کرسکے۔ اور ہم نے تمہارے اوپر وسیع وبلند اور مضبوط سات آسمان بنائے، اور ہم نے سورج کو روشنی اور حرارت کا منبع بنایا، یعنی پورے عالم کو سورج ہی روشن کرتا ہے۔ اور ہم نے بادلوں سے (ماء ثجاجا) موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس (بارش) کے ذریعے اناج اور سبزہ اگائیں جس سے انسانوں اور چوپایوں کے لیے (رزق) جمع ہوجاتا ہے، جو سبز اور تروتازہ کھایا جاتا ہے۔ اور (مختلف قسم کے پھلوں کے) گھنے باغات بھی (اگائے) (الفافا) اکٹھے میوے بھی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی خبر دے رہا ہے کہ بلا شبہ اس کا وقت مقرر ہے مگر اس کے معین وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ (اللہ کے حضور) چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو دروازے ہی دروازے بن جائیں گے، یعنی فرشتوں کے نزول کے لیے راستے بن جائیں گے۔ اور پہاڑ (غبار بنا کر) اڑا دیئے جائیں گے اور وہ (سراب کی طرح) کالعدم ہوجائیں گے۔ یعنی دیکھنے والے کو گمان ہوگا کہ یہ (پہاڑ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی چیز ہے مگر کوئی چیز نہیں ہوگی، اس کے بعد ان کا مکمل طور پر نام ونشان مٹ چکا ہو گا۔ دوزخ تیار کردہ ایک گھات ہے۔ سرکشوں کے لیے یعنی وہ لوگ جو کہ رسولوں کے نافرمان ہیں ان کا مسکن اور ٹھکانہ ہے۔ وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ احقاب، حقب کی جمع ہے: اس سے مراد زمانے کا ایک طویل عرصہ ہے۔ نہ وہ اس میں (کسی قسم کی) ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ ہی کسی پینے کی چیز کا، یعنی جہنم میں نہ ان کے دلوں کو ٹھنڈک ملے گی اور نہ ہی پینے اور کھانے کے لئے پاکیزہ غذا ملے گی۔ بلکہ وہاں تو انہیں کھولتے ہوئے گرم پانی اور جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔ "حمیم" سے مراد وہ چیز جو انتہائی گرم ہو۔ اور "غساق" سے مراد وہ چیز ہے جس میں دوزخیوں کے زخموں کی پیپ، ان کا پسینہ اور ان کے آنسوں جمع ہوتے ہیں اور ٹھنڈی ہوتی ہے جس کی ٹھنڈک اور بدبو ناقابل برداشت ہوتی ہے اور یہی ان کی سرکشی کے موافق بدلہ ہے۔ اس لیے کہ وہ قطعا حساب آخرت کا خوف نہیں رکھتے تھے انہیں یقین ہی نہیں تھا کہ وہ دار آخرت میں جائیں گے اور (ان سے دوبارہ) حساب لیا جائے گا۔ اور وہ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے، یعنی وہ اللہ تعالی کی مخلوق پر دلائل وبراہین کو جھٹلاتے تھے۔ (کذابا) یعنی "تکذیب" یہ فعل کے بغیر مصدر ہے۔ یعنی ہم بندوں کے تمام اعمال کو جانتے ہیں اور ہم نے انہیں ان کے خلاف لکھ کر محفوظ کر لیا ہے، اور ہم انہیں اس کا بدلہ بھی دیں گے چنانچہ دوزخیوں سے کہا جائے گا: (اے منکرو) اب (تم جس) عذاب میں ہو اسی میں اپنے کیے کا مزہ چکھو، اب ہم تم پر اس قسم کے عذاب کو بڑھاتے ہی جائیں گے۔

(ان للمتقین مفازا) بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے اور (انکے لیے) کھجور وغیرہ، اور انگور کے باغات ہیں، اور جواں سال ہم عمر (خوبصورت) دوشیزائیں، یعنی ابھری ہوئی چھاتیوں والی، لٹکی چھاتی والی نہیں کیونکہ وہ دوشیزہ ہیں اور ہم عمر ہیں۔ اور (شراب طہور کے)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا
دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً
حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ
مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ
إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن
شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا
يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

ترتيبها ٧٩ — آياتها ٤٦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ﴿٣﴾
فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴿٨﴾ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾
يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوا
تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ
﴿١٤﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾

چھلکتے ہوئے جام (ہوں گے)، اس میں نہ کوئی بیہودہ اور گھٹیا باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹ۔ اور یہ آپ کے رب کی طرف سے صلہ ہے جو کافی اور بہت بڑی عطا ہے۔ وہ آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے جس کی رحمت ہر چیز کو شامل ہے۔ اور کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر اس سے بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہاں روح کے معنی میں مفسرین کا اختلاف ہے، میرے نزدیک اس سے مراد بنی آدم ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے جب وہ دن آجائے گا کہ کوئی شخص (بھی) اس (اللہ) کی اجازت کے بغیر کلام نہیں کر سکے گا پھر ان میں بعض بدبخت ہوں گے بعض نیک بخت (ھود: ۱۰۵)۔

(وقال صوابا) یعنی اس نے حق بات کہی۔ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَأَهْدِيَكَ
إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ﴿٢١﴾ ثُمَّ
أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٤﴾ فَأَخَذَهُ
اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٢٦﴾
أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ﴿٢٨﴾
وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا ﴿٢٩﴾ وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ﴿٣٠﴾
أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ
مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَآثَرَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ
﴿٤١﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن
ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا
﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

ترتيبها ٨٠ — سُورَةُ عَبَسَ — آياتها ٤٢

اجازت ہی سے کہی جائیگی، یعنی یہ روزِ حق ہے ضرور آئے گا۔ اب جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالے، یعنی وہی مرجع وماوی ہے اس کی ہدایت طلب کرے۔ بلاشبہ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ قیامت یقینی طور پر واقع ہونے کی وجہ سے انتہائی قریب آچکی ہے۔ اس دن ہر آدمی ان (اعمال) کو جواس نے آگے بھیجے ہیں یعنی اچھے برے تمام اعمال، اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اور ہر کافر حسرت بھرے انداز میں کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا اور پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔

● ○ ● ○ ●

سورہ نازعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(والنازعت غرقا ـ) بعض فرشتے جب بنی آدم کی روح قبض کرتے ہیں تو ایک ایک جسم کے ایک ایک حصہ سے نہایت سختی سے کھینچ لاتے ہیں اور بعض بہت ہی آسانی اور نہایت نرمی سے اس کی جان کے بندکھول دیتے ہیں، اور وہ فرشتے جو (زمین وآسمان میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں اور وہ فرشتے جو ایمان لانے اور تصدیق میں سبقت لے گئے، پھر وہ فرشتے جو اپنے پروردگار کے حکم سے زمین و آسمان کی تدبیر کرتے ہیں، اس دن ہر متحرک چیز شدید حرکت میں آجائے گی، پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا۔ ان سے مراد پہلی اور دوسری مرتبہ دونوں صوروں کا پھونکا جانا ہے۔ اس دن (لوگوں کے) دل خوف واضطراب سے دھڑکتے ہوں گے یعنی خوفزدہ ہوں گے۔ اور انکی آنکھیں ہولناکی دیکھ کر خوف وہیبت سے جھکی ہوں گی (کیوں کہ) وہ قبروں میں جانے اوراپنے جسموں اور ہڈیوں کے بوسیدہ اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو محال سمجھتے تھے۔ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے (پھر بھی زندہ کئے جائیں گے)۔ قریش مکہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالی ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا تو یہ لوٹنا بہت زیادہ نقصان دہ ہوگا۔ یہ تو صرف اللہ تعالی کی طرف سے ایک حکم ہے اس میں دوئی یا دوہرا پن نہیں ہے (جسے سنتے ہی) سب لوگ کھڑے ہوکر دیکھ رہے ہوں گے، پھر وہ (سب لوگ) اچانک میدانِ حشر میں موجود ہوں گے یعنی اوپر سے لیکر نیچے تک ساری زمین میں جمع ہوجائیں گے۔

پھر فرمایا: کیا آپ کے پاس موسی (علیہ السلام) کی خبر پہنچی ہے یعنی سنی ہے؟ جب انہیں ان کے رب نے طوی کی مقدس وادی میں پکارا۔ طوی: صحیح قول کے مطابق ایک وادی کا نام ہے۔ اور حکم دیا تھا کہ فرعون کے پاس جاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سرکش یعنی جابر، باغی اور نافرمان ہوگیا ہے۔ پھر (اس سے) کہو: کیا تو وہ راستہ اور طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے کہ جس سے تو پاک ہوجائے، یعنی تو فرمانبردار اور مطیع ہوجائے۔ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی بندگی کی راہ دکھاؤں تاکہ تو اس سے ڈرنے لگے یعنی تیرا دل اس کے لیے متواضع، فرماں بردار، ڈرنے والا بن جائے باوجود اس کے کہ وہ بڑا ہی خبیث اور خیر و بھلائی سے دور ہوچکا ہے۔ چنانچہ موسیٰ (موسیٰ علیہ السلام) نے اسے بڑی نشانی دکھائی۔ یعنی آپ نے اس دعوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی سچائی پر قوی حجت اور واضح دلیل ظاہر کی تو فرعون نے حق کو جھٹلادیا اور اطاعت کا جو اسے حکم دیا گیا اس کی نافرمانی کی پھر وہ حق کے مقابلے میں باطل کی طرف پلٹ کر (موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی) کوشش کرنے لگا۔ پھر اس نے لوگوں کو جمع کیا اور اپنی قوم میں صدا بلند کی اور کہا: کہ میں تم سب کا بلند وبالا رب ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا انتقام لیا کہ اسے دیگر سرکشوں اور باغیوں کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا اور بلا شبہ اس واقعے میں ڈرنے، گناہ سے باز رہنے اور نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے درس عبرت ہے۔

درج ذیل آیتیں ان لوگوں کے خلاف حجت ہیں جو تخلیق کائنات کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا انکار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے: کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا پوری آسمانی کائنات کا؟ بلکہ آسمان کی تخلیق تمہاری تخلیق سے زیادہ مشکل ہے۔ جسے اس نے بنایا ہے؟ اگلی آیت میں اس کی تفسیر کی کہ پھر بھی اس نے آسمان کے کرّوں کو بلند کیا، ان کے درمیان فضا وسیع اور ان کے اطراف برابر ہیں، اور اسی نے ان (آسمانوں) کی رات کو انتہائی تاریک اور ان کے دن کو روشن اور تابناک بنایا، اس کے بعد اس نے زمین کو (ان سے) الگ کرکے پھینک دیا۔ اگلی آیت میں اس کی تفسیر بیان کی کہ اس نے زمین میں سے اس کا پانی اور اس کی چراگاہیں (نباتات) نکالیں، اور اس نے زمین سے پہاڑوں کو ابھارا۔ یعنی انہیں مضبوطی اور پختگی سے ان کی جگہ گاڑا، یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہے، یعنی یہ سب کچھ اس کی مخلوق کے فائدے کے لیے ہے کہ انہیں چوپایوں کی ضرورت ہے۔ پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی، یہی روز قیامت ہے۔ اسے یہ نام اس لئے دیا گیا کیونکہ وہ ہر بڑی اور بری چیز پر چھا جائے گی۔ اور اس دن انسان اپنے تمام ان اچھے اور برے اعمال کو یاد کرے گا۔ یعنی دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کردی جائے گی تو لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، پھر جس نے سرکشی و نافرمانی کی ہوگی اور اس نے دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہوگی تو بیشک دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا، اور اس نے (اپنے) نفس کو (بری) خواہشات اور شہوات سے باز رکھا، اور اسے اپنے مولا کا فرمانبردار بنالیا تو بیشک وسیع و عریض جنت ہی اس کا مرجع اور ٹھکانا ہوگا۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں، آپ کو اس کے علم سے کیا تعلق؟ اس کے علم کی انتہاء تو آپ کے رب کی جانب ہے، یعنی آپ کو اور نہ ہی کائنات کے کسی فرد کو قیامت کا علم ہے بلکہ اس کے واقع ہونے کے صحیح اور مقررہ وقت کا علم تو خالق کائنات کو ہی ہے۔ بیشک ہم نے تو آپ کو صرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔ جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا) رہے ہیں۔ یعنی جب وہ اپنی قبروں سے اٹھ کر دنیوی زندگی کا حساب لگاتے ہوئے محشر کی طرف آئیں گے تو انہیں ایسا لگے گا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی دنیا میں رہیں ہیں۔

• ◦ • ◦ •

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿١﴾ اَنْ جَاۗءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿٣﴾
اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى
﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَاۗءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ
مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۢ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ
خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا
شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ
﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَاۗئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً
وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَاۗءَتِ الصَّاۗخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ
﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾

سورۃ عبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس سورت کے شان نزول کے بارے میں کئی مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم کی آمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے عظمائے قریش کی طرف رخ موڑ لیا تاکہ وہ بھی دولت اسلام سے سرفراز ہوجائیں تو اللہ تعالی نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ (عبس وتولی۔۔۔) ان کے چہرۂ (اقدس) پر ناگواری آئی اور رخ (انور) موڑ لیا اس وجہ سے کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا، اور آپ کو کیا خبر شاید وہ (آپ کی توجہ سے مزید) پاک ہو جاتا۔ یعنی شاید اسے بھی نفس کی طہارت وپاکیزگی حاصل ہو جاتی۔ یا وہ نصیحت قبول کرتا تو نصیحت اس کو (اور) فائدہ پہنچاتی۔ یعنی اسے نصیحت حاصل ہوتی اور محارم سے اجتناب کی توفیق مل جاتی، لیکن جو شخص (دین سے) بے پرواہ ہے، تو آپ اس کی ہدایت کے لیے زیادہ اہتمام فرماتے ہیں، حالاں کہ آپ پر کوئی ذمہ داری (کا بوجھ) نہیں، اگرچہ وہ پاکیزگی (ایمان) اختیار نہ بھی کرے۔ اور وہ جو آپ کے پاس (خود طلب خیر کی) کوشش کرتا ہوا آیا، اور وہ (اپنے رب سے) ڈرتا بھی ہے، یعنی وہ آپ کی طرف آتا ہے اور آپ کو امام بناتا ہے تاکہ جو آپ اسے فرمائیں وہ اس سے راہنمائی حاصل کر سکے اور آپ اس سے بے توجہی فرما رہے ہیں۔ یوں نہیں بیشک یہ سورت (آیاتِ قرآنی) تو نصیحت ہیں لیکن جو شخص چاہے اپنے تمام امور میں اللہ تعالی کو یاد کرلے۔ دلالتِ کلام کی وجہ سے اس میں "ھا" ضمیر کا مرجع وحی (قرآن کریم) بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی خواہ اس سے مراد سورت ہو یا نصیحت، دونوں ہی ایک دوسرے کو لازم وملزوم ہیں بلکہ پورا قرآن ہی معزز ومکرم اوراق میں (لکھا ہوا) ہے، وہ معظم اور محترم ہیں جو نہایت بلند مرتبہ (اور) پاکیزہ ہیں۔ اور وہ ہر قسم کی آلودگی ونقص اور زیادتی سے پاک ہیں۔ ایسے کاتبوں (فرشتوں) کے ہاتھوں سے (آگے پہنچی) ہیں جو بڑے صاحبانِ کرامت (اور) پیکرانِ طاعت ہیں۔ یعنی انکی تخلیق بہت عمدہ اور ان کے اخلاق اور اعمال پاکیزہ اور کامل ہیں۔ سو ہلاک ہو وہ بدبخت منکر۔ انسان کیسا ناشکرا ہے۔ یعنی یہ جھوٹا لعنتی انسان جو بلاوجہ کثرت سے (حق کو) جھٹلاتا ہے، وہ کتنا بڑا ناشکرا ہے۔

پھر اللہ تعالی نے انسان کو بتایا کہ اس نے اسے کس طرح حقیر چیز سے پیدا کیا ہے۔ اور (اسی طرح) جیسے اسے پیدا کیا ہے، اسے دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔ یعنی اللہ پاک نے اس کی موت، رزق، عمل اور نیک بختی یا بدبختی سب کچھ معین کردیا، پھر ہم نے اسے واضح طور پر بتا دیا اور اس کے لیے اس کا علم آسان کر دیا (یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے صحیح اور غلط راستہ کی تمیز آسان کردی) پھر زندگی کے بعد اسے موت دی۔ اور پھر اسے قبر میں دفن کردیا، پھر وہ جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کردے گا۔ یقینا اس (نافرمان انسان) نے وہ (حق) پورا نہ کیا جس کا اسے (اللہ نے) حکم دیا تھا۔

جیسا کہ کافر انسان سمجھتا ہے کہ اس نے اللہ کی طرف سے عائد کردہ سارے جانی ومالی حقوق ادا کردئے، اسے چاہئے کہ وہ اپنی غذا کی طرف دیکھے، (اور غور کرے)۔ اسی میں احسان مندی ہے۔ بیشک ہم نے آسمان سے زمین پر خوب زور سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑ کر چیر ڈالا۔ یعنی ہم نے اسے زمین میں قرار دیا، وہ دانے کے تخم میں داخل ہوا تو اس سے پودا اگا اور وہ زمین کو پھاڑ کر نکلا۔ پھر ہم نے اگایا اس میں اناج، انگور اور ترکاری۔ "الحب" سے مراد ہر وہ چیز جو دانے دار ہو۔ انگور معروف ہے، ترکاری وہ ہوتی جو تازہ شکل میں جانور کھاتے ہیں اسے "قت" بھی کہا جاتا ہے۔ اور زیتون معروف ہے کہ وہ اور اس کا تیل سالن ہے، اس سے روشنی بھی حاصل کی جاتی ہے اور مرہم بھی ہے۔ اور کھجور یہ کچی وپکی، ناپختہ وخام، تیار شدہ اور پکائی ہوئی، سرکہ اور مربہ کی شکل میں ہر طرح کھائی جاتی ہے۔ درختوں اور پھلوں کے بڑے اور گھنے گھنے باغات، اور طرح طرح کے پھل میوے اور جانوروں کا چارہ۔ "الاب" سے مراد خود رو بوٹیاں اور گھاس ہے جو جانور کھاتے ہیں، اسے انسان نہیں کھاتے (یہ سب کچھ) خود تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے اس دنیا میں قیامت تک متاع حیات ہے۔ (فاذا جاءت الصاخة) پھر جب کان پھوڑ دینے والی آواز آئے گی۔

الصاخة: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا، اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھی)، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھی)۔ یعنی وہ انہیں دیکھے گا مگر وہ ان سے دوری اور فرار اختیار کرے گا، کیونکہ (وہ) بہت ہی بڑے خطرے اور

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

سُورَةُ التَّكْوِيرِ

آیاتها ٢٩ — ترتیبها ٨١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ
﴿٥﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا
الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ
أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ
ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ
﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾
فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن
يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

ہولناک مصیبت میں ہے۔ اس دن ہر شخص کو ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہوگی جو اسے ہر دوسرے سے بے پرواہ کردے گی۔ اسی دن بہت سے چہرے (ایسے بھی ہوں گے جو نور سے) چمک رہے ہوں گے۔ (وہ) مسکراتے ہنستے (اور) خوشیاں مناتے ہوں گے۔ یعنی وہاں لوگوں کے دو گروہ ہوں گے، ایک روشن اور چمکدار چہرے والے، (وہ) مسکراتے ہنستے (اور) خوشیاں مناتے ہوں گے۔ اور دوسرے، بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ (مزید) ان (چہروں) پر سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ کافر (اور) فاجر (بدکردار) ہوں گے۔ یعنی ان کے دل کافر ومنکر اور ان کے اعمال میں فسق وفجور ہوگا۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ تکویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اذا الشمس کوّرت) جب سورج لپیٹ کر بے نور کر کے پھینک دیا جائے گا۔ ایسا ہونے سے اس کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ اور جب ستارے (اپنی کہکشاؤں سے) گر پڑیں گے۔ "انکدار" کا اصلی معنی بہ جانا ہے۔ اور جب پہاڑ (غبار بنا کر فضا میں) چلا دیئے جائیں گے۔ یعنی اپنی جگہ سے اڑا کر زائل کر دیئے جائیں گے۔ اور جب حاملہ اونٹنیاں بے کار چھوٹی پھریں گی، کوئی ان کا خبر گیر نہ ہوگا۔ "العشار" سے مراد حاملہ اور عمدہ اونٹنیاں ہیں۔ اور جب وحشی جانور جمع کر دیئے جائیں گے۔ جب سمندر اور دریا (سب) ابھار دیئے جائیں گے۔ یعنی وہ آگ کی طرح بھڑکائے جائیں گے۔ اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی، یعنی ہرچیز اس جیسی دوسری چیز سے ملادي جائے گی۔ اور جب زندہ دفن کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھی؟

الموٴودۃ: وہ لڑکی جسے زمانہ جاہلیت مین کچھ عرب بیٹیوں سے نفرت کی وجہ سے زندہ دفن کر دیتے تھے، تو اگر مظلوم سے سوال کیاجائےتو پھر ظالم کے بارے میں کیا گمان ہے؟اور جب اعمال نامے کھول دیئے جائیں گے۔ ہر انسان کا اعمال نامہ اس کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور جب سماوی طبقات کو پھاڑ کر اپنی جگہوں سے ہٹا دیا جائے گا۔ یعنی مٹ کر ختم ہوجائیں گے۔ اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت جنتیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ جب یہ تمام امور واقع ہوں گے تو ہر شخص جان لے گا جو کچھ اس نے عمل کیا اور اپنے لئے حاضر کیا ہے۔

تو میں قسم کھاتا ہوں ان کی جو (ظاہر ہونے کے بعد) پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جو بلا روک ٹوک چلتے رہتے ہیں (پھر ظاہر ہو کر) چھپ جاتے ہیں۔ یہ ستارے ہیں جو دن کو چھپ جاتے ہیں اور رات کو ظاہر ہوجاتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب اس کی تاریکی جانے لگے۔ اور صبح (دن) کی قسم جب اس کی روشنی آنے لگےاور ظاہر ہوجائے۔ بیشک یہ (قرآن) بڑی عزت وبزرگی والے رسول کا پہنچایا ہوا کلام ہے اور وہ جبرائیل ہے، جو قوت والا اور شدید گرفت کرنے والا ہے، عرش والے(اللہ تعالی) کے نزدیک (اس کا)بلند وبالا شان اورمرتبہ ہے، جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے۔وہ امانت دار ہے۔ یہ جبرائیل کی صفت ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے کہ اللہ تعالی اپنے ملکوتی بندے جبریل کی پاکیزگی بیان کرتا ہے، جیساکہ اس نے اپنے بشری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کي پاکیزگی یوں بیان کی ہے:اور (اے لوگو!) یہ تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم) دیوانے نہیں ہیں۔ آپ نےاس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام جو کہ اللہ تعالی کا پیغام(وحی) لاتے ہیں کوان کی اصل شکل میں واضح دیکھاہے ان کے سو پر ہیں۔ اور پہلی مرتبہ (آپ نے انہیں) وادی بطحاء میں دیکھا۔ اور وہ (یعنی نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غیب (کے بتانے) پر بالکل بخیل نہیں ہیں یعنی جو اللہ تعالی نے آپ پر نازل فرمایا۔ "بضنین" سے مراد بخیل ہے۔ اور یہ قرآن ہرگز کسی شیطان مردود کا کلام نہیں ہے۔ پھر (اے بدبختو!) تم کدھر چلے جا رہے ہو؟ یعنی تمہاری عقل کو کیا ہوگیا ہے ؟ تم اس قرآن کے واضح اور ظاہر ہونے کے باوجود جھٹلا رہے ہو۔ یہ (قرآن) تو تمام جہانوں کے لئے (صحیفۂ) نصیحت ہے۔ یعنی تمام انسانوں کے لیے بھی نصیحت ہے۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو سیدھی راہ چلنا چاہے۔ یعنی جو ہدایت کا خواہشمند ہے وہ اس قرآن کی تعلیمات پر عمل کرے۔ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور مشیت کا اختیار تمہیں نہیں کہ جو چاہے ہدایت پالے اور جو چاہے گمراہ ہوجائے، بلکہ یہ سب کچھ مشیت الٰہی کے تابع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ انفطار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اذا السماء انفطرت" جب آسمان پھٹ جائے گا، اور سیارے گر کر بکھر جائیں گے، اور جب سمندر ابھر کر ایک دوسرے میں بہہ جائیں گے، تو ان کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی۔ یعنی انہیں حرکت دی جائے گی، پس ان میں جو کوئی بھی ہو گا وہ اسے باہر نکال دیں گی۔ تو ہر شخص جان لے گا کہ کیا عمل اس نے آگے بھیجا اور (کیا) پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ یعنی جب یہ تھا تو یہ ہوا۔ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا؟ یہ واضح دھمکی ہے، جواب یا ردّ کی راہنمائی نہیں، جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے۔ جس رب نے تجھے پیدا کیا، پھر اس نے تجھے درست اور سیدھا معتدل قامت بنایا، پھر وہ تیری ساخت میں متناسب تبدیلی لایا، جس صورت میں بھی چاہا اس نے تجھے تشکیل دے دیا۔ امام مجاہدؒ نے فرمایا: اس سے ماں باپ، ماموں اور چچا یا دیگر رشتہ داروں کی شکل و صورت میں مشابہت مراد ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تم اس کے برعکس روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ یعنی بیشک وہ (شیطان) تمہیں عزت و تکریم کی بجائے گناہ کی ترغیب دیتا ہے روزِ جزا اور حساب کو جھٹلانا تمہارے دلوں کا روگ ہے۔ حالانکہ تم پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ (جو) بہت معزز ہیں، (تمہارے اعمال نامے) لکھنے والے ہیں۔

وہ ان (تمام کاموں) کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ تو تم گناہوں کا ارتکاب نہ کیا کرو کیوں کہ وہ تمہارے حساب میں تمام اعمال لکھتے ہیں۔ بیشک نیکو کار جنّت کی نعمت میں ہوں گے۔ اور بیشک بدکار دوزخِ (سوزاں) میں ہوں گے۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے نیکو کاروں اور بدکاروں کے انجام سے آگاہ فرمایا ہے کہ نیکو کار لوگ جنت میں اور گناہ گار دوزخ اور دائمی عذاب میں ہوں گے۔ وہ اس میں قیامت کے روز داخل ہوں گے۔

سُورَةُ الانفِطَار — ترتيبها ٨٢ — آياتها ١٩

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي
خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا
كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ
﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ
﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سُورَةُ الْمُطَفِّفِين — ترتيبها ٨٣ — آياتها ٣٦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾
وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ﴿٤﴾

اور وہ اس (دوزخ) سے (کبھی بھی) غائب نہ ہو سکیں گے۔ یعنی ان سے عذاب کچھ دیر کے لیے بھی ختم نہیں ہو گا۔ اور آپ نے کیا سمجھا کہ روزِ جزا کیا ہے؟ یوم قیامت کے مرتبہ تعظیم (کی وجہ سے) پھر تاکیداً فرمایا: پھر آپ نے کیا جانا کہ روزِ جزا کیا ہے۔ پھر اگلی آیت میں اس کی تفسیر بیان فرمائی کہ (یہ) وہ دن ہے جب کوئی شخص کسی کے لئے کسی چیز کا مالک نہ ہو گا، اور حکم فرمائی اس دن مصیبت سے چھٹکارا نہیں دلا سکے گا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے راضی ہو کر اجازت دے دے۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ
الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٩﴾
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ
بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا
الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾
وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي
وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ
مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ
تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾
وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾

سورہ مطففین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ویل للمطفّفین) بربادی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔ یہاں (التطفیف) سے مراد ناپ تول میں کمی کرنا ہے۔ یہ لوگ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو ان سے اپنا حق پورا پورا اور زیادہ بھی وصول کرتے ہیں اور جب انہیں (خود) ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔ پھر بطورِ وعید ان سے فرمایا: کیا یہ لوگ اس بات کا یقین نہیں رکھتے کہ وہ (مرنے کے بعد دوبارہ) اس ہستی کے سامنے اٹھائے جائیں گے جو اسرار اور ہر مخفی چیز کو جانتا ہے۔ ایک بڑے سخت دن کے لئے جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے حضور ننگے پاؤں، ننگے جسم، مجرم کی طرح بڑی مشکل حالت میں کھڑے ہوں گے۔ یہ حق ہے کہ بدکرداروں کا نامۂ اعمال سجّین (یعنی دیوان خانۂ جہنم) میں ہے۔ یعنی ان کا انجام اور ٹھکانہ سجّین (جہنم) ہے۔ سجّین بر وزن فعّیل ہے جس کا معنی تنگی کے ہے۔ اسی لئے اس کے معاملے کو بہت اہمیت دی اور فرمایا: اور آپ نے کیا جانا کہ سجّین کیا ہے؟ یہ بہت بڑا حادثہ، دائمی تنگی اور دردناک عذاب ہے۔ اور یہ (کتاب مرقوم) لکھی ہوئی (ایک) کتاب ہے (جس میں ہر جہنمی کا نام اور اس کے اعمال درج ہیں)، اس میں کوئی کم یا زیادہ نہیں ہوگا۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی اور بربادی ہوگی۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کی بربادی ہو۔

جو لوگ روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ یعنی اس کے واقع ہونے کی تصدیق نہیں کرتے۔ اور اسے کوئی نہیں جھٹلاتا سوائے ہر اس شخص کے جو اپنے اعمال میں سرکش اور حرام کاموں کا عادی، اور جائز کے حصول میں تجاوز کرتا ہے اور اپنے اقوال میں بھی گنہگار ہے۔ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ (یہ تو) اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یعنی جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلامِ الٰہی سنتا ہے تو اسے جھٹلاتا ہے، اور اس کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے۔ بات ایسی نہیں جیسی وہ سمجھتے ہیں، اور ہرگز ایسا بھی نہیں، جیسا انہوں نے کہا ہے، بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے بداعمالیوں اور کثرتِ گناہ سے زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے، تو ان کے دل ایمان سے محروم ہوگئے ہیں۔ حق یہ ہے کہ بیشک اس دن انہیں اپنے رب اور خالق کے دیدار سے محروم کرنے کے لئے پس پردہ کر دیا جائے گا۔ پھر دیدارِ الٰہی سے محروم اہلِ جہنم دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر بطور توبیخ، سختی اور تحقیر، ان سے کہا جائے گا: یہ وہ (عذابِ جہنم) ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ یہ (بھی) حق ہے کہ بیشک نیکوکاروں کا نوشتہ اعمال علّیین میں ہے، یعنی ان کا ٹھکانہ جنت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَٱلْيَوْمَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنَ ٱلْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى
ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ ٱلْكُفَّارُ مَا كَانُوا۟ يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

سُورَةُ الانشِقَاق

(سورتها ٨٤ — آياتها ٢٥)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا ٱلْأَرْضُ مُدَّتْ
﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَٰٓأَيُّهَا
ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ
كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنقَلِبُ
إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهْرِهِۦ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ
يَدْعُوا۟ ثُبُورًا ﴿١١﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾ إِنَّهُۥ كَانَ فِىٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾
إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿١٤﴾ بَلَىٰٓ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿١٥﴾ فَلَآ أُقْسِمُ
بِٱلشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَٱلَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا ٱتَّسَقَ ﴿١٨﴾
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ ٱلْقُرْءَانُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ ﴿٢١﴾ بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُكَذِّبُونَ
﴿٢٢﴾ وَٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾

اور یہ ظاہر ہے کہ "علّیین" علو سے ہے۔ اور جوں جوں کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو اس کی عظمت بھی بڑھتی ہے۔ لہذا اس کی شان بڑھاتے ہوئے فرمایا: اور آپ نے کیا جانا کہ علّیین کیا ہے؟ پھر تاکیدا ان سے کہا: (یہ جنت کے اعلیٰ درجہ میں) لکھی ہوئی (ایک) کتاب ہے (جس میں جنتیوں کے نام اور اعمال درج ہیں)۔ اس جگہ (اللہ کے) مقرب فرشتے حاضر رہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک نیکوکار نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔ یعنی قیامت کے دن وہ نعمتوں اور جنت کی رحمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خیروبرکت اور فضل وکرم کے نظارے کر رہے ہوں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا نظارہ کر رہے ہوگے۔ یہ ان گنہگاروں کی حالت کے برعکس ہے جو قیامت کے دن اس کے دیدار سے محروم ہوں گے۔ (جبکہ نیکوکاروں کو) آپ ان کے چہروں سے ہی نعمت وراحت کی رونق، تروتازگی، سرور اور شگفتگی معلوم کر لیں گے۔ انہیں سر بہ مہر بڑی لذیذ جنت کی شراب طہور پلائی جائے گی جس میں کستوری کی آمیزش ہو گی یا اس کا آخری گھونٹ کستوری کا ہوگا۔ اور (یہی وہ شراب ہے) جس کے حصول میں شائقین کو جلد کوشش کر کے سبقت کرنا چاہیے۔ ایسی ہی حالت میں فخر کرنے والوں کو فخر کرنا چاہیے۔ اور اس (شراب) میں آبِ تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ جو اہل جنت کے لیے عمدہ اور اعلیٰ قسم کی شراب ہے، اسی لئے فرمایا: (یہ تسنیم) ایک چشمہ ہے جہاں سے صرف اہل قربت پیتے ہیں وہ اصحاب یمین کے لیے تیار کی جاتی ہے۔ بیشک مجرم لوگ ایمان والوں کا (دنیا میں) مذاق اڑایا کرتے تھے اور انکی تحقیر کرتے تھے۔ اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے حقارت آمیز اشارہ بازی کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو (مومنوں کی تنگ دستی اور اپنی خوش حالی کا موازنہ کر کے) اتراتے اور دل لگی کرتے ہوئے پلٹتے تھے۔ یعنی جو انہوں نے طلب کیا، انہیں مل گیا، پھر بھی انہوں نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔ اور جب یہ (مغرور لوگ) ان (کمزور حال مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے: یقینا یہ لوگ راہ سے بھٹک گئے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے دین پر نہیں۔ حالاں کہ وہ مجرم ان مومنوں کے اعمال اور اقوال پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے، اور نہ ہی انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے، تو وہ اس کام میں کیوں مصروف ہیں اور ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ پس آج قیامت کے دن (دیکھو) اہل ایمان کافروں پر ہنس رہے ہیں۔ اس کے بدلے میں جو وہ دنیا میں ان پر ہنستے تھے۔ سجے ہوئے تختوں پر بیٹھے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا نظارہ کر رہے ہیں۔ ان کے برعکس جو انہیں گمراہ سمجھتے تھے۔ سو کیا کافروں کو اس مذاق اور تنقیص کا پورا بدلہ دے دیا گیا جو وہ مومنوں سے کیا کرتے تھے یا کہ نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ انشقاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی فرماتا ہے (اذا السماء انشقت) جب آسمانی طبقات پھٹ جائیں گے۔ جب قیامت کے دن وہ اپنے رب کا حکم انشقاق سن کر اس کو بجا لائیں گے، اور یہی تعمیلِ حکم اس کے لائق ہے۔ کیونکہ وہ عظیم ذات ہے جسے نہ زیر کیا جا سکتا ہے نہ کوئی چیز اس کے عزم اور کام میں رکاوٹ پیدا کر سکتی ہے۔ اور جب زمین (ریزہ ریزہ کر کے) پھیلا دی جائے گی۔ اور (وہ بھی) اپنے رب کا حکم انشقاق بجا لائے گی اور یہی اطاعت اس کے لائق ہے۔ اور جو مردے اس کے اندر ہیں وہ انہیں نکال باہر پھینکے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ اے انسان! تو اپنے رب تک پہنچنے میں سخت مشقتیں برداشت کرتا ہے، اور عمل کرتا ہے، بالآخر تجھے اسی سے جا ملنا ہے، پھر تمہیں اسی کا اجر ملے گا، جو تم نے اچھا یا برا عمل کیا ہو گا۔ پس جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو عنقریب اس سے آسان سا حساب لیا جائے گا۔ اور وہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف مسرور وشاداں پلٹے گا۔ یعنی جنت میں اللہ کی عطا سے مسرور ہو گا۔

اور البتہ وہ شخص جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے یعنی بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، تو وہ عنقریب خسارے اور ہلاکت پر واویلا کرے گا، اور وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔ بیشک وہ (دنیا میں) اپنے اہلِ خانہ میں خوش وخرم رہتا تھا اور وہ آخرت کے انجام کی فکر نہیں کرتا تھا۔

بیشک اس نے یہ گمان کر لیا تھا کہ وہ موت کے بعد حساب کے لئے (اللہ کے پاس) ہرگز لوٹ کر نہ جائے گا۔ کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اس کو خوب دیکھنے والا ہے، وہ اسے عنقریب لوٹا دے گا جیسے اس نے اسے پیدا کیا تھا اور اسے اس کے اچھے برے اعمال کی جزا دے گا۔ بیشک وہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

سو مجھے قسم ہے شفق کی یعنی شام کی سرخی، یا اس کے بعد کے اجالے کا نام شفق ہے۔ اور رات اور اس کی جمع کردہ چیزوں کی قسم۔ گویا کہ اس نے اس کی روشنی اور تاریکی کی قسم کھائی ہے۔ اور چاند کی جب وہ پورا دکھائی دیتا ہے۔ یعنی جب چاند کامل ہو جائے۔ اسے رات اور اس کی تاریکی کا مقابل قرار دیا۔ یقینا تم ایک حالت سے دوسری حالت میں پہنچو گے۔ یعنی کبھی تنگی کے بعد آسودگی اور کبھی خوشحالی کے بعد تنگی آئے گی۔ تو انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اللہ کے حضور) سجدہ ریز نہیں ہوتے۔ یعنی انہیں اللہ اس کے رسول اور آخرت پہ ایمان لانے میں کیا چیز مانع ہے، اور انہیں کیا ہو گیا ہے، کہ جب ان پر آیات الٰہی کی تلاوت کی جاتی ہے تو اس کی عزت وعظمت احترام میں سجدہ ریز نہیں ہوتے؟ بلکہ کافر لوگ (اسے مزید) جھٹلا رہے ہیں۔ یعنی ان کی طبیعت میں ہی حق کی عداوت ومخالفت اور اس کا انکار ہے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں اور سینوں میں چھپاتے ہیں۔ سو آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔ یعنی اے نبی انہیں بتا دیں کہ اللہ تعالی نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں۔ یہ مستثنیٰ منقطع ہے، یعنی وہ ایمان والے جو دل سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے دائمی اجر وثواب ہے۔

●○●○●

سورۃ بروج

(والسماء ذات البروج) اللہ تعالی آسمانوں اور اس کے بڑے بڑے ستاروں کی قسم کھاتا ہے اور اس دن کی قسم جس کا وعدہ کیا گیا ہے، یعنی قیامت کے دن کی قسم۔ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(اس دن) حاضر ہوگا اس کی قسم، اور جو کچھ حاضر کیا جائے گا اس کی قسم۔ امام بغوی نے بیان کیا ہے کہ جمہور کے نزدیک "الشاھد" سے مراد جمعہ کا دن اور "المشھود" سے مراد یوم عرفات ہے۔ خندقوں والے (لوگوں پر لعنت کی گئی۔ اخدود کی جمع "اخادید" ہے، یہ زمین میں کھودی گئی خندقیں ہیں۔ درحقیقت یہ ایک کافر قوم کا واقعہ ہے جنہوں نے اپنے بعض لوگوں پہ صرف اس لئے ظلم ڈھائے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان پر ظلم کیا اور انہیں ان کے دین سے پھیرنے کی انتھک کوشش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا، جس کی پاداش میں انہوں نے ان کے لیے خندقیں کھود کر ان میں آگ بھڑکائی اور پھر اہل ایمان سے کہا کہ وہ اپنے دین سے انحراف کریں مگر انہوں نے اسے قبول نہ کیا، تو انہوں نے انہیں آگ میں جھونک دیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خندقوں والے (لوگ) ہلاک کر دیے گئے، (یعنی) اس بھڑکتی آگ (والے) جو بڑے ایندھن سے (جلائی گئی) تھی۔ جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے۔ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ وہ اہل ایمان کے ساتھ کر رہے تھے۔

اور انہیں ان (مومنوں) کی طرف سے اور کچھ (بھی) ناگوار نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو غالب (اور) لائق حمد وثنا ہے۔ جس کے لئے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں اور ان کے درمیان ہے ہر چیز کی بادشاہت ہے، اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یعنی زمین وآسمان میں کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں ہے۔ بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی، یعنی انہیں جلادیا اور پھر توبہ (بھی) نہ کی، یعنی اپنے برے عمل کا ازالہ نہ کیا اور نہ اپنے گناہوں پر نادم ہوئے تو ان کے لئے جنس عمل کی جزا کے مطابق عذاب جہنم ہے اور ان کے لئے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے بارے میں آگاہ فرماتا ہے:

إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍۭ (٢٥)

سُورَةُ ٱلْبُرُوجِ

ترتیبها ٨٥ — آیاتها ٢٢

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلْبُرُوجِ (١) وَٱلْيَوْمِ ٱلْمَوْعُودِ (٢) وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ
(٣) قُتِلَ أَصْحَٰبُ ٱلْأُخْدُودِ (٤) ٱلنَّارِ ذَاتِ ٱلْوَقُودِ (٥) إِذْ هُمْ عَلَيْهَا
قُعُودٌ (٦) وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ (٧) وَمَا نَقَمُوا۟
مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ (٨) ٱلَّذِى لَهُۥ مُلْكُ
ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ (٩) إِنَّ ٱلَّذِينَ
فَتَنُوا۟ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا۟ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ
عَذَابُ ٱلْحَرِيقِ (١٠) إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُمْ
جَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْكَبِيرُ (١١) إِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (١٢) إِنَّهُۥ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ (١٣) وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ (١٤)
ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ (١٥) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (١٦) هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْجُنُودِ
(١٧) فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ (١٨) بَلِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فِى تَكْذِيبٍ (١٩) وَٱللَّهُ مِن
وَرَآئِهِم مُّحِيطٌۢ (٢٠) بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيدٌ (٢١) فِى لَوْحٍ مَّحْفُوظٍۭ (٢٢)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، اس کے برعکس جو اس نے اپنے دشمنوں کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے، لہذا فرمایا: یہی (ان کی) بڑی کامیابی ہے۔ پھر فرمایا: بیشک (جب) آپ کا رب اپنے ان دشمنوں سے جنہوں اس کے رسولوں کو جھٹلایا اور اس کے احکام کی مخالفت کی، (انکی) پکڑ و گرفت کرے گا اور ان سے انتقام لے گا تو وہ بہت ہی سخت ہو گا۔ بیشک اسی میں پہلی بار پیدا فرمانے، اور اسی طرح دوبارہ کسی رکاوٹ کے بغیر پیدا فرمانے کی، مکمل طاقت وقوت اور قدرت ہے۔ اور وہ بڑا بخشنے والا بہت محبت فرمانے والا ہے۔ یعنی وہ اپنی بارگاہ میں جھکنے والے اور توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیبہا ۸۶ — سُورَةُ الطَّارِقِ — آیاتہا ۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ
﴿٣﴾ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾
خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿٧﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ
رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ
﴿١٠﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ
لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾
وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

ترتیبہا ۸۷ — سُورَةُ الْأَعْلَىٰ — آیاتہا ۱۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ
﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنْسَىٰ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾

"الوددو" ابن عباس رضی اللہ عنہ اور بعض دوسروں نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد محبت کرنے والا ہے ۔ مالکِ عرش یعنی پوری کائنات کے تختِ اقتدار کا مالک بڑی شان والا ہے۔ وہ جس کام کا بھی ارادہ فرماتا ہے ،اس کے حکم کو روکنے اور ٹالنے والا کوئی نہیں ہے اور اس کی عظمت وسطوت اور عدل و انصاف کی وجہ سے جو وہ کرتا ہے اس کے بارے میں اس سے دریافت بھی نہیں کیا جاتا ۔ کیا آپ کے پاس فرعون وثمود کے لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ یعنی کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے ان پر کیسا عذاب مسلط کیا اور ان سے سخت ترین بدلہ لیا؟ بل کہ ایسے کافر (ہمیشہ حق کو) جھٹلانے، شک و شبہ اور کفر وعناد میں ہی پڑے رہتے ہیں، اور اللہ ان کے گرد و پیش سے (انہیں) گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی وہ ان پر قادراور غالب ہے وہ اسے عاجز نہیں کرسکتے۔ بلکہ (یہ جسے جھٹلا رہے ہیں) وہ تو بڑی عظمت والا قرآن ہے۔ (جو) ہر قسم کے نقص و اضافے اور تحریف و تبدیل سے پاک، لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

●○●○●

سورہ طارق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی آسمان اور اس میں روشن ستاروں کی قسم کھاتا ہے۔ اسی لیے فرمایا: آسمان کی قسم اور رات کو (نظر) آنے والے کی قسم۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ رات کو (نظر) آنے والا کیا ہے؟ اس کی تفسیر اگلی آیت میں فرمادی ، (اس سے مراد) ہر وہ آسمانی کرّہ ہے (خواہ وہ ستارہ ہو یا سیارہ ،یا اجرام سماوی کا کوئی اور کرّہ) کہ جب اسے شیطان کی طرف داغا جاتا ہے تو وہ (فضاکو)روشن کر دیتا ہے۔ ہر شخص پر ایک ایسا نگہبان مقرر ہے جو اللہ کی طرف سے اس کی آفات سے حفاظت کرتا ہے۔ پس انسان کے لیے اس کی اصل کمزوری پر تنبیہ ہے کہ اس کو غور (و تحقیق) کرنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ،اور اس میں اس کے لیے یوم حشر کے اعتراف کی راہنمائی ہے۔ یعنی وہ قوت سے اچھلنے والے پانی (یعنی قوی اور متحرک مادۂ تولید) سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو مرد اور عورت سے قوت کے ساتھ نکلتاہے اور اللہ کے حکم سے ان دونوں سے اولاد پیدا ہوتی ہے ،اس لئے اللہ تعالی فرماتا ہے، وہ مرد کی پیٹھ اور عورت کے سینے سے نکلتا ہے ۔ بیشک وہ اسے واپس لوٹانے پر بھی قادر ہے، یعنی پھر وہ اسے آخرت میں دوبارہ زندہ کرنے اور لوٹانے پر قادر ہے۔ اس لئے کہ جوابتدا میں اس کی تخلیق پر قادر ہے وہ اسے دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔ جس دن سب پوشیدہ راز ظاہر کر دیے جائیں گے۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن انسان کے پاس نہ خود اللہ تعالی کے عذاب سے بچانے والی کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی دوسرا اس کا مددگار کہ اس کے لیے ایسا کرسکے گا،بارش والے آسمان اور پھٹنے والی زمین(اس سے اگنے والی نباتات) کی قسم! بیشک یہ فیصلہ کن حق اور عدل پر مبنی قطعی فرمان ہے۔

اور یہ ہنسی کی بات نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی اور سچی ہے۔ پھر اللہ تعالی نے کافروں کے بارے میں یہ خبر دی کہ یہ اس کو جھٹلاتے اور اس سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: بیشک وہ (کافر) پُر فریب تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں اور میں اپنی تدبیر فرما رہا ہوں۔ یعنی کفار دعوت کے بارے میں قرآن کے خلاف لوگوں سے پُر فریب تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں۔ تو فرمایا: پس آپ کافروں کو(ذرا)مہلت دے دیجئے، جلدی نہ کریں،(زیادہ نہیں بس) انہیں تھوڑی سی ڈھیل (اور) دے دیجئے۔ اور عنقریب آپ دیکھ لیں گے کہ ان پر کیا عذاب آیا ہے۔

• ○ • ○ •

سورۃ اعلیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سبح اسم ربک الاعلی) اپنے رب کے نام کی تسبیح کریں جو سب سے بلند ہے۔ جس نے پوری مخلوق کو بہت ہی عمدہ انداز میں پیدا کیا پھر اسے درست توازن دیا۔ اور جس نے خوش بختی اور سعادت مندی کے لیے انسان کی راہنمائی کی اور جانوروں کو ان کے چرنے کا راستہ بتایا۔ اور جس نے زمین سے تمام قسم کی نباتات اور کھیتوں سے چارہ نکالا۔ پھر اسے سیاہی مائل خشک کردیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)ہم آپ کو خود (ایسا) پڑھائیں گے کہ آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے وعدہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم اس طرح پڑھائے گا کہ آپ اسے نہیں بھولیں گے۔ مگر جو اللہ چاہے۔ حضرت قتادہ کابیان ہے کہ : "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں بھولتے تھے مگر جو اللہ تعالی چاہے"۔ بیشک وہ جہر اور خفی (یعنی بندوں کے ظاہر و پوشیدہ اور بلند و آہستہ سب باتوں اور اعمال کو جانتا ہے۔ اور ہم آپ کے لیے اچھے اقوال اور اعمالِ صالحہ کو اس سے آسان کردیں گے، اور (شریعت پر عمل پیرا ہونے) کے لئے (بھی) سہولت فراہم فرمائیں گے۔ اور آپ کی خاطر سیدھی ، آسان ،اور معتدل شریعت وضع کریں گے۔ پس آپ نصیحت فرماتے رہیے بشرطیکہ نصیحت سننے والوں کو فائدہ دے۔ البتہ وہی نصیحت قبول کرے گا جو اللہ سے ڈرتا ہوگا۔ اور وہ جانتا ہے اللہ تعالی سے اس کی ملاقات ہونے والی ہے۔ اور بدبخت اس (نصیحت) سے پہلو تہی کرے گا جو (قیامت کے دن) سب سے بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ بلکہ یہ اسکے لیے نقصان دہ ہے۔بیشک وہی بامراد ہوا جس نے اپنے آپ کو برے اخلاق اور گناہ کی آلودگیوں سے پاک کرلیا۔ اور اللہ تعالی کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ شریعت کی مکمل پیروی کی اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا،اور اللہ تعالی کی خوشنودی ورضاجوئی اور اس کے حکم کی تعمیل میں کثرت و پابندی سے نماز پڑھتا رہا۔ جب کہ تم (اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے)دنیاوی زندگی (کی لذتوں) کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت میں اللہ تعالی کا دیا ہوا اجر دنیا سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ بیشک اس طرح کی باتیں اگلے صحیفوں میں (بھی مذکور) ہے جو ابراہیم اور موسٰی (علیہما السلام) کے صحائف ہیں۔

• ○ • ○ •

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَتَجَنَّبُهَا ٱلْأَشْقَى ﴿١١﴾ ٱلَّذِى يَصْلَى ٱلنَّارَ ٱلْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسْمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾
بَلْ تُؤْثِرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَٱلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿١٧﴾ إِنَّ
هَٰذَا لَفِى ٱلصُّحُفِ ٱلْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُورَةُ الغَاشِيَة

ترتیبها ۸۸ — آیاتها ۲۶

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَٰشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَٰشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ ءَانِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِى مِن جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِى جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ
فِيهَا لَٰغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِىُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ
إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى
ٱلْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى ٱلْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾
فَذَكِّرْ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

سورۂ غاشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(هل اتاک حدیث الغاشیۃ) کیا آپ کو (ہر چیز پر) چھا جانے والی قیامت کی خبر پہنچی ہے۔ (الغاشیۃ) "یوم" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس لئے کہ وہ تمام مخلوق کو ڈھانپ لے گی۔ اس دن کتنے ہی چہرے ذلیل و خوار ہوں گے۔ (عاملۃ ناصبۃ) بہت کام اور محنت کرنے والے، سخت مشقتیں جھیلنے والے۔ اس میں تھکاوٹ سے چُور ہوں گے۔ دہکتی ہوئی آگ میں جا گریں گے۔ انہیں انتہائی کھولتے ہوئے چشمہ سے (پانی) پلایا جائے گا۔ ان کے لئے خاردار خشک زہریلی جھاڑیوں کے سوا کچھ کھانا نہ ہوگا۔

"ضریع" جہنم کا ایک درخت ہے اور یہی زقوم ہے۔ (یہ کھانا) نہ فربہ کرے گا اور نہ ہی بھوک دور کرے گا۔ یعنی اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور نہ اس سے عذاب دور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے جب گناہگاروں اور بدبختوں کا حال بیان فرمادیا تو اب نیکوکاروں اور سعادتمندوں کی تعریف بیان فرماتا ہے: کہ قیامت کے دن بہت سے چہرے (حسین) بارونق اور ترو تازہ ہوں گے۔ اپنی (نیک) کاوشوں کے باعث خوش و خرم ہوں گے۔ عالی شان جنت کے محفوظ کمروں میں قیام پذیر ہوں گے۔ (وہ) اس جنت میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔ اس میں اونچے بچھے ہوئے تخت ہوں گے۔ اور جام پینے کے برتن بڑے قرینے سے رکھے ہوئے ہوں گے۔ اور غالیچے اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے۔ اور جو بیٹھنا چاہے اس کے لیے نرم و نفیس قالین اور مخملی مسندیں جگہ جگہ بچھی ہوں گی۔

کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح عجیب و غریب ساخت پر بنایا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف نگاہ نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے (عظیم وسعتوں کے ساتھ اٹھایا ہے۔ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح زمین سے ابھار کر اونچے کھڑے کئے گئے ہیں تاکہ زمین اپنی جگہ قائم رہے۔ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (گولائی) میں پھیلائی اور بچھائی گئی ہے۔ پس اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ لوگوں کو ان تعلیمات کی نصیحت فرماتے رہیں جن کے ساتھ انکی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے۔ آپ تو نصیحت ہی فرمانے والے ہیں۔ بیشک آپ کی ذمہ داری صرف احکام پہنچانا ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔ اسی لئے آگے فرمایا: آپ ان پر جابر و قاہر (کے طور پر) مسلط نہیں ہیں۔ یعنی آپ وہ نہیں جو انہیں ایمان لانے پر مجبور کریں۔ مگر جو ارکان اسلام پر عمل کرنے سے رُوگردانی کرے اور قولا اور فعلا حق کا انکار کرے۔ تو اسے اللہ سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾
إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

سُورَةُ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾
هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾
إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ
جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي
الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ
رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ
فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ
الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ
التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا
دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

سے بڑا عذاب دے گا۔ بیشک (بالآخر) ہماری ہی طرف ان کو لوٹنا ہے۔ پھر یقیناً ہم ہی ان سے ان کے اعمال کا حساب لیں گے اور انہیں انکی جزا دیں گے۔

•○•○•

سورہ فجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"والفجر" صبح کی قسم! الفجر سے مراد معروف وقتِ فجر ہے اور دس (مبارک) راتوں کی قسم۔ ان سے مراد ذو الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ اور جفت کی قسم اور طاق کی قسم (الوتر) یوم عرفہ کیوں کہ یہ نواں دن ہوتا ہے، اور (الشفع) سے مراد قربانی کا دن مراد ہے اس لئے کہ وہ دسواں دن ہوتا ہے۔ اور رات کی قسم جب کہ وہ گزرنے لگے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد رات کا آنا ہو۔ بیشک ان میں عقل مند ودانا کے لئے بڑی قسم ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا (سلوک) کیا؟ یہ سب باغی، نافرمان اور ظالم تھے۔ (جو اہل) ارم تھے (اور) بڑے بڑے بلند ستونوں والے اونچے محلات میں رہتے تھے۔ ان کے ملک میں ان کے قبیلے کی مثل ان کی بڑی ساخت، شدّت اور قوت میں، کوئی بھی ان جیسا پیدا نہیں کیا گیا۔ اور ثمود (کے ساتھ کیا سلوک ہوا) جنھوں نے وادیٔ (قری) میں چٹانوں کو کاٹ ڈالا تھا۔ اور فرعون (کا کیا حشر ہوا) جس کے پاس عظیم لشکر تھے جو حکومتی امور میں اس کی مدد کرتے تھے۔ (یہ) وہ لوگ (تھے) جنھوں نے (اپنے اپنے) ملکوں میں سرکشی اور زمین میں بڑی فساد انگیزی کی اور لوگوں کو اذیت دی تھی۔ تو آخرکار آپ کے رب نے ان پر آسمان سے ایسا عذاب نازل کیا اور ایسی سزا دی جسے مجرموں میں سے کوئی بھی ٹال نہیں سکتا۔ بیشک آپ کا رب اپنی مخلوق کے اعمال پر خوب نگاہ رکھتا ہے اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق دنیا اور آخرت میں اس کی جزا دیتا ہے۔ مگر انسان (ایسا ہے) کہ جب اس کا رب اسے (راحت و آسائش دے کر) آزماتا ہے، اسے عزت سے نوازتا ہے اور اسے نعمتیں بخشتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے مجھ پر کرم فرمایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ انسان کے (غلط) خیال کے رد میں فرماتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو آزمانے کے لیے رزق و دولت کی فراوانی عطا فرماتا ہے تو وہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہت مہربان ہے، حالانکہ صرف ایسا نہیں، بلکہ یہ امتحان اور آزمائش ہوتی ہے۔ لیکن اسی طرح جب وہ اسے (تکلیف و مصیبت دے کر) آزماتا ہے، اور اس پر اس کا رزق تنگ کرتا ہے، تو وہ سمجھتا اور کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ایسی بات نہیں، جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں، نہ اس حالت میں اور نہ ہی اس حالت میں۔ جبکہ دونوں حالتوں میں اصل مدار اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجِاْیٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ
لَهُ الذِّكْرَىٰ (٢٣) يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (٢٤) فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ (٢٥) وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ (٢٦) يَا أَيَّتُهَا
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (٢٧) ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (٢٨)
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي (٢٩) وَادْخُلِي جَنَّتِي (٣٠)

سُورَةُ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ (١) وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ (٢) وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ
(٣) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ (٤) أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ
أَحَدٌ (٥) يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (٦) أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ
(٧) أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ (٨) وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ (٩) وَهَدَيْنَاهُ
النَّجْدَيْنِ (١٠) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (١١) وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ (١٢)
فَكُّ رَقَبَةٍ (١٣) أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ (١٤) يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ
(١٥) أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (١٦) ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (١٧) أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (١٨)

اطاعت ہے۔ اگر انسان غنی ہے تو اس پر وہ اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، اور اگر وہ فقیر ہو تو وہ صبر کرے۔ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت کے ملنے پر) تم یتیموں کی قدر و اکرام نہیں کرتے ۔ اس میں ان کا اکرام کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ کہ اور نہ ہی تم مسکینوں، یعنی غریبوں اور محتاجوں کو کھانا کھلانے اور ان سے حسن سلوک کرنے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔ اور وراثت کا سارا مال سمیٹ کر حلال یا حرام کسی بھی طریقے سے (خود ہی) کھا جاتے ہو۔ اور تم مال و دولت سے حد درجہ محبت رکھتے ہو۔ یقینا جب زمین اور پہاڑوں کو پاش پاش کر کے ہموار وبرابر کر دیا جائے گا۔ اور آپ کا رب اپنی مرضی سے فیصلہ کرنے کے لیے جلوہ فرما ہو گا، اور فرشتے قطار در قطار اس کے حضور حاضر ہوں گے۔ اور

اس دن دوزخ پیش کی جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جکڑ کر لایا جائے گا ، اور ہر لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے ، اس دن انسان کو اپنے پرانے زمانے اور نئے زمانے کے سب اعمال کی سمجھ اجائے گی، مگر اب اسے نصیحت کہاں فائدہ پہنچائے ہوگی۔ وہ کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (اس اصل) زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیج دیا ہوتا، یعنی اگر وہ گناہگار ہوا تو وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو گا، اور اگر اطاعت گزار ہو گا تو وہ حسرت کرے گا کہ کاش اس نے نیک اعمال اس سے زیادہ کئے ہوتے۔ سو اس دن جس نے اللہ کی نافرمانی کی ہو گی اسے اللہ تعالی کے عذاب سے زیادہ سخت عذاب کوئی نہیں دے سکے گا۔ اور نہ اس کے جکڑنے کی طرح کوئی جکڑ سکے گا۔ یعنی کافروں کے حق میں اس کی پکڑ اور گرفت سے کسی کی گرفت اور پکڑ سخت نہ ہو گی۔ مگر مطمئن اور پاک نفس جس نے حق کو پہچان کر اس کا ساتھ دیا، تو اسے کہا جائے گا: کہ اے اطمینان پا جانے والے نفس ، تو اپنے رب کی طرف، اس کے اجرو ثواب اور ان نعمتوں کی طرف ، جو اس نے اپنے بندوں کے لئے جنت میں تیار کی ہیں، اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی، یعنی وہ اللہ تعالی سے راضی اور اللہ تعالی اس سے راضی ہے۔ پس تو میرے (کامل) بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنتِ میں داخل ہو جا، یعنی یہ محبت ورحمت سے لبریز جملہ اس سے موت کے وقت اور قیامت کے دن بھی کہا جائے گا۔

●○●○●

سورہ بلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(لا اقسم بھذا البلد) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں، اس لئے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ آپ کے والد آدم اور انکی اولاد کی قسم، یا یہ ہر باپ اور اس کے بیٹے کے لیے عام ہے۔ بیشک ہم نے انسان کو مشقت میں (مبتلا رہنے والا) پیدا کیا ہے۔ (الکبد) سے مراد برابری اور استقامت ہے، امام ابن جریر کے نزدیک اس سے مراد محنت و مشقت اور جفاکشی سے کام لینا ہے۔ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے، کہ اس پر ہرگز کوئی بھی قابو نہ پا سکے گا؟ اور امام حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ کیا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال کوئی بھی نہیں لے سکے گا۔ وہ (بڑے فخر سے) کہتا ہے کہ میں نے بہت زیادہ مال خرچ کیا ہے۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اسے (یہ فضول خرچیاں کرتے ہوئے) کسی نے نہیں دیکھا، یعنی اللہ تعالی نے نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور (اسے) ایک زبان، جس سے وہ بولتا ہے اور دو ہونٹ (نہیں دیئے) جو کھانے پینے اور گفتگو میں اس کے معاون اور اس کے چہرے اور منہ کی خوبصورتی ہیں۔ اور ہم نے اسے (خیر و شر کے) دو نمایاں راستے (بھی) دکھا دیئے۔ تو کیا وہ نجات اور عمل خیر کے دشوار گزار راستے پہ نہیں چلا؟ پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ وہ دشوار راستہ کیا ہے؟ وہ (غلامی و محکومی کی زندگی سے) کسی گردن کا ازاد کرانا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مومن غلام یالونڈی کو آزاد کیا، اللہ تعالی اس کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ ہاتھ کے بدلہ ہاتھ، پاؤں کہ بدلہ پاؤں اور شرمگاہ کے بدلہ شرمگاہ کو آزاد فرما دے گا"۔ یا بھوک والے دن کسی بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔ یعنی کسی ایسے دن اس نے قرابت دار یتیم کو کھانا کھلایا۔ یا شدید غربت کے مارے ہوئے محتاج کو، جو محض خاک نشین (اور بے گھر) ہے۔ پھر (شرط یہ ہے کہ وہ شخص ان اوصاف جمیلہ کے ساتھ ساتھ) ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے ہیں اور اس بھلائی کے بدلے کی توقع بھی اللہ تعالی سے رکھے۔ اور ان کے ساتھ ہو جو ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی نصیحت کرتے ہیں اور باہم رحمت و شفقت کی تاکید کرتے ہیں۔ یعنی وہ عامل مومنین، صالحین، لوگوں کی اذیت پر باہم صبر کرنے والوں اور رحمت وشفقت کرنے والوں میں سے ہو۔ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں، یعنی ان صفات کے حامل ہی دائیں طرف والے یعنی اہل سعادت اور مغفرت ہیں، جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں طرف والے ہیں (یعنی اہل شقاوت و عذاب) ہیں، ان پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی آگ (چھائی) ہو گی۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

سُورَةُ الشَّمْسِ

ترتیبها ۹۱ — آیاتها ۱۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا
﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ
وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا
﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

سُورَةُ اللَّيْلِ

ترتیبها ۹۲ — آیاتها ۲۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣﴾
إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۃ شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(والشمس وضحھا) سورج کی قسم، اور امام مجاہد کے نزدیک "ضحھا" سے مراد اس (سورج) کی روشنی (کی قسم)۔ اور حضرت قتادہ نے کہا کہ اس سے مراد پورا دن ہے۔ اور چاند کی قسم جب وہ اس کی پیروی کرے۔ اور دن کی قسم جب وہ سورج کو ظاہر کرے یعنی جب دن اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور رات کی قسم جب وہ سورج کو ڈھانپ لے، یعنی جب سورج غائب ہو جاتا ہے اور آسمان کے کناروں پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آسمان اور اس کی بناوٹ کی قسم یا آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم۔ زمین کی قسم اور اس کی قسم جس نے اسے پھیلایا، انسانی جان کی قسم اور اس کی قسم جس نے اس کو درست بنایا، یعنی اسے فطرت سلیمہ پر ہمہ پہلو متوازن پیدا کیا۔ پھر اس نے اسے بدکاری اور پرہیزگاری کی تمیز سمجھادی، یعنی اس کے لیے خیر اور شر کو واضح کر دیا۔ تحقیق اس نے فلاح پائی جس نے اللہ کی اطاعت کے ساتھ اپنے نفس کو پاکیزہ کرلیا۔ اور بے شک وہ شخص ناکام ہوا، جس نے راہِ ہدایت ترک کر کے اسے (نفس کو) گناہوں میں ملوث کرکے اپنے آپ کو ذلیل و رسوا کرلیا۔

پھر اللہ تعالی قوم ثمود کی بارے میں آگاہ فرماتا ہے کہ انہوں نے بغاوت و سرکشی اور ظلم کی وجہ سے اپنے رسولوں کو جھٹلایا۔ جبکہ قبیلے کا ایک بڑا بدبخت، اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا اٹھا اور اس نے اونٹنی کو ذبح کر دیا۔ چنانچہ اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے انہیں فرمایا: خبردار یہ اللہ کی اونٹنی ہے اس کو برے ارادے سے نہ چھونا اور اس (اونٹنی) پر اس کے پانی پینے کے دن زیادتی نہ کرنا یعنی اس کی حفاظت کرنا۔ (مگر) انہوں نے اس رسول اور ان کے لائے ہوئے پیغام اور معجزہ کو جھٹلایا، اور پھر انہوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں جسے اللہ تعالی نے پتھر سے بطور نشانی اور ان پر حجت قائم کرنے کے لیے نکالا تھا۔ پس ان کے رب نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان پر ہلاکت نازل کردی، پھر (پوری) بستی کو (تباہ کر کے عذاب میں سب کو) برابر کر دیا۔ یعنی اللہ تعالی ان پر غضبناک ہوا اور اس نے پوری بستی کو تباہ کرکے عذاب میں ان سب کو برابر کردیا۔ اللہ تعالی اس تباہی و بربادی کے انجام کے بارے میں کسی سے بھی نہیں ڈرتا۔

●○●○●

سورۃ لیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(واللیل اذا یغشی) رات کی قسم جب وہ ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپا لے۔ اور دن کی قسم جب وہ اپنی روشنی اور چمک سے چمک اٹھے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے: اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا (النباء ۸)۔ یقینا تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے، یعنی لوگ جو اعمال کرتے ہیں وہ مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ کوئی نیک اعمال کرنے والا ہے تو کوئی برے اعمال کرنے والا ہے۔ پس جس نے اپنا مال اللہ کی راہ میں اس کے حکم کے مطابق خرچ کیا اور اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرتا رہا اور پرہیزگاری اختیار کی، اور اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کی تصدیق کرتا رہا تو ہم بھی عنقریب اس کی آسانی کے لیے اسے بھلائی یا جنت کے راستے کی سہولت فراہم کریں گے۔ لیکن جس نے اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کیا اور اپنے رب سے بے پرواہ رہا، اور اس نے آخرت میں ملنے والی جزا کو جھٹلایا، تو ہم عنقریب اسے برے راستے (عذاب) کی طرف بڑھنے کے لیے آسانی فراہم کردیں گے۔

اور جب اسے موت آئے گی یا وہ جہنم میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا، بے شک راہ حق دکھانا ہمارے ذمہ ہے یعنی حرام و حلال کی وضاحت کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بے شک دنیا اور آخرت ہماری ملکیت اور تصرف میں ہیں۔ (فانذرتکم نارا تلظی۔۔۔ و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلْعُسْرَىٰ ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُۥٓ إِذَا تَرَدَّىٰٓ ﴿١١﴾ إِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدَىٰ ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْـَٔاخِرَةَ وَٱلْأُولَىٰ ﴿١٣﴾ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾
لَا يَصْلَىٰهَآ إِلَّا ٱلْأَشْقَى ﴿١٥﴾ ٱلَّذِى كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا
ٱلْأَتْقَى ﴿١٧﴾ ٱلَّذِى يُؤْتِى مَالَهُۥ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُۥ مِن نِّعْمَةٍ
تُجْزَىٰٓ ﴿١٩﴾ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

سُورَةُ الضُّحَىٰ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلضُّحَىٰ ﴿١﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿٣﴾
وَلَلْـَٔاخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ ٱلْأُولَىٰ ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ
فَتَرْضَىٰٓ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَـَٔاوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ
﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا ٱلْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾
وَأَمَّا ٱلسَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سُورَةُ الشَّرْح

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾

تولی) سومیں نے تو تمہیں دوزخ کی آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے۔ جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا ۔ پھر اس کی تفسیر اگلی آیت میں فرمائی کہ جس نے دل سے جھٹلایا اور اعضا و جوارح کے ذریعہ عمل سے منہ موڑ لیا۔ اور اس(آگ) سے اس بڑے نیکوکار، پرہیز گار اور متقی شخص کو بچا لیا جائے گا۔ اور جو اپنے رب کی اطاعت میں اپنا مال خرچ کرتا ہے تاکہ اپنے آپ کو اور اپنے بقیہ مال اور دین و دنیا میں سے جو کچھ اللہ تعالی نے اسے عطا کیا ہے اس کو پاک کرسکے۔ یہ کام کسی کے احسان کا بدلہ چکانے کے لئے نہیں، یعنی اس کا مال خرچ کرنا کسی نیکی کے بدلے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ صرف رب کریم کی رضا جوئی کے لیے ہے،یعنی اس لئے کہ جنت میں اسے اپنے پروردگار کا دیدار حاصل ہو ، اور جو بھی ان صفات کا حامل ہوگا وہ عنقریب اللہ تعالی کے انعام سے راضی ہو جائے گا ۔

• • • • •

سورہ الضحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(و الضحی و اللیل اذا سجی) قسم ہے وقت چاشت کی اور اس میں پھیلی روشنی کی ، اور قسم ہے رات کی جب (اس کا) اندھیرا مکمل چھا جائے، نہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہوا ہے یقینا اس دنیا سے آخرت آپ کے لیے کہیں زیادہ بہتر ہوگی۔ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔ یعنی آخرت میں اللہ تعالی آپ کو نوازے گا یہاں تک کہ آپ کی امت اور اس کے لیے تیار کردہ شرف کے بارے میں بھی(حق شفاعت دے کر) آپ کو راضی کرے گا۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر اس نے (آپ کو) ٹھکانا دیا۔ یعنی یہ اللہ تعالی کی طرف سے آپ کی حفاظت اور نگہبانی ہے۔ اور "ووجدک ضالا فھدی" کا مفہوم ایسے ہی ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا آپ اس سے پہلے یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے لیکن ہم نے اسے نور بنایا اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں ، بے شک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں،(الشوری:۵۲)۔

اوراس نے آپ کو حاجت مند پایااور اس نے آپ کو اپنی ذات کے سوا ہر چیز سے غنی کردیا۔

(فاما الیتیم فلا تقھر و اما بنعمۃ ربک فحدث) سوآپ بھی کسی یتیم پر سختی نہ کریں یعنی اس کی تذلیل وتوہین نہ کریں۔ اور نہ کسی سائل کے ساتھ درشت اور تلخ لہجہ اختیار کریں اور اپنے رب کی نعمتوں کو خوب بیان کریں۔

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٱلَّذِىٓ أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾
إِنَّ مَعَ ٱلْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ فَٱنصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَٱرْغَب ﴿٨﴾

سُورَةُ التِّين

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيْتُونِ ﴿١﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾ وَهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ٱلْأَمِينِ ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنَٰهُ أَسْفَلَ سَٰفِلِينَ
﴿٥﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِٱلدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِأَحْكَمِ ٱلْحَٰكِمِينَ ﴿٨﴾

سُورَةُ العَلَق

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ ٱقْرَأْ
وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ﴿٦﴾ أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ
﴿٧﴾ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ﴿٨﴾ أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا
إِذَا صَلَّىٰٓ ﴿١٠﴾ أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى ٱلْهُدَىٰٓ ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِٱلتَّقْوَىٰٓ ﴿١٢﴾

● ○ ● ○ ●

سورہ الم نشرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الم نشرح لک صدرک) کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا یعنی ہم نے اسے روشن کر کے اسے کشادہ بنادیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان (ووضعنا عنک وزرک) اور ہم نے آپ کا (غم امت کا) بوجھ آپ سے اتار دیا، (یعنی یہ سورہ فتح کی ایت نمبر ۲ کا مفہوم ہے: کہ آپ کی خاطر اللہ آپ کی امت کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے) یعنی جس بوجھ کو اٹھانا آپ کی پشت پر گراں ہے۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا، یعنی جب بھی میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ ہی آپ کا ذکر کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بے شک ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے، اللہ تعالیٰ آگاہ فرماتا ہے کہ ہمیشہ دشواری کے ساتھ آسانی پائی جاتی ہے پھر اس خبر کی تاکید فرمائی کہ پہلی اور دوسری دشواری دونوں ایک ہی چیز ہیں اور آسانیاں مختلف ہیں۔ جب آپ فرائض سے فارغ ہوں تو نماز تہجد ادا کیا کریں۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ (فاذا فرغت) سے مراد یہ ہے کہ، جب آپ جہاد سے فارغ ہوں۔ تو عبادت میں محنت کیا کریں ۔اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جایا کریں۔ یعنی اپنی نیت اور رغبت کو اللہ کے لیے خالص کر دیجیے۔

● ○ ● ○ ●

سورہ تین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

{وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ-وَطُورِ سِينِينَ} انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم اور سینا کے (پہاڑ) طور کی قسم: یہ وہی پہاڑ ہے جس پر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہم کلامی بخشا، {وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ} اور اس امن والے شہر کی قسم: یعنی مکہ، اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ تین -- ہیں، اللہ نے ان میں سے ہر ایک میں ایک اولو العزم اور صاحب شریعت نبی مرسل بھیجا۔ {لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ} بیشک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے: یہی مقسم علیہ ہے یعنی جس کے لیے رب نے مذکورہ اشیاء کی قسم کھائی کہ اس نے انسان کو بہترین شکل و صورت والا پیدا فرمایا۔ {ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ} پھر ہم نے اسے پست سے پست تر حالت میں لوٹا دیا: یعنی جہنم کی طرف، اگر اس نے اللہ کی اطاعت اور رسولوں کی پیروی نہیں کی اور اسی لیے فرمایا: {إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ} سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے ختم نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے والا (دائمی) اجر ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: {زمانہ کی قسم، بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور باہم صبر کی تاکید کرتے رہے) {العصر:۱-۳}۔ اور اللہ کا فرمان:" تو ان کے لئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے" کا مطلب ہے کبھی ختم نہ ہونے والا۔ پھر فرمایا:{فَمَا يُكَذِّبُكَ} پھر اس کے بعد کون ہے جو تم کو جھٹلاتا ہے ،یعنی اے ابن آدم،{بَعْدُ بِالدِّينِ} دین کے بارے میں، یعنی قیامت اور جزا و سزا۔{أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ} کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے جو نہ کسی پر ظلم اور نہ کسی کے ساتھ نا انصافی فرماتا ہے۔

•○•○•

سورہ علق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اقرأ باسم ربک الذی خلق) قرآن کریم کی یہ آیات مبارکہ سب سے پہلے نازل ہوئیں ، ان میں اس بات سے آگاہ کیا گیا ہے کہ انسان کی ابتدائی تخلیق ایک خون کے لوتھڑے سے کی گئی ہے ، اور یہ بھی اللہ تعالی کا فضل و کرم ہے کہ اس نے انسان کو قلم کے ذریعے وہ سکھایا، جو وہ نہیں جانتا تھا ۔چنانچہ اسی خوبی اور خصوصیت کے سبب حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر برتری حاصل ہوئی۔ (مگر) حقیقت یہ ہے کہ (نافرمان) انسان سرکشی کرتا ہے۔اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو (دنیا میں ظاہرا) بے نیاز دیکھتا ہے۔یعنی اللہ تعالی نے انسانی فطرت کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ جب اس کے پاس آسودگی خوشحالی اور تونگری آجاتی ہے تو وہ بغاوت ،سرکشی اختیار کر لیتا ہے اور وہ زیادہ مال ودولت کی وجہ سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے ۔ پھر اللہ تعالی نے اسے نصیحت اور دھمکی آمیز انداز میں آگاہ کیا کہ اے انسان تو کچھ بھی کر لے بالآخر تجھے اللہ تعالی کی طرف ہی لوٹنا ہے، چنانچہ وہ تجھ سے اچھی طرح حساب و کتاب لے گا ، پھر فرمایا:کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ ایت ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے نزدیک نماز ادا کرنے کی وجہ سے دھمکیاں دیا کرتا تھا، تو پہلے اللہ تعالی نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو نصیحت کی اور فرمایا: بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ یعنی (اے ابو جہل) تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ بندہ جس کو تم نماز سے روک رہے ہو ، وہ اپنے عمل میں صحیح ہو یا وہ عمل صالح کا حکم دیتا ہو اور تم اس کو نمازادا کرنے سے منع کرتے اور دھمکی دیتے ہو۔

اب بتائیے! اگر اس(ابوجہل) نے جھٹلایا ہے اور منہ پھیر لیا ہے،توکیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ یعنی کیا یہ اس ہدایت یافتہ شخص کو روکنے والا اتنا بھی نہیں جانتا کہ اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی بات سن رہا ہے ، پھر اللہ تعالی نےاسے دھمکی آمیز انداز میں فرمایا:یعنی اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو ہم ضرور یوم قیامت اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر سرعام گھسیٹیں گے،پھر فرمایا:وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطا کار ہے، یعنی ابوجہل اپنے قول وفعل میں جھوٹا ہے۔پس وہ اپنے ہم نشینوں کو بلا لے ، یعنی خواہ وہ مدد کے لئے اپنی قوم اور خاندان کو بلالے۔ ہم بھی عنقریب عذاب کے فرشتون کو بلا لیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کونسی جماعت غالب آتی ہے ، اس کی یا ہماری؟ اور آخر میں فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو وہ عبادت میں پابندی اور اس کی کثرت سے منع کرتا ہے تو آپ ہرگز اس کی پرواہ نہ کریں، اور آپ(رب کی بارگاہ)میں سربسجود رہیں اور مزید قریب ہوتے جائیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ"بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے چنانچہ سجدے میں کثرت سے دعائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾

سُورَةُ القَدْرِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾

سُورَةُ البَيِّنَةِ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ ٱللَّهِ يَتْلُوا۟ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾

کیا کرو"۔

• • • • •

سورۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(انا انزلنہ فی لیلۃ القدر) بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔ اللہ تعالیٰ آگا فرماتا ہے کہ اس نے قرآن کریم شبِ قدر میں نازل فرمایا: اور یہ رات ماہ رمضان میں ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے شبِ قدر کی عظمت و مرتبے کو بیان فرمایا: اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شبِ قدر کیا ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ امام مجاہد سے مروی ہے اس میں اعمال صالحہ، شبِ بیداری اور اگلے دن روزہ رکھنا ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔ یعنی اس رات میں برکت کی کثرت کی وجہ سے بہت زیادہ فرشتے اترتے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ یہاں "الروح" سے مراد جبریل امین ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد فرشتوں کی ایک قسم ہے۔ امام مجاھد کے نزدیک اس رات میں ہر کام میں سلامتی ہے، یہ (رات) طلوعِ فجر تک سلامتی ہے۔ یعنی اس رات میں طلوع فجر تک بھلائی ہی بھلائی ہوتی ہے۔ کوئی برائی نہیں ہوتی۔

• • • • •

سورۃ بینۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(لم یکن الذین کفروا۔۔۔)اہل کتاب میں سے جو لوگ کافر ہو گئے اور مشرکین اس وقت تک (کفر سے) الگ ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل (نہ) آجاتی۔ اہل کتاب سے یہود و نصاری، اور مشرکین سے عرب و عجم میں بت یا آگ کی پرستش کرنے والے لوگ مراد ہیں، یعنی جب تک ان کے نزدیک حق واضح نہ ہو یعنی یہ قرآن نہ آجائے وہ اپنے اعمال سے باز آنے والے نہ تھے۔ پھر "البینۃ" کی تفسیر اگلی آیت میں فرمائی کہ وہ دلیل) اللہ کی طرف سے رسول (آخر الزماں صلی اللہ علیہ والہ وسلم) ہیں جو (ان پر) پاکیزہ اوراقِ (قرآن) کی تلاوت فرماتے ہیں۔

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن جس کی وہ تلاوت کرتے ہیں اور جو ملأ اعلیٰ کے پاک صحیفوں میں لکھا ہے۔جن میں درست اور مستحکم احکام (درج) ہیں۔

امام ابن جریر نے کہا کہ "پاک صحیفوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام درست، معتدل اور سیدھے ہیں۔اہل کتاب اپنے پاس ظاہری دلیل آجانے کے بعد بھی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہوگئے۔ یعنی اہل کتاب جو کہ ہم سے پہلی امتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر حجتیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیلیں قائم کیں پھر بھی وہ اپنی کتابوں میں مشیت الٰہی کے برعکس اختلاف میں الجھ کر متفرق ہو گئے۔ حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اس ہی کی عبادت کریں، حق کی طرف یک سُوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں۔

جیسا کہ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (آپ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا ان کی طرف یہ ہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو الانبیاء:۲۵) اسی وجہ سے کہا "حنفاء" شرک سے منہ موڑ کر توحید کی طرف یکسوئی پیدا کریں، اور نماز قائم کریں جو اعلیٰ بدنی عبادت ہے۔ اور زکوٰۃ دیا کریں جو فقیروں اور خستہ حال لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی علامت ہے، اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے، جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر اور مشرکین ہیں، اللہ تعالیٰ ان فاجروں اور کافروں کے انجام سے آگاہ فرماتا ہے: بیشک جو لوگ اہلِ کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین (سب) دوزخ کی آگ میں (پڑے) ہوں گے وہ ہمیشہ اسی میں رہنے والے ہیں، یہ اس سے منتقل نہیں کئے جائیں گے، یہی لوگ بد ترین مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ یعنی پھر اللہ تعالیٰ ان نیکو کاروں کے متعلق بیان فرماتا ہے جو دل کے ساتھ ایمان لائے اور جنہوں نے اعضاء کے ساتھ نیک عمل کئے وہ تمام مخلوقات میں افضل اور بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: ان کی جزا ان کے رب کے حضور دائمی رہائش کے باغات ہیں، جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں مسلسل اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور جنت میں جو انہیں دیا جائے گا اس

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ فِى نَارِ جَهَنَّمَ
خَٰلِدِينَ فِيهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ ٱلْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ ٱلْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ
عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ
فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِىَ رَبَّهُۥ ﴿٨﴾

سُورَةُ الزَّلْزَلَة

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ
ٱلْإِنسَٰنُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا
﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ ٱلنَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا۟ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ﴿٨﴾

سُورَةُ العَادِيَات

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَٱلْعَٰدِيَٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَٱلْمُورِيَٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَٱلْمُغِيرَٰتِ
صُبْحًا ﴿٣﴾ فَأَثَرْنَ بِهِۦ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهِۦ جَمْعًا ﴿٥﴾

میں سب سے افضل اور اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی ہے۔ اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا فضل عطا کیا ہے۔ یہ (مقام) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔ اور یہ جزا اسے حاصل ہوگی جو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا اور اس نے تقویٰ اختیار کیا۔

• • •

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اذا زلزلت الارض زلزالھا) جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔ یعنی زمین جب نیچے سے ہلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ (٦) وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ (٧) وَإِنَّهُۥ
لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (٨) ۞ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِى ٱلْقُبُورِ (٩)
وَحُصِّلَ مَا فِى ٱلصُّدُورِ (١٠) إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌۢ (١١)

سُورَةُ القَارِعَة

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

ٱلْقَارِعَةُ (١) مَا ٱلْقَارِعَةُ (٢) وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ (٣) يَوْمَ
يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ (٤) وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ
كَٱلْعِهْنِ ٱلْمَنفُوشِ (٥) فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ (٦) فَهُوَ
فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٧) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ (٨) فَأُمُّهُۥ
هَاوِيَةٌ (٩) وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ (١٠) نَارٌ حَامِيَةٌۢ (١١)

سُورَةُ التَّكَاثُر

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ (١) حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ (٢) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (٣) ثُمَّ
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (٤) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ ٱلْيَقِينِ (٥) لَتَرَوُنَّ ٱلْجَحِيمَ (٦)
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ ٱلْيَقِينِ (٧) ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ ٱلنَّعِيمِ (٨)

دی جائے گی۔اور زمین اپنے (سب) بوجھ نکال باہر پھینکے گی یعنی جو اس میں مدفون مردے ہیں انہیں وہ باہر پھینک دے گی ۔اور انسان حیرانگی سے کہے گا: اسے کیا ہوگیا ہے۔ یعنی اس کی اس حالت کا انکار کرتے ہوئے کہے گا کہ یہ ابھی تو ساکن تھی ۔اس دن وہ اپنے حالات خود ظاہر کر دے گی۔یعنی اس پر عمل کرنے والوں نے جو اعمال کیے ہوں گے وہ ان کی خبر دے گی۔ اس لئے کہ آپ کے رب نے اسے حکم دیا ہوگا کہ وہ ان پر پھٹ جائے اس دن لوگ لوگ مختلف جماعتیں ہوکر (واپس) لوٹیں گے۔یعنی میدانِ حساب سےلوٹ رہے ہوں گے۔"اشتاتا" سے مراد خوش بخت اور بدبخت مختلف اقسام کے لوگ ہیں۔تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ یعنی دنیا میں جو انہوں نے اچھے یا برے اعمال کئے تھے انہیں معلوم ہوجائے ۔ اور اسی لیے آگے فرمایا:تو جس نے ذرہ بھر(چیونٹی کے وزن کے برابر بھی) نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا یعنی اپنے نامہ اعمال کو دیکھے گاتو اس سے اسے خوشی ہو گی۔اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا۔ ہر نیکو کار اور گناہگار کی ہر برائی کے بدلے ایک برائی، اور ہر نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

• ○ • ○ •

سورۃ عادیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(والعدیات ضبحا۔۔)(میدانِ جہاد میں) تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گھوڑوں کی قسم کھا رہا ہے جو جہاد میں تیزی سے دوڑتے وقت ہانپتے ہیں۔ "ضبحت" وہ آواز ہوتی ہے جو دوڑتے ہوئے گھوڑے سے سنی جاتی ہے۔ پھر ان گھوڑوں کی قسم جن کی ٹاپوں کی رگڑ سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم ۔ پھر وہ اس (حملے والی) جگہ یعنی میدان کارزار میں گردو غبار اڑاتے ہیں۔ پھر وہ اسی وقت سب کے سب(دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔یعنی وہ اپنے پروردگار کی نعمتوں کا انکار کرتا ہے ۔ اور یقیناً وہ اس (ناشکری) پر خود گواہ ہے۔ اور یقیناللہ تعالیٰ بھی اس کی ناشکری پر گواہی دیتا ہے ، اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انسان خود بھی اپنی ناشکری پر گواہ ہے۔ اور بے شکوہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے ،تو کیا اسے معلوم نہیں جب وہ (مُردے) اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں، اور سینوں کے سربستہ رازوں کو فاش اور ظاہر کردیا جائے گا۔بیشک ان کا رب اس دن ان کے تمام اعمال سے جو وہ کرتے تھے، خوب خبر دار ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

• ○ • ○ •

سورۃ قارعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(القارعۃ) کھڑ کھڑا دینے والی۔ یہ قیامت کے ناموں میں سے ہے ۔(ماالقارعۃ) کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی؟ پھر اس قیامت کی عظمت اور ہولناکی کو بیان کیا، آپ کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟ پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی کہ جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوجائیں گے۔ اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے وہ منتشر ہونگے۔ آرہے ہونگے، جارہے ہونگے، اپنی حالت پر حیران ہونگے، گویا کہ وہ بکھرے ہوئے پروانے ہیں ۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ گویا کہ وہ دھنکی ہوئی اون بن جائیں گے ، جس نے اڑنا اور پھٹنا شروع کردیا۔ پس وہ شخص کہ جس (کے اعمال) کے پلڑے بھاری ہوں گے ۔ یعنی اس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہوں گی۔ تو وہ خوش گوار عیش و مسرت میں ہو گا۔یعنی وہ جنت میں ہو گا،اور جس شخص کے (اعمال کے) پلڑے ہلکے ہوں گے۔ یعنی اس کی برائیاں نیکیوں سے بڑھ جائیں گی تو اس کا ٹھکانا "ہاویہ" ہو گا۔ یعنی جہنم ہی اس کا ٹھکانہ اور مرجع ہوگا جس میں وہ جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالی نے ہاویہ کی تفسیر میں فرمایا۔اور آپ کیا سمجھے ہیں کہ "ہاویہ" کیا ہے۔وہ جہنم کی سخت دہکتی ہوئی آگ ہے۔

• ○ • ○ •

سورۃ تکاثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی فرماتا ہے:(الھٰکم التکاثر۔۔۔) تمہیں کثرتِ مال کی ہوس اور فخر نے (آخرت سے) غافل کر دیا،یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔دنیا کی محبت،اس کی نعمتوں اورلذتوں نے تمہیں آخرت کی تمنا اور اس کی طلب سے غافل کر دیا، یہاں تک کہ تمہیں موت آگئی اور تم قبروں میں پہنچ کر اہل قبور میں سے ہو گئے۔ ہرگز نہیں تم عنقریب جان لوگے ۔ ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائے گا۔ امام حسن بصری نے کہا: یہ وعید پر وعید ہے۔ اگر تمہیں یقینی علم ہو جاتا، یعنی اگر تمہیں علم یقین اور علم حق حاصل ہو جاتا تو مال کی کثرت کبھی بھی تمہیں آخرت کی طلب سے غافل نہ کرتی۔ پھر فرمایا: تم دوزخ کو ضرور دیکھ رہے ہو گے۔ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ یعنی انہیں اس حال سے ڈرایا، اور یہ اہل جہنم کا (دوزخ کو) دیکھنا ہے جس کی ایک دہاڑ سے تمام مقرب فرشتے اور بھیجے ہوئے رسول اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑیں۔ پھر اس دن تم سے صحت ، امن ،رزق جیسی اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

• ○ • ○ •

سورۃ عصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(والعصر) زمانے کی قسم، یعنی وہ زمانہ جس میں بنی آدم سے اچھائی اور برائی کے اعمال صادر ہوتے ہیں،بیشک انسان خسارے میں ہے۔یعنی نقصان اور تباہی میں ہے،سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ یعنی جو اپنے دل سے ایمان لائے اور انہوں نے اپنے اعضاء سے نیک اعمال کئے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی۔ اور اوامر کی اطاعت اور بجاآوری اور حرام کو ترک کرنے کی تلقین ہے۔اور وہ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے ۔ یعنی مصائب پہ صبر ، تقدیر پر رضامندی اور تبلیغ حق کے نتیجے میں پیش آمدہ مصائب و آلام میں باہم صبر کی تاکید کرتے رہے۔

• ○ • ○ •

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ (١) إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (٢) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (٣)

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (١) الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ (٢)
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ (٣) كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ (٤)
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ (٥) نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ (٦) الَّتِي تَطَّلِعُ
عَلَى الْأَفْئِدَةِ (٧) إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ (٨) فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (٩)

سُورَةُ الْفِيلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (١) أَلَمْ يَجْعَلْ
كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ (٢) وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ (٣)
تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ (٤) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ (٥)

سورۃ ھمزۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ویل لکل ھمزۃ لمزۃ) ہر اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو طعنہ زنی کرنے والا ہے۔ عیب جوئی کرنے والا ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ کہ (ھمزۃ لمزۃ) سے مراد بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والا اور بہت زیادہ عیب نکالنے والا ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے، وہ گمان کرتا ہے کہ جو مال اس نے جمع کیا ہے وہ ہمیشہ اس دنیا میں اس کے ساتھ رہے گا؟ (کلا) ایسا ہرگز نہیں ہے، بات ایسی نہیں جیسا کہ اس کا گمان و زعم ہے۔ بلکہ اسے "حطمۃ" جہنم میں پھینک دیا جائے گا یہ "حطمۃ" بھی جہنم کے ناموں میں سے اسم صفت ہے، کیوں کہ یہ وہ آگ ہے جو اپنے اندر آنیوالی ہر چیز کو توڑ پھوڑ دیتی ہے۔ اسی لیے فرمایا: اور آپکو کیا معلوم کہ ایسی توڑ پھوڑ دینے والی آگ کیا ہوگی۔ (یہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ ثابت البنانی نے بیان کیا ہے کہ یہ آگ ان لوگوں کو دلوں تک جلا دے گی، حالانکہ وہ زندہ ہوں گے، بیشک وہ (آگ) ان لوگوں پر ہر طرف سے لوہے یا آگ کے ستونوں میں بند کر دی جائے گی۔

● ○ ● ○ ●

سورۃ الفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس (سورۃ) میں اللہ پاک کی نعمتوں کا ذکر ہے جو اس نے قریش کو عطا کیں۔ اور انہی میں سے ایک نعمت ہاتھی والوں کو ان سے پھیر دینا ہے جنھوں نے بیت اللہ کو گرادینے اور اس کے وجود کو مٹا دینے کا پختہ ارادہ کیا ہوا تھا۔ اللہ پاک نے ان کی ناک کو خاک آلود کر کے ان کی کوششوں کو ناکام بنادیا۔ چنانچہ فرمایا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو باطل و ناکام نہیں کر دیا۔ اور اس نے ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے۔ جو ان پر کنکریلے پتھر مارتے تھے۔ پھر (اللہ نے) ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

ابن ھشام نے بیان کیا ہے کہ "ابابیل" سے مراد پرندوں کے جھنڈ ہیں۔ اور "السجیل" انتہائی سخت کنکریاں ہیں۔ "العصف" سے مراد: دانے کے اوپر چھلکا جس طرح گندم کے اوپر غلاف ہوتا ہے۔ تو معنی یہ ہوا کہ اللہ پاک نے انہیں ہلاک اور تباہ و برباد کردیا اور وہ واپس اپنے غصے اور مکر کے ساتھ لوٹائے گئے اور ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سورت قرآن کے موجودہ نسخے میں اپنی ماقبل سورت سے الگ درج کی گئی ہے جبکہ اس کا تعلق بھی گزشتہ سورہ سے ہے کیوں کہ معنوی ربط یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کہا کہ ہم نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روکا اور انہیں ہلاک کیا۔ (لایلاف قریش)یعنی ہم نے جو کچھ کیا وہ صرف اس وجہ سے کہ قریش اپنے شہر(مکہ) سے بہت زیادہ مانوس ہوں اور اس میں چین و سکون سے زندگی بسر کر سکیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اس تجارتی قافلہ کی الفت ہے، جو سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف جایا کرتا تھا پھر امن و امان سے شہر میں واپس آجاتا اسی وجہ سے اللہ تعالی نے کہا: انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کر دیا۔ پھر ان کی توجہ اس عظیم نعمت کی شکر گزاری کیطرف دلائی اور فرمایا: پس انہیں چاہیے کہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی ملکر عبادت کریں۔ جیسا کہ اس نے ان کی خاطر اسے حرم اور حرمت والا گھر بنایا ہے۔ وہی پروردگار جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف و خطر میں امن سے نوازا، لہذا انہیں چاہیے کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کریں اور کسی بت کی پرستش نہ کریں۔

● ○ ● ○ ●

سورۃ ماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک نے فرمایا(ا رءیت الذی یکذب بالدین) اس کا معنی ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے اور وہ (دین) جزا، ثواب اور لوٹنے کا دن ہے۔ تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے یعنی یتیموں پر ظلم کرتا ہے اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے۔ اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ یعنی وہ محتاج جس کے پاس کچھ نہیں جس سے

سُورَةُ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴿٢﴾ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

سُورَةُ الْمَاعُونِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿٧﴾

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

وہ اپنی ضروریات پوری کرے۔ پھر فرمایا: پس افسوس ہے ان نمازیوں کے لئے جو نمازوں کی روح سے بے خبر ہیں، یا اس کی مکمل ادائیگی یا اسے مقررہ وقت میں ادا کرنے، یا جن ارکان اور شرائط کا حکم دیا گیا ان کے ساتھ ادائیگی سے بے خبر ہیں، یا نماز میں خشوع اور معانی الفاظ میں غور و فکر کرنے سے بے خبر ہیں، لہذا لفظ (ساھون) ان سب امور کو شامل ہے۔ وہ لوگ جو (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں۔ اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتے۔ یعنی نہ تو وہ اپنے رب کی اچھے انداز سے عبادت کرتے ہیں اور نہ ہی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی کو کوئی چیز اُدھار بھی نہیں دیتے کہ اس سے نفع حاصل کیا جائے اور پھر اسی حالت میں اسے ان کو واپس کردے، پس یہ لوگ ہی زکوۃ اور دیگر افضل صدقات سے روکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الكَافِرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾
وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾
وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ﴿٦﴾

سُورَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ
يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَٱسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿٣﴾

سُورَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَآ أَبِى لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا
كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ
حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِى جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ ﴿٥﴾

سورۃ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(انا اعطینک الکوثر) یقینا ہم نے آپ کو (حوض) کوثر دی ہے۔ یعنی کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ فرض اور نفل نمازیں اور قربانی اپنے رب کے لیے خالص کردیں ،پس اسی کی عبادت کریں اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اور اسی کے نام پر قربانی کیجیے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور جس ہدایت ،حق،واضح دلیل اور روشن نور کے ساتھ آپ تشریف لائے تو بیشک آپ کا دشمن ، اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ، ہمیشہ بے نام و نشان اور بے نسل رہے گا۔

•○•○•

سورۃ کافرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سورہ مشرکوں کے اعمال سے برات کا اظہار کر رہی ہے اور اعمال میں اخلاص کے پیدا کرنے کا حکم دیتی ہے سو اللہ پاک کا فرمان (قل یایھا الکفرون) یہ خطاب زمین پر موجود تمام کفار کو شامل ہے اوراس میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے دین سے مکمل طور پر بیزارگی کا حکم دیا ہے۔ پھر فرمایا:میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ یعنی بتوں اور اللہ تعالی کے شرکاء کی عبادت نہیں کرتا۔ اللہ وہ ہے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں پھر فرمایا: نہ ہی میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، یعنی نہ میں اس راستے پر چلتا ہوں نہ اس کی پیروی کرتا ہوں بلکہ میں اللہ کی عبادت اس طریقے سے کرتا ہوں جس کو وہ پسند بھی کرتا ہے اور جس سے وہ راضی بھی ہے اسی لیے فرمایا:اور نہ (ہی) تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس (رب) کی میں عبادت کرتا ہوں۔یعنی تم اللہ تعالی کی عبادات میں اس کے احکام اور اس کی شریعت کی پیروی نہیں کرتے، چنانچہ وہ انکی اس حالت سے بری الذمہ ہے۔(سو) تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے ہے۔

امام بخاری نے فرمایا (لکم دینکم)سے مراد کفر ،اور (ولی دین)سے مراد اسلام ہے ۔

•○•○•

سورۃ الفتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(اذا جاء نصراللہ والفتح۔۔)جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے۔ اور آپ لوگوں کو دیکھ لیں (کہ) وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض مشائخ بدر نے کہا ہے کہ جب ہمیں فتح اور کامیابی سے نوازا گیا تو ہمیں حمد اور استغفار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور حضرت ابن عباس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہے۔ (فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا) اس کی تفسیر بعض صحابہ کرام نے یوں کی ہے کہ جب اللہ نے ہمارے لئے شہر اور قلعے فتح کردیئے تو ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ کی حمد کریں اس کا شکر ادا کریں اور اس کی تسبیح کریں یعنی نماز ادا کریں اور استغفار کریں۔ اور حضرت ابن عباس اور حضرت عمر نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس سورت میں آقا علیہ السلام کی روح مبارکہ کے دنیا سے تشریف لے جانے کی خبر دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جب آپ مکہ فتح کرلیں گے، اور وہ آپ کی بستی ہے جس سے آپ کو نکالا گیا 'اور لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہونگے اور آپ دنیا میں اپنا فرض ادا کر چکے ہوں گے، اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے بہتر ہے اور آپ کا رب آپ کو عنقریب اتنا عطا فرمائے گا، کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ اسی لیے فرمایا(فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا) تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح اور استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔اور ایک قول کے مطابق یہاں فتح سے مراد فتح مکہ ہے۔

• ○ • ○ •

سورۃ تبت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو لہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا، اس کا نام عبد العزی ابن عبد المطلب تھااور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اذیتیں دیتا تھا، اور اس نے آپ کی اور اسلام کی بہت تنقیص کی تو اللہ نے فرمایا:(تبت یدا ابی لھب) ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے۔ یعنی وہ ناکام اور نا مراد ہوا اور اس کی کوششیں اور عمل ضائع ہوئے (وتب)یعنی وہ تباہ ہوا اس کی ہلاکت اور نقصان متحقق ہوا، اسے اس کے مال نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور نہ ہی اس کی کمائی نے۔

حضرت ابن عباس اور بعض دوسروں نے فرمایا (وما کسب)سے مراد اس کی اولاد ہے، وہ شعلوں اور شدید جلا دینے والی آگ میں ڈالا جائے گا،اور اس کی (خبیث) عورت (بھی) جو لکڑیوں کا بوجھ اٹھائے پھرتی ہے۔

یعنی اس کی خبیث بیوی اس کے کفر و انکار اور بغض میں اس کی مدد کیا کرتی تھی اسی لیے قیامت کے دن دوزخ کے عذاب میں اضافے پر بھی معاون ہو گی اسی لیے فرمایا (حمالۃ الحطب) یعنی وہ اپنے خاوند کی آگ پر لکڑیاں لالا کر ڈالے گی تاکہ آگ مزید بھڑکے اور یہ اس کے لئے تیار اور مستعد رہے گی، اس کی گردن میں کھجور کی رسی ہے۔ امام مجاھد نے کہا اس کے گلے میں آگ کی رسی ہو گی۔

• ○ • ○ •

سورۃ اخلاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(قل ھو اللہ احد)وہ بالکل اکیلا ہے اس کی کوئی نظیر اور وزیر نہیں، نہ ہی اس کا کوئی شریک اور نہ ہی اس کا کوئی مثیل ہے، اور اللہ کے علاوہ کسی اور پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا، کیونکہ وہ اپنی تمام صفات اور افعال میں کامل ہے۔ اللہ تعالی سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے۔ یعنی تمام مخلوق اپنی ضروریات اور مسائل کے حل کے لئے اسی کی پناہ لیتی ہے یا وہ ایسا سردار ہے جس پر ساری سرداریاں ختم ہیں۔

حضرت ربیع بن انس نے فرمایا: وہ وہ ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا کیا گیا ہے، گویا ما بعد کو ما قبل کی تفسیر بنایا ہے اور وہ اس کا فرمان کہ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ بہترین تفسیر ہے اور اللہ تعالی کا فرمان:اور نہ ہی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ الإخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾

سُورَةُ الفلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

سُورَةُ النَّاس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

کا کوئی ہمسر ہے۔یعنی نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی اس کی بیوی ہے۔

● ○ ● ○ ●

سورۃ فلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(قل اعوذ برب الفلق) آپ کہہ دیجئے!کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ "الفلق" سے مراد صبح ہے، جس طرح اللہ کا فرمان (فالق الاصباح) وہی رات کا اندھیرا چاک کر کے صبح نکالتا ہے، اور ساری مخلوقات کے شر سے ، رات کے اندھیرے سے جب وہ چھاجائے یعنی جب سورج غروب ہو جائے، اور حضرت عطیہ اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ جب رات چھا جائے۔

اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں کے شر سے۔یعنی جادو گروں اورجادوگرنیوں سے جب وہ گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں، اورہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

● ○ ● ○ ●

سورۃ الناس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(قل اعوذبرب الناس۔۔۔) آپ کہ دیجئے!کہ میں لوگوں کےپروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے مالک کی(اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)۔ یہ اللہ کی صفات میں سے تین صفات ہیں، پالنے والا، مالک اور اِلہ۔ وہ ہر چیز کا رب، مالک اور معبود ہے۔ مخلوق کی ساری اشیا اسی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی غلام ہیں سو پناہ طلب کرنے والے کو انہی صفات سے متصف ذات سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے، وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ کرچھپ جانے والے کے شر سے۔اور وہ شیطان ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔کیایہ (لفظ وسوسہ) صرف انسان کے ساتھ خاص ہے، جس طرح سے آیت کا ظاہر ہے یا کہ یہ انسانوں اور جنّوں دونوں کو شامل ہے؟اس میں دو قول ہیں،(ایک یہ کہ)ہوسکتا ہے کہ غالبا اس میں انسان ہی داخل ہوں، (دوسرا قول) فرمان الٰہی:خواہ وہ (وسوسہ) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

یہ اللہ کے فرمان: "الذی یوسوس فی صدور الناس" کی تفصیل ہے۔ پھراسے واضح کیا اور فرمایا:" من الجنۃوالناس" اور یہ دوسرے قول کو مضبوط کرتا ہے۔ اوریہ بھی کہا گیا ہے "من الجنۃ والناس" یہ " الذی یوسوس"جو شیطانوں اور انسانوں میں سے لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے، کی تفسیر ہے۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ : اللہ ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں ، اس کے رسولوں اور یوم آخرت اور اچھی و بری تقدیر پر ہم ایمان رکھتے ہیں ۔پس ہم اللہ تعالی کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہیں یعنی :وہ پالنے والا ، پیدا کرنے والا ، بادشاہ ، اور تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔

اور ہم اللہ تعالی کی الوہیت پر ایمان رکھتے ہیں: یعنی وہ معبود حقیقی ہے اور اس کے سواتمام معبود باطل ہیں۔اور ہم اس کے اسماء و صفات پر ایمان رکھتے ہیں: یعنی اس کے اچھے اچھے نام اور عمدہ اورکامل صفات ہیں ۔اور ہم اس کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں کوئی اس کاشریک نہیں ، اللہ تعالی نے فرمایا: { آسمانوں کا ، زمین کا اور جو کچھ۔ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پرجم جا ۔کیا تیرے علم میں اس کا ہم نام ، ہم پلہ کوئی اور بھی ہے ؟ } (مریم: ۶۵) ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ { اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے ۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں ، جس کی چاہے روزی کشادہ کردے اور تنگ کردے ، یقینا وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے } (الشوری: ۱۱-۱۲)۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے ، جب چاہتا ہے اورجیسے چاہتا ہے کلام فرماتا ہے ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کے کلمات از روئے کلام مکمل ، از روئےاخبار سچے ، از روئے احکام انصاف اور گفتگو میں حسین ہوتے ہیں۔اللہ تعالی نے فرمایا: {آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے} (الانعام: ۱۱۵)۔ {اللہ تعالی سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا} (النساء: ۸۷)۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے اس کے ذریعہ اس نے حق بیان کیا ، اور جبریل پر القاکیا اور جبریل نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک پر نازل کیا۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ جل و علا اپنی مخلوق پر اپنی ذات ، قدرت ، گرفت اور صفات کے طور پر غالب ہے ، جیسا کہ باری تعالی نے فرمایا: {وہ توبہت بلند اور بہت بڑا ہے} (البقرۃ: ۲۵۵)۔ { وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے } (الانعام: ۱۸)۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ان اعمال و اقوال سے راضی ہوتا ہے جو اس نے جائز قرار دیے ہیں اور ان کو ناپسند کرتا ہے جن سے اس نے منع کیا ہے ۔اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے :{ اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب کی نگاہ کومحیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے} (الانعام: ۱۰۳)۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مومنین روز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے :{ اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے اپنےرب کی طرف دیکھتے ہوں گے} (القیامۃ: ۲۲-۲۳) ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی اس کی کامل صفات میں کوئی مثل نہیں :{ اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے} (الشوری: ۱۱) ۔ اور ہم اللہ تعالی کے کمال زندگی اور موت کے محال پر ایمان رکھتے ہیں کہ :{ جسے نہ اونگھ آئےنہ نیند }۔اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے کمال عدل کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اور وہ اپنی کمال نگرانی اور ہر چیز کو احاطہ کرنے کی وجہ سے اپنے بندوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس کے کمال علم اور قدرت کی وجہ سے آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی چیز اسے عاجز نہیں کرسکتی :{ وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا ، وہ اسی وقت ہو جاتی ہے} (یٰس: ۸۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارا عقیدہ

اور ہم ہر اس نفی پر ایمان رکھتے ہیں جس کی اللہ تعالی نے اپنی ذات سے نفی کی یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اللہ تعالی سے نفی کی ہے اور یہ نفی اس کی ضد کے کمال کو بھی شامل ہے، ہم اس چیز سے خاموش رہیں گے جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ۔اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالی کے فرشتوں پر اور وہ: { باعزت بندے ہیں ۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں} (الانبیاء: ۲۶-۲۷) ۔

اللہ تعالی نے ان کو پیدا کیا اور وہ اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی اطاعت میں سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں: { وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں نہ تھکتے ہیں ۔ وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے} (الانبیاء: ۱۹-۲۰) ۔

اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ فرشتوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں جن پر ان کو مکلف کیا گیا ہے ۔ تو جبریل کو اللہ تعالی کی طرف سے وحی سونپی گئی ہے ، اس کی مرضی کے مطابق اس کے انبیاء اور رسولوں پر اسے اتارتے ہیں ۔ اور میکائیل کو بارش اور نباتات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے ۔ اور اسرافیل کو دنیا کو ختم کرنے اور دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت صور پھونکنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے ۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جہان والوں پر حجت قائم کرنے اور ان کو ان سے دلیل پکڑنے کی خاطر اپنے رسولوں پر کتابیں اتاریں تاکہ انہیں ان کے ذریعے حکمت سکھائیں اور ان کو پاک کریں ۔

- اور ہم ان کتابوں کے بارے میں علم رکھتے ہیں

✓ قرآن عظیم کو اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔

✓ تورات کو اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ سلام پر نازل کیا ۔

✓ انجیل کو اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ سلام پر نازل کیا ۔

✓ زبور کو اللہ تعالی نے حضرت داؤود علیہ سلام پر نازل کیا ۔

جہاں تک قرآن عظیم کا تعلق ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت محمد خاتم الانبیاء پر اتارا: { لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں } (البقرۃ: ۱۸۵) ۔ اور یہ: { جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے } (المائدۃ: ۴۸) ۔ تو اللہ جل مجدہ نے اس کے ذریعے تمام سابقہ کتابوں کو منسوخ کر دیا اور ان کے مذاق اڑانے والوں اور تحریف کرنے والوں کی کج روی سے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی: {ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں} (الحجر: ۹) ۔ تاکہ یہ قیامت تک تمام مخلوق پر حجت رہے ۔جہاں تک سابقہ کتابوں کا تعلق ہے تو یہ ایک محدود مدت کے لیے تھیں وہ مدت قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ہی ختم ہو گئی ، اس نے ان میں تحریف اور تبدیلی کو بیان کیا اس لیے کہ وہ اس سے معصوم نہ تھیں ان میں اسی وجہ سے تحریف ، اضافہ اور نقص واقع ہوا۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے لیے رسول بھیجے { ہم نے انہیں رسول بنایا ہے ، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ پر نہ رہ جائے۔ اللہ تعالی بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے} (النساء: ۱۶۵) ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ رسولوں میں پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔اور ان میں سب سے افضل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت ابراہیم پھر حضرت موسیٰ پھر حضرت نوح پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہیں ۔ اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان فضیلت مآب رسولوں کی شریعتوں سے افضل ترین ہے ۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تمام رسول بشر پیدا کیے گئے ہیں ان میں ربوبیت کے خصائص میں سے کوئی چیز نہیں ہے ۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں پیغمبری سے نوازا اور عبودیت کی تعریف کے سیاق میں ان کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہونے کی صفت بیان کی ہے۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلسلۂ پیغمبری کو ختم کردیا اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ کو اسلام کے سوا کسی سے کوئی اور دین قبول نہیں ہے ، فرمان باری تعالیٰ ہے : { بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین، اسلام ہی ہے } (آل عمران : ۱۹) ۔ اور ہماری رائے میں جس نے یہ گمان کیا کہ اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ کو آج کا کوئی اور دین بھی قبول ہے ؛ یہودیت یا عیسائیت یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور دین ، تو وہ کافر ہے اس سے توبہ طلب کی جائے گی ، تو اگر اس نے توبہ نہ کی تو مرتد قتل کیا جائے گا کیونکہ وہ قرآن کریم کو جھٹلانے والا ہے ۔

اور ہم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ، اس سے مراد قیامت کا دن ہے اس کے بعد کوئی دن نہیں ہوگا جب لوگ یا تو نعمتوں کے گھر میں یا پھر دردناک عذاب کے گھر میں ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے دوبارہ اٹھائے جائیں گے ۔اور ہم دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان رکھتے ہیں ، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا ہے جب اسرافیل دوسری صور پھونکیں گے ۔اور ہم نامہ اعمال پر ایمان رکھتے ہیں جب دائیں طرف سے یا پھر پیچھے کی جانب سے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے ۔

اور ہم قیامت کے دن میزان رکھنے پر ایمان رکھتے ہیں جب کسی نفس پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا : { جن کے ترازو کا پلہ بھاری ہوگیا وہ تو نجات والے ہو گئے ۔ اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ جنھوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے } (المؤمنون : ۱۰۲-۱۰۳) ۔ اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر ایمان رکھتے ہیں ، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ، شہد سے زیادہ میٹھا اور مسک سے زیادہ خوشبودار ہے ۔اور دوزخ پر نصب پل پر ایمان رکھتے ہیں جس کے اوپر سے لوگ اپنے اعمال کی مقدار کے مطابق گزریں گے ۔اور ہم ہر اس دن کی ہر خبر اور اس کی ہولناکیوں پر ایمان رکھتے ہیں جو کتاب و سنت میں آئی ہیں ، اللہ تعالیٰ اس کے اوپر سے گزرتے ہوئے ہم سب کی مدد فرمائے۔آمین

اور ہم شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں ۔اور جنت و دوزخ پر ایمان رکھتے ہیں ، پس جنت نعمتوں کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگار مومنین کے لیے تیار کر رکھا ہے ، اور دوزخ عذاب کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظالم کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے ۔ اور یہ دونوں اب بھی موجود ہیں کبھی فنا نہیں ہوں گے ۔

ہم جنت کی ہر چیز کی گواہی دیتے ہیں جیسا کہ کتاب و سنت نے اس کی اصل اور صفات کی گواہی دی ہے ۔ اور دوزخ کی ہر چیز کی گواہی دیتے ہیں جیسا کہ کتاب و سنت نے اس کی اصل اور صفات کی گواہی دی ہے ۔ ہم قبر کے سوال و جواب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان رکھتے ہیں اور یہ میت سے اس کے رب، دین اور نبی کے بارے میں سوال سے متعلق ہے: { ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی } (ابراھیم: ۲۷)۔ تو مومن کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں سے سنا تھا وہ کوئی بات کہتے تھے تو میں نے بھی ویسے ہی کہا تھا۔

ہم مومنین کے لیے قبر کی نعمتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔اور ظالم کافروں کے لیے قبر کے عذاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، اس سے مراد کائنات کے لیے اللہ تعالی کا اندازہ ہے جیسا کہ پہلے ہی اس کے علم اور اس کی حکمت کا تقاضا تھا۔اور ہم اس بات پرایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بندے کو فعل کا اختیار اوراس کی طاقت دی ہے۔ اور ہماری رائے میں گناہگار کے پاس اپنے گناہ کے لیے اللہ تعالی کی تقدیر پر کوئی دلیل نہیں، کیونکہ گناہگار اپنے اختیار سے گناہ کی طرف بڑھتا ہے، وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالی نے اس پر اس گناہ کا اندازہ لگا رکھا ہے۔ اور ہم تقدیر کو دلیل بنانے والے گناہگار سے کہتے ہیں: تم اندازہ کی ہوئی نیکی کی طرف کیوں نہ بڑھے جبکہ اللہ تعالی نے وہ تمہارے لیے لکھی ہوئی تھی۔

اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی کمال رحمت اور اس کی حکمت کی وجہ سے شر کو اس کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور شر تیری طرف سے نہیں ہے" مسلم نے اسے روایت کیا ہے، نفس اللہ تعالی کی قضاء ہے اس میں کبھی بھی شر نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ وہ اللہ تعالی کی رحمت اور حکمت سے صادر ہوا ہے۔

توحید کے بارے میں سوال و جواب

- کلمۂ توحید سے کیا مراد ہے اور مضبوط حلقہ کونسا ہے جس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی؟

کلمۂ توحید سے مراد: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں)

- "لا الہ الا اللہ" میں نفی اور اثبات کے فائدے کا بیان:

"لا الہ نفی ہے"۔ یعنی: اللہ کے سوا ہر اس کی نفی جس کی عبادت کی جا سکتی ہو اور اس کی پرستش کا ابطال۔ اور "اِلّا اللہ" سے مراد اللہ کے لیے عبادت کا اثبات، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

- کتاب و سنت سے اللہ تعالی کی عبادت میں انفرادیت کی دلیل کا بیان:

کتاب میں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: { اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو، بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے ہدایت بھی دے گا } (الزخرف: ۲۶-۲۷)۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کہا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ کے سوا ہر اس کی تکفیر کی جس کی پرستش کی جا سکتی ہو، اس کا خون اور مال حرام کر دیا گیا" (امام مسلم نے اسے روایت کیا ہے)۔

عظیم چیز جس کا اللہ تعالی نے حکم فرمایا تو وہ عبادت میں اس کی وحدانیت ہے، اور سب سے بڑی چیز جس سے اللہ تعالی نے منع کیا تو وہ شرک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت کا بیان

کلمۂ توحید کی حقیقت

- دین کی اصل اس کی بنیاد اور اس کے امر کا سردار ہے ، اسی سے آسمان اور زمین قائم ہیں اور تمام مخلوقات پیدا کی گئیں ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں } (الذاریات : ۵۶) ۔
- یہ دوزخ سے نجات کی کنجی اور جنت میں کامیابی کی راہ ہے ۔
- یہ وہ پہلی چیز ہے جس کے بارے میں پہلے اور بعد والوں سے سوال کیا جائے گا ۔
- قیامت کے دن میزان میں سب سے بھاری چیز ہو گی ۔

لا الہ الا اللہ کی شرائط

۱ - علم جہالت کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { سو (اے نبی !) آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں } (محمد : ۱۹) ۔
۲ - یقین شک کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اوراسکے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں } (الحجرات : ۱۵) ۔
۳ - قبول رد کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے ہیں } (الصافات : ۳۵) ۔
۴ - پیروی ترک کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { سو قسم ہے تیرے پروردگار کی ! یہ مومن نہیں ہو سکتے ، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ، پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں } (النساء : ۶۵) ۔
۵ - سچائی جھوٹ کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں } (البقرۃ : ۸) ۔
۶ - اخلاص شرک کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں ، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے ۔ خبردار ! اللہ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے } (الزمر : ۲-۳) ۔
۷ - محبت بغض کے منافی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے ، پس اللہ تعالی نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کردیئے } (محمد : ۹) ۔
۸ - اللہ کے سواعبادت کفر کہلاتی ہے ۔	اللہ تعالی کا فرمان ہے :{ اس لیے جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا } (البقرۃ:۲۵۶) ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک اور اس کے خطرات

* شرک کی اقسام کا بیان

شرک کی دو قسمیں ہیں

۱۔ شرک اکبر ۔

۲۔ شرک اصغر ۔

شرک اکبر کی تعریف ، اس کا حکم ، اس کی صورتیں اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات کا بیان

اول : شرک اکبر کی تعریف

اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا۔

دوم : شرک اکبر کا حکم

گناہ کبیرہ اور سب سے بڑا ظلم ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { اور جب لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے ! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے } (لقمان : ۱۳) ۔

سوم : شرک اکبر کی بعض صورتیں

۱۔ اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ مخلوق میں رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی اطلاع کے علاوہ بھی کوئی غیب جانتا ہے ۔

۲۔ اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ انسان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے افضل ہے یا اس کے برابر ہے یا انسان کو ان دونوں میں اختیار حاصل ہے ۔

۳۔ عیسائیوں کا شرک جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے ایک ہے ۔

چہارم : شرک اکبر پر مرتب ہونے والے اثرات

۱۔ شرک اکبر کے مرتکب کی مرنے سے پہلے توبہ نہ کرنے پر اس کی بخشش نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : { یقینا اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا} (النساء : ۴۸) ۔

۲۔ شرک اکبر کا مرتکب مرتد ہے وہ ملت اسلام سے خارج ہے ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا ۔

۴۔ مشرک پر مسلمان عورت کے ساتھ نکاح اسی طرح حرام ہے جس طرح مسلمان کا مشرک عورت کے ساتھ نکاح حرام ہے ۔

۵۔ جب مشرک فوت ہو جائے تو اسے غسل دیا جائے گا نہ کفن نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶- مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ تعالی کی پناہ ۔ فرمان باری تعالی ہے : { یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے ، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا} (المائدۃ : ۷۲)۔

۷- مشرک کے تمام اعمال اکارت چلے جائیں گے ۔

شرک اصغر کی تعریف اور اس کی بعض صورتوں کا بیان

شرک اصغر

اس سے مراد جو کتاب و سنت کی نصوص سے ثابت ہو اور اس کا نام شرک تو ہو لیکن شرک اکبر کی حد تک نہ پہنچتا ہو ، جیسا کہ بعض اعمال میں ریاکاری ، غیر اللہ کی قسم کھانا ، اور یہ کہنا : جو اللہ اور فلاں چاہے اور اس قسم کی دیگر باتیں ۔

شرک خفی سے بچنے کے لیے نفع مند دعا

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ہم سے دوران خطبہ ارشاد فرمایا : " اے لوگو : اس شرک سے بچو ، یہ چیونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ خفیف ہے " جسے اللہ نے توفیق دی اس نے آپ سے پوچھا : یارسول اللہ ! ہم اس سے کس طرح بچ سکتے ہیں جب کہ وہ چیونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ خفیف ہے ؟ فرمایا : " کہو : اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں جسے ہم جانتے ہیں ، اور ہم تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں جسے ہم نہیں جانتے "۔

{ اسے امام احمد نے روایت کیا اور البانی نے اسے حسن قرار دیا } ۔

اسلام کیا ہے ؟

اسلام کے وہ اصول جن کو جاننا اور ان پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ تین ہیں : بندے کا اپنے رب ، اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاننا ۔

اللہ تعالی کی معرفت

تیرا رب کون ہے ؟ میرا رب اللہ ہے جس نے مجھے اور تمام جہانوں کو اپنی نعمتوں سے نوازا ، وہ میرا معبود ہے اس کے سوا میرا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے : { سب تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے } (الفاتحۃ : ۲)۔

تم نے اپنے رب کو کیسے پہچانا ؟

میں نے اسے اس کی نشانیوں ، اس کی مخلوق اور اس کتاب کے ذریعے جانا جس میں کسی بھی طرف سے باطل داخل نہیں ہو سکتا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کیا ہے ؟

دین اسلام کی معرفت

لغت کے اعتبار سے : سر تسلیم خم کرنا ، تابعداری اور انکساری ۔

شرعی لحاظ سے : اپنے آپ کو اللہ تعالی کی وحدانیت کے سپرد کرنا ۔ اس کی اطاعت کے سامنے جھک جانا ۔ اور شرک و اہل شرک سے براءت کا اظہار کرنا یا بری ہونا ۔

اسلام کے مراتب :

اسلام کے تین مراتب کون سے ہیں ؟

اسلام کے تین مراتب یہ ہیں : اسلام ، ایمان ، احسان ۔ ہر مرتبہ کے ارکان ہیں ۔ایمان اور احسان کے موضوع پر آئندہ صفحات میں مستقل عنوان کے تحت گفتگو ہو گی۔

ارکان اسلام

اسلام کے پانچ ارکان :

۱ - اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالی کے رسول ہیں ۔

۲ - نماز قائم کرنا ۔ ۳ - زکاۃ دینا ۔ ۴ - ماہ رمضان کے روزے رکھنا ۔ ۵ - استطاعت ہونے کی صورت میں بیت اللہ کا حج کرنا ۔

ارکان اسلام کی دلیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان : "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے : اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں ، نماز قائم کرنا ، زکاۃ دینا ، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور استطاعت ہونے کی صورت میں بیت اللہ کا حج کرنا "۔

نواقض اسلام

اسلام کے اہم نواقض کا بیان

اسلام کے نواقض (اس کو باطل کرنے والے) کثیر ہیں اور ان میں سے زیادہ خطرناک یہ ہیں :

۱- اللہ تعالی کی عبادت میں شرک اور اس سے مراد اللہ تعالی کی عبادت میں غیراللہ کو شریک کرنا۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : {یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے} (النساء : ۴۸)۔

۲- اللہ تعالی اور بندے کے درمیان بتوں کو واسطہ بنانا : { ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں} (الزمر : ۳)۔

۳- جو یہ اعتقاد رکھے کہ دین اسلام سے افضل بھی کوئی دین ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے بھی بہتر کوئی ہدایت ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے بہتر بھی کوئی فیصلہ ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج- جو مشرکین کی مدد اور مسلمانوں کے خلاف ان کے ساتھ تعاون کرے اور دل سے ان کے ساتھ محبت کرے ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: { تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی کے ساتھ دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے } (المائدة: ۵۱)۔

د-جو دین میں ضروری معلوم کسی چیز کا انکار کرے ، جیسے کہ جادو کرنا یا شراب نوشی یا زنا یا محرم کے ساتھ نکاح ، یا نماز ، زکاۃ ، ماہ رمضان کے روزے اور حج وغیرہ کے وجوب کا انکار کرے ۔

انتباہ: جس نے بھی سابق نواقض یا اس کے علاوہ کا ارتکاب کیا تو اگر وہ ان سے جاہل تھا یا اس کی طرح بے خبر تھا جس تک دعوت نہیں پہنچی لیکن اگر اس پر دلیل قائم کی گئی جسے اس نے جان لیا، اگر وہ دلیل قائم ہونے کے بعد بھی اپنی جہالت ، کفر و ارتداد پر مصر رہے تو باعتماد اہل علم کے مطابق اس پر اسلام سے کفر اور ردت کا حکم لگایا جائے گا، اور حکمران یا اس کے نائب کی جانب سے اس پر مرتد کے احکام نافذ کیے جائیں گے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت

* ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں ، اور ہاشم قریش میں سے تھے ، قریش عرب میں سے اور عرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم الخلیل (علیہ و علی نبینا افضل الصلاۃ والسلام) کی نسل سے ہیں ۔

۱- ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دلیل کا بیان:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: { محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں } (الفتح: ۲۹)۔ تو اللہ جل و علا نے ان لوگوں کو جواب دیا جنہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی رسالت اور معجزات کا انکار کیا جو اللہ تعالی نے آپ کو عطا فرمائے تھے ان میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے ۔

۲- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں کی گواہی کا بیان:

اس کا معنی ہے: اس بات پر ایمان اور پختہ تصدیق کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی عدنانی اللہ کے بندے اور اس کے رسول ثقلین یعنی جن و انس کی طرف مبعوث کیے گیے ہیں ، تو وہ رسول ہیں جن کو جھٹلایا نہیں جا سکتا ہے اور وہ بندے ہیں ان کی عبادت نہیں کی جائے گی بلکہ ان کی اطاعت اور فرماں برداری کی جائے گی ۔

۳- اس بات کی گواہی کے لیے شرائط کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کی چار شرائط ہیں:

۱- اس بات کی تصدیق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ۔
۲- اس کی اطاعت جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔

۳- اس بات سے اجتناب جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور وعید سنائی ۔ ۴- اللہ تعالی کی عبادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور وضاحت کے مطابق کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴- رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور فضائل کا بیان:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور سب سے افضل ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: {(لوگو!) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں} (الاحزاب: ۴۰)۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں قیامت کے دن بنو آدم کا سردار ہوں گا"۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی نے اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو منتخب فرمایا، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنو ہاشم کو اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب فرمایا" (مسلم نے اسے روایت کیا ہے)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے سچائی اور امانتداری میں مشہور تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کثیر ہیں جن میں اللہ تعالی نے مکارم اخلاق اور اچھی خصلتوں پر آپ کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: {اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)} (القلم: ۴)۔ اور اللہ عز و جل کا یہ فرمان: {اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے} (الانبیاء: ۱۰۷)۔ اور پاک پروردگار کا یہ فرمان: {اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا} (الشرح: ۴)۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان، آپ کی محبت اور آپ کی فرماں برداری ایمان کے حصول کے لیے شرط ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: {کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا} (آل عمران: ۳۱)۔ اللہ جل مجدہ کا فرمان: {مومن تو وہ ہیں جو اللہ تعالی پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں} (الحجرات: ۱۵)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان: {اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ امی رسول نبی کی اتباع کرتے ہیں} (الاعراف: ۱۵۶ - ۱۵۷)۔

✓ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی مخالفت پر انتباہ کرتے ہوئے فرمایا: {سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے} (النور: ۶۳)۔

✓ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی، ان میں چالیس سال وحی کے آنے سے پہلے، اور تئیس سال نبی و رسول کی حیثیت سے گزارے۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی گئی: {اقراء} کے آغاز سے اور رسالت عطا کی گئی: {المدثر} کے آغاز سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر مکہ مکرمہ ہے اور یہاں سے مدینہ منورہ کو ہجرت کیا۔

✓ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید کی دعوت اور شرک سے ڈرانے کے لیے بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ سال تک اس کی دعوت دی اور پھر مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حکومت قائم کی اور زکاۃ، روزہ، حج، اذان، جہاد، نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کے علاوہ دیگر اسلامی قوانین کا حکم دیا، اور ان کو اجمالی طور پر بیان کرکے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ دس سال تک تبلیغ شریعت کے بعد اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد درود و سلام ہو۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی سے بعض واقعات

- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم واقعات کا بیان

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تین مراحل سے گزری

پہلا مرحلہ : ولادت سے بعثت تک اور اس دور کے اہم واقعات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الاول میں پیر کے دن عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے دیکھا کہ ان کے بطن سے نور خارج ہوا ہے جس نے سرزمین شام میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے دنیا بارونق ہو گئی۔

✓ آپ ابھی ماں کے بطن ہی میں تھے کہ آپ کے والد فوت ہوگئے۔

✓ حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا اور آپ بنو سعد کے دیہات میں تقریبا پانچ سال تک ٹھہرے رہے پھر اپنی ماں کے پاس واپس بھیج دیے گئے۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہو گئیں، تب آپ کی کفالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے کی۔

✓ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا بھی فوت ہو گئے تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب نے کی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھااور بہترین پرورش کی۔

✓ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاکے ساتھ ہوئی۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدۂ فضول میں شرکت کی، یہ معاہدہ مظلوم کی مدد کے لیے کیا گیا تھا۔

✓ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس سال تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے نوازا گیا۔

دوسرا مرحلہ : بعثت سے ہجرت تک (صلی اللہ علیہ وسلم)

✓ غار حرا میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس برس تھی۔

✓ نزول قرآن کریم کا آغاز۔

✓ خدیجہ کا اسلام لانا۔

تین سال تک خفیہ دعوت اس دوران سرداروں اور غلاموں کی ایک جماعت نے اسلام قبول کیا۔

✓ اعلانیہ دعوت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں پر اذیت رسانی میں شدت آگئی۔

✓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اپنے دین کی حفاظت کی خاطر حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا اور یہ پہلی ہجرت تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی سے بعض واقعات

- نبوت کے ساتویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شعب ابو طالب میں محاصرہ۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا اور یہ دوسری ہجرت تھی۔
- نبوت کے دسویں سال میں تین سال پریشانیوں اور محاصرے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شعب ابو طالب میں محاصرے کے بعد خروج۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ خدیجہ اور چچا ابو طالب کی وفات۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اذیت میں شدت۔
- دعوت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طائف منتقل ہونا اور اہل طائف کی طرف سے شدید اذیت کے بعد مکہ واپسی۔
- مکہ اور اس کے باہر دعوت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش۔
- بعثت کے دسویں یا گیارھویں سال اسراء و معراج کا واقعہ، اور معراج کے اثنا میں پانچ نمازوں کی فرضیت۔
- انصار کے اسلام کا آغاز، پہلی اور دوسری بیعت عقبہ۔
- مدینہ میں اسلام کا پھیلاؤ۔

تیسرا مرحلہ: ہجرت سے وفات تک (صلی اللہ علیہ وسلم)

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مدینہ کو ہجرت۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبا میں پہنچنا اور مدینہ میں دخول۔
- مسجد نبوی کی تعمیر، مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین معاہدہ اور مہاجرین و انصار کے مابین مواخات (بھائی چارہ)، جنگ کی اجازت، پھر اس کے لیے حکم اور غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
- ہجرت کے دوسرے سال غزوۂ بدر کا وقوع، اور یہ حق و باطل کے مابین فرق کا دن ہے جس میں اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومن بندوں کو کامیابی عطا فرمائی۔
- ہجرت کے تیسرے سال غزوۂ احد میں ستر سے زائد مسلمان شہید ہوئے؛ جن میں شیر خدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا، دندان مبارک کو گزند پہنچی اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا جاتا۔
- ہجرت کے پانچویں سال غزوۂ خندق (الاحزاب)، اللہ جل و علا نے بغیر جنگ کے مشرکین کو شکست دی۔
- ہجرت کے چھٹے سال میں صلح حدیبیہ ہوئی، اس میں مسلمانوں اور مشرکین کے مابین معین شرائط پر جنگ بندی عمل میں آئی اور اسے اللہ تعالی نے فتح مبین کا نام دیا۔
- دس سالہ ہجرت کے بعد حبشہ سے مہاجرین کی واپسی۔
- ہجرت کے آٹھویں سال فتح مکہ، اہل مکہ کو عام معافی، لوگوں کا اللہ کے دین میں فوج در فوج دخول۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی سے بعض واقعات (محمد ﷺ)

غزوۂ حنین ،دو قبیلوں ثقیف اور ہوازن کے مابین جنگ ، آغاز میں مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا پھر اللہ تعالی نے ان کو ثابت قدمی عطا فرمائی اور انجام ان کے حق میں تھا اور کافروں پر انہیں کامیابی حاصل ہوئی ، کافروں کے پاس جو کچھ تھا وہ مال غنیمت مسلمانوں کو ملا ، پھر وہ مسلمان ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا مال انہیں واپس کر دیا۔

اہل مکہ کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

ہجرت کے نویں سال غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم روم سے مقابلہ کے لیے تیس ہزار کا لشکر لے کر نکلے جو مسلمانوں پر حملے کے لیے شام میں جمع ہو چکے تھے ۔ اس غزوہ میں منافقین اور بعض اہل ایمان پیچھے رہ گئے ، پھر اللہ تعالی نے مومنین کو معاف فرمادیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا حج کی قیادت کے لیے ابوبکر کو حکم ۔

سورۂ براءۃ کا نزول جس میں مشرکین کو نجس کہا گیا کہ وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں ۔

ہجرت کے دسویں سال نبی صلی اللہ علیہ و سلم کا حج وداع ، آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ ایک لاکھ سے زائد مسلمان تھے ، دین کی تکمیل اور نعمت کے پورا ہونے کے بعد آپ نے اپنی قرب وفات کی جانب اشارہ کیا۔

ہجرت کے گیارہویں سال نبی صلی اللہ علیہ و سلم کا بیمار ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات ۔

آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اخلاق

آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اخلاق پاکیزہ تھے، اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: {اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں{یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں} (القلم [illegible])۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح حدیث روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا اخلاق قرآن تھا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنایا ہوا تھا کہ قرآن کے حکم کے مطابق ہی عمل کریں گے ۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا: { یقینا یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے} ([illegible] 9)۔ اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اخلاق قیامت تک اعلی مرتبہ ، بلند تر اور عظیم ترین رہیں گے ۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر اللہ تعالی کا بے حد درود و سلام ہو ۔ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اخلاق کے بارے میں اسلامی اخلاق کے تضمن میں بعض چیزیں زیر بحث آئیں گی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا بیان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر کثیر حقوق میں سے بعض یہ ہیں :

اول : آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی رسالت کی تصدیق کرنا ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { سو تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ } (التغابن : ٨) ۔

دوم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے ۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ جو لوگ رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں } (الاعراف : ١٥٦ - ١٥٧) ۔

سوم : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ، حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : " تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنی اولاد ، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں " { متفق علیہ } ۔

چہارم: زندگی اور وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { (مال غنیمت) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے نکال دیے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالی کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں } (الحشر : ٨)

پنجم : آپ کی دعوت کو عام کرنا ، آپ کا ارشاد ہے : " میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو " { اسے بخاری نے روایت کیا ہے } ۔

ششم: زندگی اور وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ، فرمان باری تعالی ہے : { تاکہ (اے مسلمانو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور ان کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام } (الفتح : ٩) ۔

ہفتم : آپ پر درود و سلام ، جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے تو درود و سلام بھیجنا واجب ہو جاتا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اے ایمان والو ! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو } (الاحزاب : ٥٦) ۔

ہشتم : آپ کے دوستوں کے ساتھ محبت اور دشمنوں کے ساتھ بغض ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہر گز نہ پائیں گے ، گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں ، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالی نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے } (المجادلۃ : ٢٢) ۔
اور آپ سے وفاداری میں آپ کے آل بیت کرام اور صحابہ سے وفاداری و محبت رکھنا ۔ ان کے بارے میں تفصیل آگے آ رہی ہے ۔

●○●○●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان

٭ لغت اور شرعی اعتبار سے ایمان کا بیان

لغوی : تصدیق ۔ شرعی : ١- دل سے یقین ۔ ٢- زبان سے اظہار ۔ ٣- جسمانی طور پر عمل ۔ ٤- اطاعت سے ایمان میں اضافہ اور نافرمانی سے کمی واقع ہوتی ہے ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ یا ستّر{ یہ شک راوی کی طرف سے ہے }سے زیادہ درجے ہیں، سب سے اعلیٰ درجہ لاالٰہ الااللہ ہے اور سب سے ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور ہٹانا، اور حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

٭ ارکان ایمان {ایمان کے ارکان کی دلیل}

ایمان کے مندرجہ ذیل چھ ارکان ہیں

١- اللہ پر ایمان ۔ ٢- فرشتوں پر ایمان ۔ ٣- آسمانی کتابوں پر ایمان ۔ ٤- رسولوں پر ایمان ۔

٥- آخرت پر ایمان۔ ٦- اچھی اور بری تقدیر پر ایمان ۔

٭ ارکان کی دلیل

جبریل علیہ السلام کی حدیث ہے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم اللہ پر ، اس کے فرشتوں پر ، اس کی کتابوں پر ، اس کے رسولوں پر ، روز قیامت پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ (اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

٭ ایمان کے بڑھنے اور کم ہونے پر دلیل

ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے ، اطاعت سے ایمان بڑھتا ہے اور نافرمانی سے کم ہوتا ہے ۔ اور اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے : { بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اللہ پر توکل کرتے ہیں} (الانفال :٢) ۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان : {تاکہ ان کے ایمان پر مزید ایمان کا اضافہ ہو} (الفتح : ٤) ۔ اور اس میں کمی کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے : " اور یہ کمزور ترین ایمان ہے " اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد : "جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال دیا جائے گا "۔

٭ ایمان میں زیادتی اور کمی کے اسباب کا بیان

ایمان میں زیادتی کا سبب : اللہ تعالیٰ نے اطاعت ، خیرات ، عبادات قلبی اور بدنی و مالی میں سے جس عمل کا حکم دیا اس کے کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے ۔عبادات قلبی جیسے پانچ نمازیں، قرآن کریم کی تلاوت ، اللہ تعالیٰ کا ذکر ، دعا ، نیکی کا حکم ، برائی سے روکنا ، والدین کے ساتھ نیک سلوک ، صلۂ رحمی ، پڑوسیوں کے ساتھ احسان اور مہمان نوازی وغیرہ اور عبادات قلبی جیسے خوف خدا ، امید ، محبت ، صبر اور انابت وغیرہ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احسان

[illegible]

ایمان والوں کی تین قسمیں ہیں

۱۔ نیکی میں سبقت لے جانے والے : ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو واجبات و مستحبات پر عمل کرتے اور محرمات و مکروہات کو ترک کرتے ہیں ۔

۲ - میانہ رو : ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو صرف واجبات کی ادائیگی اور محرمات کے ترک کرنے پر اکتفا کرتے ہیں ۔

۳ - اپنے آپ پر ظلم کرنے والے : ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے شرک کے علاوہ نیک اور بد اعمال کو آپس میں گڈ مڈ کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ثمرات کا بیان

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے متعدد ثمرات ہیں:

۱ - اس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم ، فرماں برداری کی کوشش ، گناہوں اور ناپسندیدہ باتوں کے ترک کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔

۲ - اللہ تعالیٰ کی اطاعت ، اہل ایمان ، للہ تعالیٰ اور اس کے ذکر کی محبت پیدا ہوتی ہے ۔

۳- خوف خدا و خوف عظمت اور محبت خدا ، پریشانیوں کے دوران اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی اور وحدہ لاشریک سے تعلق میں اضافہ ہوتا ہے ۔

۴ - مصائب کے اوقات میں اللہ تعالیٰ پر بھروسے میں پختگی اور دل مضبوط ہوتا ہے : {وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لیے ہیں تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ یہ لوٹے انہیں کوئی برائی نہ پہنچی } [illegible]

۵ - اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ وہ بندے کو گناہ و نافرمانی میں دیکھے ۔ ٦- اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اخلاص پیدا ہوتا ہے ۔

۷ - اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اور اس کی شریعت پر استقامت پیدا ہوتی ہے ۔ ۸- جنت میں کامیابی اور دوزخ سے رہائی کے اسباب میں اضافہ ہوتا ہے ۔ ۹- گناہوں سے بخشش کے اسباب پیدا ہوتے ہیں : { ہاں بیشک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں} [illegible]

۱۰ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرماں برداری پیدا ہوتی ہے : { کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا } [illegible]

[illegible]

[illegible]

لغت کے اعتبار سے احسان نافرمانی کا الٹ ہے اور اس سے مراد کسی چیز کو پختہ کرنا ہے ۔ اور شرعا اس سے مراد پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور ہر وقت اس کو حاضر و ناظر جاننا ہے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے جو اس سے محبت کرتا ، اس سے ڈرتا ، ثواب کی امید رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہے ۔ اور محسن وہی ہیں جو نیکیوں اور افضل اعمال میں سبقت لے جانے والے ہیں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور آل بیت کے فضائل

کتاب و سنت میں احسان کی دلیل :

کتاب میں احسان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے : {یقین مانو کہ اللہ تعالی پرہیزگاروں اور نیکو کاروں کے ساتھ ہے} (النحل: ۱۲۸)۔ اور باری تعالی کا یہ فرمان : {اور سلوک و احسان کرو، اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے} (البقرۃ: ۱۹۵)۔ اور سنت میں احسان کی دلیل حدیث جبریل علیہ السلام کی گفتگو ہے جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا : مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجیے ، فرمایا : " تم اللہ تعالی کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہ دیکھ سکو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے "۔

اسلام، ایمان اور احسان کے مابین تعلق کا بیان

حدیث جبریل علیہ السلام میں ان تینوں کا ذکر آیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اسلام کا تعلق ظاہری اعمال کے ساتھ ہے ، اور اس سے مراد شہادتین کا زبان سے ادا کرنا ، نماز قائم کرنا ، زکوۃ دینا ، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا ۔ اور ایمان کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کا تعلق ان باطنی امور کے ساتھ ہے : اللہ تعالی ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں ، اس کے رسولوں ، روز قیامت اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان لانا ۔ اور احسان کی تفسیر میں فرمایا کہ پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالی کی عبادت کرنا ۔ اور جب یہ تینوں امور ایک ساتھ ذکر کیے جائیں تو ان کا یہی مذکورہ معنی مراد ہوگا ، اور جب ان میں سے دو کو انفرادی طور پر ذکر کیا جائے تو ان سے مراد آخری دو ہوں گے ۔

صحابہ اور آل بیت کے فضائل

اہل بیت کا اہل سنت و جماعت کے نزدیک مقام

اہل سنت کے اصول میں سے ہے کہ وہ آل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں ان کو اپنا دوست مانتے اور ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی حفاظت کرتے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم (غدیر خم) کو فرمایا : "اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خدا کو یاد کراتا ہوں" (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، امہات المومنین کا احترام کرتے ہیں اور یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آخرت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہوں گی ؛ بالخصوص حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی اکثر اولاد کی ماں پہلی خاتون ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں دست و بازو بنیں،ان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بڑی قدر و منزلت تھی ۔ صدیقہ بنت صدیق عائشہ رضی اللہ عنہا جن کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " عورتوں پر عائشہ کی فضیلت کھانے میں ثرید کی طرح ہے " ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اور ان کے والد سے محبت کرتے تھے ، ان کے گھر میں اوران کی گود میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ۔{ متفق علیہ } ۔

صحابہ کرام کے فضائل کے بارے میں ضروری بیان

اہل سنت و جماعت کے اصول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالی کے اس فرمان کی اطاعت کرتے ہوئے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور آل بیت کے فضائل

دلوں اور زبانوں کی سلامتی : { اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئیں، جو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال ، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت اور مہربانی والا ہے }(الحشر:١٠)۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی فرماں برداری کرتے ہوئے ان سے بغض اور گالی گلوچ کی حرمت : " میرے صحابہ کو گالی مت دو ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کردے تو وہ ان کی بالشت یا اس کے نصف تک بھی نہیں پہنچ سکتا " { متفق علیہ } ۔

- ✓ ان کے فضائل اور مراتب میں جو کتاب ، سنت اور اجماع میں آیا ہے وہ اسے قبول کرتے ہیں ۔
- ✓ فتح سے پہلے، اوراس سے مراد صلح حدیبیہ ہے، خرچ اور جہاد کرنے والوں کو اس کے بعد خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں پر فوقیت دیتے ہیں۔
- ✓ اور مہاجرین کو انصار سے مقدم کرتے ہیں ۔
- ✓ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اہل بدر کے لیے فرمایا، جن کی تعداد تین سو اور دس سے کچھ زیادہ تھی : " تم جو چاہو کرو پس میں نے تمہیں بخش دیا ہے "۔
- ✓ اور جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا ،جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی بلکہ اللہ تعالی ان سے اور وہ اللہ تعالی سے راضی ہو گئے ، اور ان کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی ۔
- ✓ اور اس کے لیے جنت کی گواہی دیتے ہیں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی اور ان میں دس کے علاوہ ثابت بن قیس بن شماس اور دیگر صحابہ کرام ہیں ۔
- ✓ اور امیر المومنین علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے تواتر کے ساتھ جو منقول ہے اس کا اقرار کرتے ہیں کہ اس امت میں اس کے نبی کے بعد بہترین ابو بکر پھر عمر تیسرے نمبر پر عثمان اور چوتھے نمبر پر علی رضوان اللہ تعالی اجمعین ہیں ۔
- ✓ اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر پھر عمر پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنھم خلیفہ ہیں ، اور جو ان کی خلافت کے بارے میں کسی ایک پر بھی اعتراض کرے تو وہ پالتو گدھے سے بھی بدتر ہے ۔

جن دس کو جنت کی خوشخبری دی گئی

١ - ابو بکر صدیق (الصدیق) ۔ ٢ - عمر بن خطاب (الفاروق) ۔ ٣ - عثمان بن عفان (ذو النورین) ۔
٤ - علی بن ابو طالب (ابو الحسن والحسین) ۔ ٥ - سعد بن ابی وقاص ۔ ٦ - عبدالرحمن بن عوف ۔
٧ - ابو عبیدہ بن جراح ۔ ٨ - طلحہ بن عبیداللہ ۔ ٩ - زبیر بن عوام ۔ ١٠ - سعید بن زید ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آل بیت اور صحابہ کی شان میں اہل بدعت کے اقوال کے بارے میں اہل سنت کا موقف

- رافضیوں کے طریقہ سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جو صحابہ کرام سے بغض رکھتے اور ان کو گالیاں دیتے ہیں، اور ظاہریوں کے طریقہ سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو آل بیت کو قول و عمل سے اذیت دیتے ہیں۔
- فتنہ کے وقت صحابہ کے مابین جو نزاع ہوا اس پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں جسے یہودی عبداللہ بن سبا نے بھڑکایا تھا۔
- اس کے ساتھ ہی وہ یہ اعتقاد بھی نہیں رکھتے کہ ہر صحابی شرک کے علاوہ بعض کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے معصوم ہے؛ بلکہ ان سے گناہ سرزد ہوسکتا ہے۔
- پھر اگر ان میں سے کسی سے گناہ سرزد بھی ہوا ہو تو اس نے ضرور توبہ کر لی ہوگی، یا نیک کام کیے ہوں گے کہ وہ گناہ مٹ گیا ہو، یا ان کے سابقین میں ہونے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے بخش دیا گیا ہو، کیونکہ وہ لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے زیادہ حقدار ہیں، یا دنیا میں کسی آزمائش میں مبتلا ہوئے ہوں جو ان کے لیے کفارہ بن گئی ہو۔ اور جو علم و بصیرت کے ساتھ ان کی سیرت اور اللہ تعالیٰ کے ان پر فضل و احسان پر غور کرے تو یقین کر لے گا کہ وہ انبیاء کے بعد اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق ہیں ان جیسا کوئی تھا اور نہ کوئی ہوگا۔[1]

قرآن کریم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام معجز ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، اور تواتر کے ساتھ نقل ہوتا رہا، اس کی تلاوت کے ساتھ عبادت کی جاتی ہے، یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کسی غیر کا کلام نہیں ہے، اسی سے شروع ہوا اور اسی کی طرف لوٹ کر جائے گا، تو جب لوگ اسے پڑھیں یا مصاحف میں لکھیں تو یہ اس سے اللہ تعالیٰ کے کلام سے نکل نہیں جاتا۔

قرآن کریم کے مقاصد

لوگوں کے عقائد کی اصلاح، اور شرک و خرافات سے ان کو آزاد کرانا۔
لوگوں کی عبادات کی اصلاح، اور بدعتوں و گمراہیوں سے ان کو آزاد کرانا۔
لوگوں کے اخلاق کی اصلاح، اور ان کے نفوس کی تہذیب کرنا۔
اس عظیم قانون کے ذریعے دنیا کے لوگوں کی اصلاح جسے بشریت نے جانا ہے۔

---

(۱) الوسطیۃ (صفحہ نمبر ۵۰ ۵۸) اختصار اور تصرف کے ساتھ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم

- **قرآن کی خصوصیات**

۱- بیشک یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور عظیم کی طرف سے عظیم چیز ہی آتی ہے ، فرمان باری تعالی ہے : { یقینا ہم نے آپ کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے } (الحجر : ۸۷) ۔

۲- یہ حق ہے اس میں کوئی شک ہے نہ خطا اور نہ ہی یہ باطل ہے: {اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے میں) کوئی شک نہیں} (البقرۃ : ۲) ۔

۳- یہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے : { بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالی جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے} (الفرقان : ۱) ۔

۴- اس میں ہر چیز کا علم ہے جسے کوئی اپنے علم سے جان سکا اور کوئی اپنی جہالت کی وجہ سے جاہل رہا : { ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی } (الانعام : ۳۸) ۔

۵- اس میں ہدایت اور راہنمائی ہے : { طس ، یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی ۔ ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لیے ہے} (النمل : ۱-۲) ۔

۶- ہر فتنے سے نکلنے کے لیے اس میں راہ موجود ہے : { یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں} (ابراھیم : ۱) ۔

۷- یہ شفا اور رحمت ہے : { یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے } (الاسراء : ۸۲) ۔

۸- اس میں یاد دہانی ، مواعظ اور عبرتیں ہیں : { تو آپ قرآن کے ذریعہ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید سے ڈرتے ہیں} (ق : ۴۵) ۔

۹- یہ معنی کی وضاحت کرتا ہے ،اس میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے : { اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کردیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ؟} (القمر : ۱۷) ۔

۱۰- یہ عاجز کردینے والا ہے، کوئی بشر اس کی مثال نہیں لاسکتا اگرچہ وہ سب جمع ہی کیوں نہ ہو جائیں : { کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں } (الاسراء : ۸۸) ۔

- **قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو پڑھانے اور پڑھنے کی فضیلت**

۱ - قرآن کریم قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والے کی سفارش کرے گا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قرآن کی تلاوت کیا کرو بیشک یہ روز قیامت تلاوت کرنے والے کی سفارش کرے گا " { امام مسلم نے اسے روایت کیا ہے } ۔

۲ - قرآن کریم دنیا و آخرت میں بلندیٔ شان کا سبب ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے قوموں کی شان بلند فرمائے گا اور اس کی وجہ سے دوسروں کی شان کم کرے گا "{ امام مسلم نے اسے روایت کیا ہے } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- تلاوت قرآن کریم سکون کے نزول کا سبب ہے : نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے : " یہ سکون قرآن کی وجہ سے نازل ہوا " { متفق علیہ } ۔

۴- قرآن کریم کی تلاوت کا اجر کئی گنا ہو جاتا ہے : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : " جس نے اللہ تعالی کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے ، اور وہ نیکی دس گنا زیادہ ہوگی ، میں یہ نہیں کہتا کہ (الم) ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے " { امام ترمذی نے روایت کیا ہے } ۔

۵- قرآن کریم کا معلم اور متعلم لوگوں میں سب سے بہتر ہیں : فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے : " تم میں بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھے اور سکھائے " { امام بخاری نے روایت کیا ہے } ۔

۶- قرآن کریم کا حافظ نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : " قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا جب اس کا حافظ بھی ہو تو وہ نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا ، اور اس کی مثال جسے قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں " { امام بخاری کے الفاظ ہیں } ۔

۷- حافظ قرآن اگر باعمل ہے تو عزت و احترام کا مستحق ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے : " بیشک اللہ تعالی کی عنایات میں سے بوڑھے مسلمان اور حافظ قرآن کا احترام ہے جو اس میں مبالغہ اور اس سے بے رخی نہ کرتا ہو " { امام ابو داود نے روایت کیا } ۔

www.KitaboSunnat.com

آداب تلاوت قرآن

۱ ۔ نیت اور ارادے میں اخلاص
۲ ۔ اللہ تعالی کی عظمت کو مد نظر رکھنا
۳ ۔ خشوع اور تدبر سے تلاوت کرنا
۴ ۔ مسواک کرنا اور منہ کی صفائی کا خیال رکھنا
۵ ۔ جسم ، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا
۶ ۔ تلاوت کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہ ہونا
۷ ۔ مصحف شریف کا احترام
۸ ۔ تلاوت کے دوران خوش الحانی کا خیال رکھنا
۹ ۔ تلاوت اور نحوی احکام کی تطبیق
۱۰ ۔ تلاوت کی شان کے خلاف باتوں سے اجتناب جیسا کہ ہنسنا ، شور اور بیہودہ باتیں کرنا
۱۱ ۔ جمائی کے وقت تلاوت سے رک جانا ۱۲ ۔ آہستہ پڑھنا ، جلدی نہ کرنا ۔

تدبر قرآن اور اس کے معانی کو سمجھنے کی اہمیت

۱ - اللہ تعالی نے اس کی مذمت کی جو اس کی آیات میں تدبر نہیں کرتا پاک پروردگار کا فرمان ہے : { کیا یہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے ؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں } (محمد : ۲۴) ۔

۲ - تدبر ، متاثر ہونے ، عمل اور تطبیق کا ذریعہ ہے : { یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں } (ص : ۲۹) ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- تدبر اللہ تعالی سے خشوع اور خوف پیدا کرتا ہے : { اللہ تعالی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے ، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں} (الزمر: ۲۳)۔

۴- تدبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور آپ کی ہدایت ہے : انہوں نے پوچھا : یا رسول اللہ آپ بوڑھے دکھائی دے رہے ہیں ، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "سورۂ ہود اور اس کی مثل دوسری سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے " { امام ترمذی نے روایت کیا ہے }۔

قرآن کریم سے متاثر ہونے کی فضیلت

✓ جو لوگ ظاہری اور باطنی طور پر قرآن کریم سے متاثر ہوتے ہیں ، اللہ تعالی نے ان کی تعریف میں فرمایا : { اللہ تعالی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے ، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں } (الزمر : ۲۳)۔

✓ اور پاک پروردگار نے قرآن کریم سے اعراض کرنے والوں کی مذمت کی جو اس سے متاثر نہیں ہوتے تو فرمایا : { اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے ؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے} (الکہف : ۵۷)۔ اور فرمایا : { انہیں کیا ہو گیا ہے ؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں ، گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں} (المدثر : ۴۹- ۵۱)۔

قرآن کریم سے متاثر ہونے کے اسباب

۱ - اللہ عز و جل کی تعظیم سے دل کا مامور ہونا۔
۲- قرآن کریم سے نفع حاصل کرنے کی سچی رغبت ۔
۳ - گناہوں کا ترک کرنا اور اطاعت کی طرف متوجہ ہونا۔
۴ - جو تلاوت کیا جا رہا ہو اس کی طرف دلجمعی اور غور سے سننے میں دلچسپی ۔
۵ - اس تصور میں پختگی کہ قرآن کریم اس کے لیے خطاب ہے اور وہی اس خطاب کا مقصود ہے ۔
۶ - قرآن کریم کی خوش الحانی سے، صحیح تلاوت کا اہتمام کرنے میں صحت کی حفاظت ۔
۷- قرآن کریم کے معانی کا ذوق ۔
۸- آیات کی تلاوت کا بار بار تکرار ، دہرائی اور دور کی پابندی ۔
۹ - اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا تاکہ وہ اس پر قرآن کریم کی برکتیں کھول دے ۔
۱۰ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلاف کے قرآن کریم کے ساتھ احوال پر نظر ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن

بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم انسان ہیں جنہوں نے قرآن کی تلاوت کی ۔ اس کے معانی پر غور و فکر کیا اور اس کے ساتھ متاثر ہوئے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی قرآن نازل کیا گیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے اسرار سکھائے جو کسی دوسرے کو نہیں سکھائے ، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عظمت کا احساس رکھتے تھے اور اس کی تلاوت یا سماعت کے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو جاتے تھے ، آپ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا : " مجھے قرآن کی تلاوت سناؤ " انہوں نے کہا : یارسول اللہ ! میں آپ کے سامنے تلاوت کروں اور یہ آپ پر نازل ہوا ؟ فرمایا : " میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں "۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے سورہ النساء کی تلاوت شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا : { پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے } (النساء : ۴۱) ۔ فرمایا : " اب بس کرو " ، جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے " { متفق علیہ } ۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو حفظ کرنے کے وسائل

۱- حفظ کرنے کا فیصلہ کرنے میں سچائی ۔ ۲- خلوص نیت ۔
۳- مصحف سے تلاوت ۔ ۴- حفظ کے لیے کسی معین نسخے پر اعتماد اور اسے تبدیل نہ کیا جائے ۔
۵- فارغ اوقات میں وقت نکالنا ۔ ۶- مناسب وقت اور جگہ کا اختیار ۔
۷- بغیر طوالت کے ترتیل کے ساتھ تلاوت ۔ ۸- نسبتاً بلند آواز سے تلاوت ۔
۹- شیخ کامل سے حفظ کی مشق کرنا ۔ ۱۰- پرہیزگاری کی پابندی اور گناہوں سے دوری ۔
۱۱- آیات کے معانی کی معرفت ۔
۱۲- متشابہات کا محکمات پر پیش کرنے کی رعایت کرتے ہوئے سب پر ایمان لانا ۔
۱۳- کتابت کے ذریعے مدد ۔ ۱۴- حفظ اور دہرائی کے لیے نظام الاوقات وضع کرنا ۔

صحابہ اور درس قرآن

بیشک صحابہ کرام نے قرآن میں زندگی بسر کی ، قرآن کے ساتھ زندہ رہے ، قرآن کو اپنی زندگی کا نصب العین اور راستوں کا چراغ بنائے رکھا ، ان کی قرآن کی تلاوت کو ختم کرنے کی کوشش نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی کوشش یہ ہوتی کہ قرآن کے ساتھ زندہ رہیں اور اس کے مطابق عمل کریں ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : " جب ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی دس آیات سیکھتے تو دوسری دس اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک یہ نہ جان لیں کہ ان میں کیا ہے " ۔ شریک سے پوچھا گیا : تمہاری مراد ان پر عمل کرنا ہے ؟ تو جواب دیا : جی ہاں ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جادو سے انتباہ

جادو: جادو سے مراد عزائم، جھاڑ پھونک اور تعویز وگنڈا ہے یہ دلوں اور جسموں میں اضطراب پیدا کرتا ہے، بیمار اور ہلاک کرتا ہے، خاوند اور بیوی میں تفریق ڈالتا ہے، فرمان باری تعالی ہے: { پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیں} (البقرۃ: ۱۰۲)۔ تو جادو، جادوگر اور شیطان کے مابین مشترک عمل ہے، دونوں شرک، کفر، گناہ اور دشمنی میں تعاون کرتے ہیں۔ جادو کی حرمت پر قرآنی دلائل میں سے اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: { اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا } (طٰہٰ: ۶۹)۔ اور اللہ تعالی کا یہ فرمان: { بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے} (البقرۃ: ۱۰۲)۔ اور حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: " سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو ..." اور ان میں جادو کا بھی ذکر کیا { متفق علیہ }۔

- جادو اور جادوگری کے بارے میں علماء کے اقوال

ابن قدامہ نے مغنی میں کہا ہے: جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اہل علم کے مابین اس بارے میں کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں ہے، ہمارے اصحاب نے کہا ہے: "جادو کی تعلیم اور اس پر عمل کی وجہ سے تکفیر کی جائے گی خواہ وہ اس کی حرمت کا اعتقاد رکھتا ہو یا اباحت کا"۔

- جادوگر کا حکم

ذہبی نے کتاب کبائر میں کہا ہے: " جادوگر کی حد قتل ہے کیونکہ اس نے اللہ کا انکار کیا یا کفر کی مشابہت اختیار کی "۔ تو جادوگر قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی جیسا کہ صحابہ نے قتل کیا۔

- جادو کی اقسام اور اس کی شکلیں

جادو کی دو قسمیں ہیں حقیقی جادو اور خیالی جادو

- اور یہ تاثیر کی حیثیت سے ہے

۱۔ میلان کا جادو اور اس سے مراد کسی کی محبت میں گرفتار کرنا۔

۲۔ اعراض کا جادو اور اس سے مراد کسی میں نفرت اور تفریق پیدا کرنا۔

۳۔ ربط کا جادو اور اس سے مراد جادو کے ذریعے مرد کی اپنی بیوی کے ساتھ۔ ہمبستری کی قوت کو سلب کر لینا۔

۴۔ پاگل پن اور نفسیاتی بیماریوں کا جادو۔ ۵۔ سستی اور خود غرضی کا جادو۔ ۶۔ خون کے جاری کرنے کا جادو، اور اس سے مراد عورت سے مسلسل خون کو جاری رکھنے کا جادو۔ ۷۔ تخیل کا جادو، اور سے مراد سحور کے اندر جادو کے ذریعے یہ گمان پیدا کرنا کہ چیزیں حرکت کر رہی ہیں یا کوئی اس کی نگرانی کر رہا ہے۔ ۸۔ التباس کا جادو: اور اس سے مراد جن کا کسی انسان کے ساتھ۔ چمٹ جانا اور اس کے تمام تصرفات کو اپنے کنٹرول میں لے لینا۔

- رہبانیت اور راہبوں و جادوگروں کے پاس جانے کی حرمت

اللہ تعالی کا فرمان ہے: { کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے؟ جو بت کا اور باطل معبود کا اعتقاد رکھتے ہیں } (النساء: ۵۱)۔ معاویہ سلمی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"۔۔۔راہبوں کے پاس نہ جانا" {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}:آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی نجومی یا راہب کے پاس آیا اور جو وہ کہتا ہے اس کی تصدیق کی تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا" {اسے احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے}، تو اس حدیث کی رو سے جادوگر یا راہب یا نجومی کے پاس آنا اور ان سے سوال کرنا اور ان کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹے، فاجر اور رسولوں کے دشمن ہیں۔

جادو کا جادو سے توڑ کا حکم

ابن قیم نے کہا: توڑ مسحور سے جادو ختم کرنے کی دو صورتیں ہیں:

- پہلی: جادو کا اسی طرح کے جادو سے توڑ، تو یہ شیطانی عمل ہے، کیونکہ جادو اس کے عمل میں سے ہے، تو جادو ختم کرنے اور کرانے والا اس کے اس طرح قریب ہوتے ہیں جیسے وہ پسند کرتا ہے، تو وہ مسحور سے اپنا عمل زائل کر دیتا ہے۔
- دوسری: جادو کو جھاڑ پھونک، تعویذات، دعاؤں اور مباح ادویات سے زائل کرنا تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔

نظر بد اور حسد سے انتباہ

حسد: حسد سے مراد محسود سے کسی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا، فرمان باری تعالی ہے: {اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد اور بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں} (البقرۃ: ۱۰۹)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی بندے کے سینے میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے" {نسائی} اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک دوسرے سے حسد مت کرو" {متفق علیہ}۔

- حسد سے نجات کے اسباب

اول: حسد کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ اور اس سے حفاظت طلب کرنا اور اسی کی پناہ لینا۔

دوم: اللہ تعالی کا خوف اور اس کے اوامر و نواہی کی حفاظت کرنا۔

سوم: حاسد پر صبر کرنا اور اس میں اللہ سے ڈرنا۔

چہارم: اللہ تعالی پر بھروسہ کرنا۔

پنجم: حاسد کے ساتھ مشغول نہ ہونا۔

ششم: اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا اس کے لیے اخلاص اور اس کی اطاعت میں مصروف رہنا۔

ہفتم: ان گناہوں سے اللہ تعالی کے لیے توبہ کو خالص کرنا جن کی وجہ سے اس پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا گیا۔

ہشتم: اگر ممکن ہو سکے تو خیرات و احسان کرنا۔

نہم: حاسد، باغی اور اذیت دینے والے کی آگ کو اس پر احسان کر کے ٹھنڈا کرنا۔

دہم: توحید کو خالص کرنا، توحید ہی اللہ تعالی کا عظیم قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا تو وہ امن والوں میں سے ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شرعی جھاڑ پھونک

* نظر بد اور اس سے بچاؤ

نظر بد: خبیث طبیعت حسد کی وجہ سے کسی چیز کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے تو اس سے نظر پڑنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اور کبھی تو اس کی ہلاکت کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں} (القلم: ۵۱)۔ یعنی اپنی نظروں سے تمہیں تکلیف میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نظر بد حق ہے" {متفق علیہ}۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اگر کوئی چیز قسمت پر سبقت لے جاتی تو نظر بد اس پر سبقت لے جاتی" {ترمذی}۔

* نظر بد کے وقوع سے پہلے بچاؤ

مندرجہ ذیل طریقہ سے بچا جا سکتا ہے:

۱- جس سے نظر بد کا اندیشہ ہو اس سے خوبیوں کا پوشیدہ رکھنا۔

۲- شرعی دعاؤں اور اذکار کو یاد رکھنا۔ وقوع کے بعد نظر بد کا علاج۔ نظر بد والے کی پہچان اور اس کے وضو کے پانی کو لے کر نظر بد کے شکار پر انڈھیلنا۔

۳- شرعی جھاڑ پھونک سے علاج۔

شرعی جھاڑ پھونک

۱- کثرت سے سورۂ فاتحہ کی تلاوت: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"تجھے کیا ادراک کہ یہ جھاڑ پھونک ہے" {متفق علیہ}۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے۔

۲- آیت الکرسی کی تلاوت۔

۳- گھر وغیرہ میں سورۂ بقرۃ کی تلات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "سورۂ بقرۃ کی تلاوت کیا کرو، اس کی تلاوت برکت ہے اور اس کو ترک کرنا حسرت ہے، اور جادو گر کا اس پر کوئی بس نہیں چلتا" {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔ اور بطلۃ سے مراد جادوگر ہے، اور آپ کا یہ فرمان: "شیطان اس گھر سے فرار ہو جاتا ہے جس میں سورۂ بقرۃ کی تلاوت کی جاتی ہو"۔

۴- سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جس نے ایک رات میں سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کی تو یہ اس کے لیے کافی ہیں" {متفق علیہ}، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے} (......) سورت کے اخر تک۔

۵- صبح و شام سورۂ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "(قل ھو اللہ احد) اور معوذتین کی تین مرتبہ رات کو اور تین مرتبہ صبح کو تلاوت تمہیں ہر چیز سے بے نیاز کر دے گی" {اسے ترمذی نے روایت کیا ہے}۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں {قل ھو اللہ احد}، {قل اعوذ برب الفلق} اور {قل اعوذ برب الناس} پڑھ کر پھونکتے اور دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک وہ پہنچ سکتیں اپنے جسم پر ملتے {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی جھاڑ پھونک

سونے سے پہلے سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک کی تلاوت کرنا: حدیث جابر کے مطابق انہوں نے کہا: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ (الم، تنزیل) اور (تبارک الذی بیدہ الملک) کی تلاوت سے پہلے نہیں سوتے تھے {نسائی}۔

* شرعی جھاڑ پھونک کی شرائط

۱- اللہ تعالی کے کلام کے ساتھ ہو یا اس کے اسماء و صفات میں سے۔
۲- عربی زبان میں ہونی چاہیے۔
۳- اس بات کا اعتقاد ہو کہ جھاڑ پھونک اللہ تعالی کے فضل کے بغیر بذات خود اثر نہیں کر سکتی بلکہ یہ صرف ایک سبب ہے۔
۴- نبوی حصار (قلعہ) بندیاں

✓ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر" ایک سو مرتبہ {متفق علیہ}۔ ترجمہ: {کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیئے بادشاہی ہے، اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے} ایک سو مرتبہ۔

✓ "اللھم رب الناس مذھب الباس، اشف انت شافی، لا شافی الا انت، شفاء لا یغادر سقما" {متفق علیہ}۔ ترجمہ: {اے اللہ لوگوں کے پروردگار مایوسی کو کافور کرنے والے، شفا بخش تو شفا دینے والا ہے، سوائے تیرے کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا کہ بیماری چلی جائے}۔

✓ "اذھب الباس رب الناس بیدک الشفاء، لا کاشف لہ الا انت" {متفق علیہ} ترجمہ: {لوگوں کے پروردگار مایوسی کو دور کر تیرے ہاتھ- میں شفا ہے، تیرے سوا کوئی ظاہر کرنے والا نہیں}۔

✓ "اعوذ بعزہ اللہ و قدرتہ من شر ما اجد و احاذر" {مسلم}، ترجمہ: {اللہ تعالی کی عزت اور قدرت کے ساتھ- اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے پہنچے اور میں اس سے متنبہ رہوں {مسلم} سات مرتبہ بیمار کے جسم پر ہاتھ- پھیرے۔

✓ "بسم اللہ ارقیک، من کل شیء یؤذیک، من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک" {مسلم}، ترجمہ: {اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو تجھے اذیت دے رہی ہے، ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ- اللہ تجھے شفا دے اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں} {مسلم}۔

✓ "بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء و ھو السمیع العلیم" {صحیح ترمذی}، ترجمہ: صبح و شام تین مرتبہ پڑھی جائے۔ ترجمہ: {اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے" {صحیح ترمذی}، صبح و شام تین مرتبہ پڑھی جائے۔

✓ "اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق" {مسلم}، ترجمہ: {ہر پیدا کردہ شر سے اللہ تعالی کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں} {مسلم}، رات اور گھر سے نکلتے وقت پڑھی جائے۔

✓ "اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک" {ابو داود} سات مرتبہ۔ ترجمہ: {اللہ رب العظیم عرش عظیم کے رب سے تیری شفا کا سوال کرتا ہوں} {ابو داود} سات مرتبہ۔

● ○ ● ○ ●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حزن وغم اور تکلیف کی دعائیں

"اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام اور باندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا حکم چلتا ہے، میرے حق میں تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تیرے ہر اس نام جو تو نے خود اپنے لئے پسند فرمایا، یا تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تجھے اپنے علم غیب میں قبول ہے، کے وسیلے سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، اور میرے حزن وغم اور دکھ کی جلاء بنا" (احمد، صحیح الکلم الطیب)۔

✓ "اللہ جو عظیم وحلیم، جو رب عرش عظیم زمین و آسمان اور عرش کریم کے رب کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں" (متفقہ علیہ)۔

✓ اے حی وقیوم میں تیری رحمت سے مدد کا طلبگار ہوں۔

✓ اے اللہ میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، مجھے ایک لمحے کے لیے بھی محتاج نہ کر، اور میرے تمام امور درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

✓ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔

نماز

- نماز کا مرتبہ اور اس کی اہمیت

نماز ارکانِ اسلام کا دوسرا رکن ہے، اور یہ دو شہادتوں کے بعد ارکانِ اسلام کی توثیق کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: اصل اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے، اور اللہ کی راہ میں جہاد اس کی اعلی چوٹی ہے۔ (احمد اور ترمذی کی روایت ہے۔)

✓ نماز جنت میں بندے کے درجات بلند کرتی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبان سے فرمایا: کثرت سے سجدے کرنا (نماز) تم پر لازم ہے، جب بھی تم اللہ تعالی کے لیے سجدہ کرتے ہو، تو اس کے ذریعے سے اللہ تعالی تمہارا درجہ بلند کرتا ہے، اور تمہارا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ (مسلم کی روایت ہے)۔

✓ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کا حساب نماز کے بارے میں ہی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں بندے کا حساب (سوال) ہوگا وہ نماز ہے۔ پس اگر یہ صحیح ہوگی تو اس کے تمام اعمال درست ہو جائیں گے۔ اگر یہ درست نہ ہوئی تو کوئی عمل درست نہیں ہوگا۔ (طبرانی کی روایت ہے)۔

✓ نماز بندے کو ہر برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہے، اے بنی آدم دیکھ (یاد رکھ) کہ اللہ تعالی کسی بھی چیز میں اپنی ذمہ داری کے بارے میں ہرگز تم سے دریافت نہیں کرے گا۔ (مسلم کی روایت ہے)۔

✓ نماز جنت میں داخلے کا عظیم ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم – کا ارشاد ہے: کہ جس نے بھی فجر اور عصر کی نماز ادا کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز

✓ نمازدوزخ سے نجات کا بھی عظیم وسیلہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا فرمان ہے: جس کسی نے بھی سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز ادا کی وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا۔(مسلم کی روایت ہے)۔

٭ ہم نماز کی اہمیت کیسے بڑھائیں؟

۱- اس کے اوقات اور حدود کی حفاظت سے۔

۲- اس کے مکمل ارکان اور واجبات سیکھنے سے۔

۳- اس کے فرض ہونے پر اس کی ادائیگی میں جلدی کرنے سے۔

۴- اس کے ضائع ہونے پر نادم اور پریشان ہونے سے۔

٭ نماز کی قبولیت

وہ نماز قبول ہوتی ہے جس کی ادائیگی میں بندہ اور اس کا دل اللہ تعالی سے جڑا ہوا ہو، ہمیشہ اسے یاد کرنے والا ہو، اور وہ کسی حال میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔ یہ نہیں کہ اس کے اعضاء تو نماز میں مشغول ہوں اور اس کا دل اللہ تعالی سے غافل ہوں۔

نماز میں خشوع وخضوع کے اسباب	نماز کی قبولیت کے عملی اقدامات
۱- نماز کے لیے اچھی تیاری کرنا	۱- نماز کے لیے آپ احسن طریقے سے وضوء کریں
۲- عدم جلد بازی اور اطمینان	۲- آپ گھر سے باوضو مسجد جائیں۔
۳- نماز میں پڑھی جانے والی آیات میں غور وخوض کرنا۔	۳- نماز کو اول وقت میں ادا کرنے کا اہتمام کریں۔
۴- خالق کی عظمت میں غورو فکر کرنا	۴- باجماعت نماز کی پابندی کریں
۵- نگاہ سجدے کی جگہ رکھنا	۵- تکبیر تحریمہ میں شامل ہونے کا اہتمام کریں
۶- نہ کسی اورطرف متوجہ ہونا اور نہ نگاہ اٹھانا۔	۶- مسجد پیدل جایا کریں
۷- بندے کو معلوم ہو کہ اللہ تعالی اس کی توجہ سے پہلے اس کی نماز میں اسے جواب دیتا اور اس کی مناجات سنتا ہے۔	۷- نماز میں دل کو حاضر رکھیں
۸- قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کراور خوبصورت آواز میں پڑھے۔	۸- آپ اپنے دل کو مسجدوں سے لگائیں اور ان میں جاکراکثر ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کریں۔
۹- جو چیز نماز سے غافل کرے اس کو زائل کرنا۔	۹- نماز کے احکام سیکھیں۔
۱۰- کوئی اونگھ کے غلبے میں یا پیشاب روک کر نماز ادا نہ کرے۔	۱۰- سنن مؤکدہ کی پابندی کریں
	۱۱- رات گئے تک جاگنے سے اجتناب کریں
	۱۲- زیادہ کھانے پینے اور نیند سے پرہیز کریں
	۱۳- نماز کے لیے جگانے کی غرض سے کسی کی معاونت حاصل کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* نماز کے منافی چیزیں:

۱- نماز کی ادائیگی کو اس کے اوقات سے مؤخر کرنا۔
۲- عذر کے بغیر جماعت ترک کرنا
۳- جلدبازی کرنااور اطمینان ترک کرنا
۴- خشوع پر توجہ نہ دینا
۵- بلند آواز میں نیت کہنا
۶- نمازی کے سامنے سے گزرنا
۷- نماز کی اقامت کے وقت نفل ادا کرنا
۸- باجماعت (نماز میں) صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا
۹- نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا
۱۰- امام سے پہل کرنا
۱۴- کسی ایک مسجد میں نماز ادا کرنے کی پابندی کریں
۱۵- آپ جو آیات پڑھیں اور سنیں ان میں تدبر کریں
۱۶- نماز میں اپنے بزرگوں اور صلحاء کی کیفیت کا مطالعہ کریں
۱۷- نماز شروع کرنے سے پہلے عظمت الٰہی کو مد نظر رکھیں
۱۸- نماز ادا کرنے کے بعد مسنون دعائیں کریں
۱۹- ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر ادا کریں
۲۰- نماز کے بعد کثرت سے استغفار کریں

نماز کے شرائط میں سے طہارت ہے اور طہارت کی دو قسمیں ہیں جنابت سے طہارت، یہ غسل سے حاصل ہوتی ہے اور حدث اصغر سے طہارت وضو کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

* نماز اور وضوء کے احکام

وضوء کی شرائط	وضو توڑنے والی چیزیں
* وضو کی دس شرطیں ہیں:	* وہ چھ چیزیں ہیں
۱- اسلام ۲- عقل	۱- سبیلین میں سے کسی چیز کا خارج ہونا
۳- فرق کرنے کی صلاحیت ۴- نیت کرنا	۲- جسم سے کسی نجس چیز کا خارج ہونا
۵- اسی کے ساتھ طہارت مکمل کرنے تک نیت ختم نہ کرنا	۳- نیند یا کسی چیز سے عقل کا زائل ہونا
۶- مانع وضو کا نہ ہونا	۴- آلہِ تناسل اور دبر کو کسی حائل کے بغیر چھونا
۷- اس سے پہلے استنجا کرنا	۵- اونٹ کا گوشت کھانا
۸- پانی کا پاک ہونا	۶- معاذ اللہ اسلام سے مرتد ہونا
۹- جلد تک پانی پہنچنے میں مانع چیز کو زائل کرنا	
۱۰- دائمی حدث کے شکار شخص کے لیے نماز کے وقت کا شروع ہونا۔	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز

وضو کے فرائض

۱- چہرے کا دھونا اور اسی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے
۲- کہنیوں تک ہاتھوں کو دھونا
۳- پورے سر اور کانوں کا مسح کرنا
۴- ٹخنوں تک پاؤں کو دھونا
۵- ترتیب سے وضو کرنا
۶- یکے بعد دیگرے دھونا

نماز کی شرائط

وہ نو ہیں:

۱- مسلمان ہونا
۲- عاقل ہونا
۳- فرق کرنے کی صلاحیت
۴- حدث کو دور کرنا
۵- نجاست کو زائل کرنا
۶- ستر کو ڈھانپنا
۷- وقت کا داخل ہونا
۸- قبلہ رخ ہونا
۹- نیت کرنا

(نوٹ) چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کو ایک بار دھونا فرض ہے اور تین بار دھونا مستحب ہے اسی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے، جبکہ سر کا مسح (ایک بار ہی ہے) تین بار مسح کرنا مستحب نہیں ہے۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

ارکان نماز

• نماز کے ارکان ۱۴ ہیں

۱- قدرت ہو تو قیام کرنا
۲- تکبیر تحریمہ
۳- سورت فاتحہ پڑھنا
۴- رکوع کرنا
۵- رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا
۶- سات اعضاء پر سجدہ کرنا
۷- سجدے سے اٹھنا
۸- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا
۹- تمام اعمال سکون سے ادا کرنا
۱۰- ارکان میں ترتیب
۱۱- آخری تشہد
۱۲- اسکے لیے بیٹھنا
۱۳- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم- پر درود پاک پڑھنا
۱۴- دونوں طرف سلام کہنا

واجباتِ نماز

• نماز کے واجبات آٹھ ہیں

۱- تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیریں کہنا
۲- اکیلے اور امام کے لیے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنا
۳- سب کے لیے "ربنا لک الحمد" کہنا
۴- رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کہنا
۵- سجدوں میں "سبحان ربی الاعلی" کہنا
۶- دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) "رب اغفرلی" کہنا
۷- پہلا تشہد
۸- اسکے لیے بیٹھنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز

* تشہد کے کلمات

ظہر، عصر۔ مغرب اور عشاء کی نمازں کے پہلے تشہد میں "التحیاتُ للہ والصلواتُ والطیباتُ، السلامُ علیك ایُّها النبیُّ ورحمةُ اللہ وبرکاتُه، السلامُ علینا وعلیٰ عبادِ اللہ الصالحین، اشهد ان لا اله الا اللہ، واشهدُ ان محمدًا عبده ورسولُه" تک پڑھا جائے یعنی اے اللہ میری تمام بدنی ، مالی اور قولی یا فعلی عبادتیں تیرے لئے ہیں۔ اے نبی مکرم آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ سلامتی ہو، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ جبکہ نماز فجر اور دوسری نمازوں کے اخری تشہد میں ان مذکورہ کلمات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ پر درود پاک "اللّٰھمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ ال محمدٍ، کما صلیتَ علیٰ ابراهیمَ وعلیٰ ال ابراهیمَ، وبارك علیٰ محمدٍ وعلیٰ ال محمدٍ، کما بارکتَ علیٰ ابراهیم وعلیٰ ال ابراهیم فی العالمین انك حمیدٌ مجیدٌ" کا اضافہ کیا جائے۔پھر وہ جہنم ، عذابِ قبر، موت وحیات کے فتنے، اور دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرے، پھر جو چاہے دعائیں کرے۔

یوم جمعہ

اس کی فضیلت

حضرت ابوھریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں اس سے نکالا گیا، اور جمعہ کے دن ہی قیامت آئے گی۔(مسلم کی روایت ہے)

- ✓ نماز جمعہ ایسی نماز ہے جو کہ اسلام کے فرائض کی تاکید کرتی ہے اور یہ مسلمانوں کا عظیم اجتماع ہے۔
- ✓ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔
- ✓ دوسرے دنوں کے مقابلے جمعہ کو صدقہ کرنا افضل ہے۔
- ✓ یہ ہفتہ کی عید کا دن ہے۔

✓ اس دن کی عظمت واہمیت اور اس میں پسندیدہ عبادات کی تخصیص کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں

- ✓ جمعہ کے دن اور اس کی رات کو نبی کریم صلی اللہ وسلم۔ پر کثرت سے درود پاک بھیجنا۔
- ✓ جمعہ کے دن امام کا نماز(فجر میں) سورۂ سجدہ اور انسان کی تلاوت کرنا
- ✓ غسل کرنا
- ✓ صاف اور خوبصورت لباس پہننا، مسواک کرنا،اور خوشبو لگانا
- ✓ نمازجمعہ کے لیے جاتے ہوئے تکبیریں کہنا
- ✓ امام کے آنے سے پہلے نفل نمازادا کرنا ، ذکر کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا
- ✓ خطبہ جمعہ کو خاموشی سے سننا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نماز جمعہ میں امام کا سورہ جمعہ اور منافقون یا سورہ اعلی اور غاشیہ کی تلاوت کرنا
- خطبہ کے دوران مسجد میں آنےوالے کا بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا
- (مگر) صرف ایک جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا اور اس کی رات کو قیام کرنا مکروہ ہے

• نماز جمعہ کا حکم

- نماز جمعہ ہر آزاد، مکلف اور مقیم مسلمان مرد پر فرض ہے
- بیماری اور خوف جیسے عذر کی وجہ سے نماز جمعہ ساقط ہوجاتی ہے ، اور نماز ظہر ادا کی جاتی ہے

• نماز جمعہ کے حوالے سے ہماری غلطیاں

- بعض لوگوں کا بغیر عذر کے نمازِ جمعہ ترک کرنا
- خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے سے لاپرواہی کرنا
- جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا
- کسی آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھنا
- اونچی آواز میں باتیں یا تلاوت کر کے نمازیوں یا بیٹھنے والوں کے لیے خلل پیدا کرنا
- اذان کے بعد بغیر عذر مسجد سے نکلنا
- خطبہ کے دوران گفتگو کرنا
- جمعہ کی رات کو رات گئے تک جاگنا
- نمازجمعہ کے لیے خوشبوکا استعمال ، مسواک اور غسل نہ کرنا
- لوگوں کے اوپر سے گزرنا اور دو (اکٹھے بیٹھے ہوئے نمازیوں) کو جدا کرنا
- خطبہ کو لمبااور نماز کو مختصر کرنا

●○●○●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز عیدین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو (اس وقت) اہل مدینہ (سال میں) دو دن کھیلتے اور خوشی مناتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اللہ تعالی نے تمہیں ان دو دنوں سے بہتر عطا کیے ہیں اور وہ عید الفطر اور عید الاضحی ہے" (احمد اور نسائی سے مروی ہے)۔

- عید کے احکام اور آداب

ا- عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم- نے "عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے"(متفقہ علیہ)۔

ب- غسل کرنا ، ظاہری صورت کو سنوارنا اور نئے کپڑے پہننا سنت ہے۔

ج- عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا، اور عید الاضحی میں کھانے کو دیر کرنا سنت ہے تاکہ وہ قربانی کے گوشت سے کھائے۔

د- نماز عید کے لئے جاتے اور آتے ہوئے مختلف راستہ اختیار کرنا سنت ہے۔

ہ- اہل خانہ کے سامنے خوشی و مسرت کا اظہار اور کھلے دل سے خرچ کرنا سنت ہے۔

و- نماز عید کو باقاعدگی اور پابندی سے ادا کرنا اور اسے ضائع نہ کرنا سنت ہے۔

ز- مسلمانوں کا ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دینے میں حرج نہیں۔

ح- نماز عید سے پہلے اور بعد میں نفل ادا کرنا جائز نہیں۔

ط- مسجدوں میں بلا ضرورت نماز عید ادا نہ کرنا اور شہر سے باہر عید گاہ میں ادا کرنا ،یہی عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم (سے ثابت) ہے۔

ی- نماز عید کی دو رکعتیں ہوتی ہیں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہیں۔ اور دوسری رکعت میں قیام کی تکبیر کے بعد پانچ تکبیریں ہیں۔ جب نماز ختم ہو تو امام کھڑے ہو کر دو خطبے دے اور جمعہ کی طرح ان دونوں کے درمیان بیٹھے۔

- عید کے دن ہونے والے منافی امور

✓ عید کی رات جاگ کر نوافل ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا اور اس کی فضیلت کا اعتقاد رکھنا۔

✓ عید کی رات اتنی دیر سے سونا کہ نماز فجر اور عید فوت ہو جائے۔

✓ عیدگاہ اور راستوں میں مردوں اور عورتوں کا میل جول ہونا۔

✓ عید کے دن کو قبروں کی زیارت اور مُردوں کے لیے دعا کی غرض سے مخصوص کرنا۔

✓ عید کی آمد پر موسیقی اور بری محافل کا اہتمام کرنا۔

✓ عید کے دنوں میں فضول خرچی کرنا۔

علاوہ ازیں حضرت سفیان ثوری کے ایک دوست نے کہا کہ:" میں عید کے دن سفیان ثوری کے ہمراہ نکلا تو آپ نے فرمایا کہ ہم آج اپنے اس دن کا آغاز نگاہ جھکانے سے کرتے ہیں"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکاۃ

زکاۃ

زکاۃ ارکانِ اسلام کا ایک اہم رکن اور عظیم بنیاد ہے، اس کی فرضیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ کہ یہ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور اسکو ادا نہ کرنے والے کے خلاف لڑنا لازم ہے۔

یہ دو ہجری میں فرض ہوئی، اللہ تعالی نے ۸۲ مقامات پر اسے نماز کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور اسے زکاۃ کا نام دیا، کیونکہ یہ نفس اور مال کو پاک کرتی ہے۔

- **تارک زکاۃ کے لیے وعید**

جس نے اس میں بخل کیا، یا اس کی ادائیگی میں کوتاہی کی اس کے حق میں شدید وعید ہے، ارشاد باری ہے: اور جو لوگ سونا اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں" (التوبہ ۳۴-۳۵)۔

- **زکاۃ کے فوائد**

✓ نفس کی پاکیزگی اور اس کا تزکیہ کرنا، فرمان باری ہے: آپ ان کے اموال میں سے صدقہ (زکوۃ) وصول کیجئے کہ آپ اس (صدقہ) کے باعث انہیں (گناہوں سے) پاک فرما دیں" (التوبہ ۱۰۳)۔

✓ مسلمان کو صفتِ جودوکرم اور حاجت مند انسان کی مدد کا عادی بنانا۔

✓ برکت اور اضافے کا حصول جیسا اللہ تعالی نے فرمایا: اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

- **مال کی وہ اقسام جن میں زکاۃ واجب ہوتی ہے**

مال کی ۴ قسموں پر زکاۃ واجب ہوتی ہے: زمین کے غلّے اور پھلوں کا خراج، چرنے والے جانوروں، سونا اور چاندی یا اس کے قائم مقام نقدی نوٹ اور تجارتی سامان پر واجب ہوتی ہے۔

- **اہل زکاۃ سے متعلق فوائد**

✓ اللہ تعالی کے مقرر کردہ مصارف کے علاوہ زکاۃ صرف کرنا جائز نہیں

✓ بیان کردہ مصارف میں سے کسی ایک مصرف پر صرف کرنا، اور اگر کسی ایک ضرورت مند کو پوری زکاۃ دینا جائز ہے

✓ ان محتاج رشتہ داروں، جن کا نفقہ اس پر لازم نہیں، انہیں زکاۃ دینا جائز ہے

✓ جن رشتہ داروں کا نفقہ اس پر لازم ہے انہیں زکاۃ دینا جائز نہیں بلکہ وہ ان پر اپنے مال سے خرچ کرے

✓ اپنے آباؤ اجداد، اپنے بیٹوں اور پوتوں اور بیوی کو زکاۃ دینا جائز نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکاۃ

- اہل زکاۃ کی اقسام

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انکی اقسام یعنی مصارف کوواضح کردیا ہے اور فرمایا ہےبیشک صدقات (زکوۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے"۔

صدقۂ فطر

یہ وہ صدقہ ہے جو رمضان کے آخر میں عید کی رات سے صبح عید کی نماز سے پہلے تک (فقیروں) کو دیا جاتا ہے۔

۱- اس کا حکم

یہ ہر چھوٹے بڑے، مذکر ومؤنث، آزاد اور غلام پرواجب ہے۔ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنی اور اپنی بیوی، اولاد، اور جن کا نفقہ اس پر لازم ہے ان کی طرف سے صدقہ نکالے، اور اگر وہ خود ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں تو یہ افضل ہے اور وہ اپنی طرف سے خود نکالیں تو ادا ہو گا۔

۲- اس کی حکمت

ابن عباس نے فرمایا: کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کی غلطی اور کوتاہیوں کی پاکیزگی اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے اسے فرض کیا۔

۳- اس کی نوعیت

انسان کی خوراک جیسے کھجور، گندم، چاول، زبیب اور جو میں سے اس کا نکالنا واجب ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ ان میں سے عمدہ اور فقیروں کے لیے مفید اجناس سے نکالے یا اس شہر میں معروف خوراک کو نکالا جائے۔

۴- اس کی مقدار

ایک صاع خوراک یعنی تین کلو غلّہ ہے۔

۵- اس کا وقت

عید کی رات سورج غروب ہوتے ہی صدقہ فطرواجب ہو جاتا ہے اور افضل یہ ہے کہ صبح نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا جائے، اور اسے عید سے ایک ،دو دن پہلے ادا کرنا بھی ممکن ہے۔

۶- ادا کرنے کی جگہ: جس جگہ وہ رہائش پذیر ہے اگر اس میں محتاج ہیں، تو اسی جگہ نکال کر (انہیں) دے۔

۷- اس کے حقدار: مسکین اور فقراء ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے

ماہ رمضان کے روزے رکھنا اسلام کا اہم رکن ہے، اور یہ فرائض اور ضرویات دین میں سے ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم، حدیث مبارکہ اور اجماع امت ہے۔

* روزے کب فرض ہوئے:

ماہ رمضان کے روزے دوہجری میں فرض ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے ۹ سال روزے رکھے۔

* ماہ رمضان کے داخل ہونے کا ثبوت:

دوامور میں سے کسی ایک سے ماہ رمضان کا داخل ہونا ثابت ہوتا ہے: پہلا، رؤیت ہلال سے، دوسرا، ماہ شعبان کے تیس دن پورا ہونے سے۔

* روزے کا وقت:

روزے کا وقت طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے غروب آفتاب سے ختم ہوجاتا ہے۔

* رات کو نیت کرنا واجب ہے:

روزے کے صحیح ہونے کے لیے نیّت شرط ہے، انسان پر لازم ہے کہ وہ رات کے کسی حصے میں خواہ فجر سے کچھ لمحات پہلے دل سے روزے کا عزم کرے، پس اس پر لازم ہے کہ وہ رات کو فرض روزے کی نیت کرے۔

* ماہ رمضان کے فضائل

یہ قرآن کا مہینہ ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، شیاطین کو بند کردیا جاتا ہے ۔ اس میں شبِ قدر ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے ۔ اس میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ جس نے ایمان اور احتساب سے نمازِ تراویح ادا کی، اور روزے رکھے تو اسے مغفرت و بخشش حاصل ہوگی۔ اس میں اعمال بڑھ جاتے ہیں ۔ اس میں کثرت سے دوزخ سے آزادی ہوتی ہے۔ ماہ رمضان میں ہر روز ہر مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے ۔ یہ مومن کے لیے ایک غنیمت ہے۔

* ماہ رمضان کے بارے میں ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

امام ابن القیم نے بیان کیا ہے، کہ ماہ رمضان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کثرت سے مختلف قسم کی عبادات کرنا، آپ رمضان میں جبریل علیہ السلام سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اور جب جبریل سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی تو آپ بھلائی میں مسلسل ہوا سے بھی تیز ہوتے تھے۔ اور آپ عام دنوں کے مقابلے میں، رمضان میں لوگوں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ اور کثرت سے احسان، صدقہ، تلاوتِ قرآن، نماز، اعتکاف اور ذکر کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں خصوصی اعمال کرتے جو دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے تھے (زادالمعاد)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے

* آخری عشرے کی خصوصیات

۱- اس میں اعتکاف کرنا

۲- ان راتوں میں ایک شبِ قدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے

۳- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کی دوسری راتوں سے زیادہ محنت آخری راتوں میں کی جس کے دلائل یہ ہیں۔

ا - راتوں کو جاگ کر عبادت کرنا، اس میں پوری رات جاگنے کا احتمال بھی ہے۔

ب - آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان راتوں میں اپنے اہلخانہ کو بھی جگاتے تھے۔

ج- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے یعنی اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لیتے تھے۔

د- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

ہ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم شبِ قدر تلاش کرتے تھے۔

* روزے دار کے لئے معاون چیزیں

۱- اللہ تعالی کا تقوی اور نگہبانی
۲- اس مہینے کی عظمت اور فضیلت کو محسوس کرنا
۳- توبہ کی تجدید کرنا۔
۴- زبان کو گالی اور غیبت سے محفوظ رکھنا
۵ - کثرت سے تلاوتِ قرآن، ذکر اور دعا کرنا
۶- قرآن کریم میں تدبر کرنا۔
۷- مسجدوں میں کثرت سے جانا اور باجماعت نماز کی پابندی کرنا۔
۸- برے دوستوں سے اجتناب کرنا۔ ۹- نفس کا محاسبہ کرنا۔
۱۰- زیادہ کھانے، پینے اور سونے سے پرہیز کرنا۔
۱۱- شہوت انگیز اور دل کو سخت کرنے والی چیزیں دیکھنے سے اجتناب کرنا۔

* روزے کی شرائط

اَ- ا- واجب ہونے کی شرائط

۱- عاقل، بالغ، مقیم عذر سے خالی ہر صاحب استطاعت مسلمان پر روزہ فرض ہے۔

۲- کافر روزہ نہیں رکھتا اور نہ اس کا روزہ قبول ہوتا ہے

۳- نابالغ پر روزہ فرض نہیں

۴- پاگل پر پاگل پن کی حالت میں روزہ فرض نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- دائمی عذر کی وجہ سے عاجز روزہ نہ رکھے۔ اور وہ ہر روز مسکین کو کھانا کھلائے۔

٦- اچانک بیمار ہونے والے پر اگر روزہ مشکل ہو تو نہ رکھے اور بعد میں قضاء پوری کرے۔

۷- حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں پر اگر روزہ شاق ہو تو وہ روزہ ترک کر دیں اور اسے قضاء کریں۔ اگر وہ دونوں اپنے بچوں کے لیے خوفزدہ ہو کر روزہ نہ رکھیں اور قضاء پوری کریں۔ اور صحابہ کے فتوے کے مطابق ہر روز مسکین کو کھانا کھلائے۔

۸ - مجبوری کی وجہ سے روزہ ترک کرنے والا روزے کی قضاء پوری کرے۔

۹- مسافر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے اور اس کی قضاء پوری کرلے۔

۱۰- حیض اور نفاس والی عورتیں روزہ نہ رکھیں اور بعد میں قضاء کریں۔

مکمل روزہ وہ ہوتا جو

- پیٹ اور نفس کو قضاء شہوت سے روکتا ہے۔
- آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، کان اور تمام جوارح کو گناہوں سے باز رکھے۔
- دل کو گھٹیا خواہشات اور رغبات سے روکے۔

ب- روزے کے صحیح ہونے کی شرائط

۱- مسلمان ہونا　　۲- عاقل ہونا　　۳- فرق کرنے کی صلاحیت ہونا

۴- خون حیض ونفاس کا نہ ہونا　　۵- نیت کرنا

ہ روزے کی شرائط روزے کی حکمتیں اور فوائد

ا- تقوی کا سبب ہے۔　　ب- ضبط نفس کا سبب ہے۔

ج شہوت کا زور کم ہوتا ہے　　د- انسان کو عبادت اور اطاعت کا موقع ملتا ہے۔

ہ- دلوں کو نرم اور نفوس کو پاک کرنا　　و- حسن خلق کا سبب ہے۔　　ز مسلمان کو وقت کے احترام اور نظام کا عادی بنانا۔

ح جسم کی زہریلے اور فاضل مواد سے پاکیزگی۔　　ط مسلمانوں کے اتحاد کا عظیم مظہر ہے۔

ي انسان کے لیے اللہ تعالی کی نعمتوں کی معرفت کا سبب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے

روزہ توڑنے والی چیزیں	روزے کی سنتیں اور آداب
۱- روزے کی حالت میں جماع کرنا:	۱- سورج غروب ہوتے ہی افطار میں جلدی کرنا
< اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر وہ دن کا بقیہ حصہ روزے سے رہے۔	۲- کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا
< اس پر اس کی قضاء کرنا اور کفارہ دینا لازم ہے۔	۳- افطار کے وقت دعا کرنا۔
< اس پر لازم ہے کہ نادم ہو اور توبہ اور استغفار کرے۔	۴- سحری تاخیر سے کرنے کی پابندی کرنا۔
۲- جان بوجھ کر کھانے، پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	۵- زبان اور اعضاء کو حرام سے روکنا۔
< اس لیے قضا کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔	۶- روزے داروں کو روزہ افطار کرانا
۳- حالتِ بیداری میں منی کا خارج ہونا	۷- سخاوت اور کثرت سے صدقہ کرنا۔
۴- ورید میں مغذی ٹیکہ لگوانا	۸- کثرت سے تلاوت قرآن اور اس میں غور وخوض کرنا۔
۵- پچھنے لگوانا	۹- پورا رمضان باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کرنا۔
۶- حیض ونفاس کا خون نکلنا	۱۰- شبِ قدر کو تلاش کرنا اور اس میں عبادت کرنا۔
۷- روزے دار کے جسم سے کسی بھی صورت میں خون نکالنے سے	۱۱- اعتکاف کا اہتمام کرنا
۸- جان بوجھ کر قے کرنا	۱۲- آخری عشرے میں (عبادت میں) زیادہ محنت کرنا
	۱۳- رمضان میں عمرہ ادا کرنا
	۱۴- آخری عشرے میں خاص طور پر اہلِ خانہ کو نماز تہجد کے لیے جگائے۔

* وہ چیزیں جو روزے کو نہیں توڑتیں

۱- لعاب کو نگلنا ۲- مسواک کرنا ۳- منی کا نکلنا ۴- خوشبو استعمال کرنا

۵- آنکھ اور کان کے قطرے استعمال کرنا

۶- منہ کے علاج کے لیے گیس پچکاری استعمال کرنا پاوڈر نہیں بشرطیکہ حلق میں اس کا ذائقہ محسوس نہ ہو

۷- سرمہ استعمال کرنا ۸- مہندی لگانا ۹- ٹیسٹ کے لیے خون لینا

۱۰- نگلے بغیر ضرورتاً زبان سے کھانا چکھنا ۱۱- طلوع فجر تک غسلِ جنابت، یا غسلِ حیض میں تاخیر کرنا

۱۲- رمضان میں دن کو پانی کے ذریعے ٹھنڈک لینا ۱۳- ورید میں غیر مغذی ٹیکہ لگوانا

۱۴- غرغرہ کرنا اور دانت نکلوانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- روزے میں مکروہ چیزیں

۱- کلی اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا
۲- لعاب کو منہ میں جمع کر کے نگلنا
۳- ضرورت کے بغیر کھانا چکھنا
۴- مشقت کے باوجود سفر میں روزہ رکھنا
۵- اس مریض کا روزہ رکھنا جس پر روزہ شاق ہو
۶- روزے دار کے دانتوں میں کھانے کا باقی چھوڑنا
۷- حاملہ اور دودھ پلانے والی کا روزہ رکھنا بشرطیکہ ان پر روزہ شاق ہو۔

حج

وہ پانچ ارکان جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے ان میں سے ایک حج ہے یہ ۹ ہجری میں فرض ہوا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ ہجری میں حج ادا فرمایا۔ اس کی فرضیت قرآن کریم، سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

- حج اور عمرے کے فضائل

۱- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جس نے اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا، تو اس دن کی طرح گناہوں سے پاک صاف ہوگیا کہ جس دن اس کی ماں نے جنا تھا"۔ (متفق علیہ)

۲- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک ان گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جو دو عمروں کے درمیان ہوئے ہوں، اور حج مقبول کی جزا صرف جنت ہے"۔ (متفقہ علیہ)

۳- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "حج سے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں" (مسلم کی روایت ہے)

- حج کی شرائط

۱- مسلمان ہونا
۲- بالغ ہونا
۳- عاقل ہونا
۴- آزاد ہونا
۵- صاحب استطاعت ہونا
۶- عورت کے لیے محرم کا ساتھ ہونا۔

- ارکانِ حج چار ہیں:

۱- احرام باندھنا اور یہ حج میں داخل ہونے کی نیت ہے۔
۲- میدانِ عرفات میں قیام۔
۳- طوافِ افاضہ
۴- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

- حج کے واجبات ۷ ہیں

۱- حاجی کا اپنی میقات سے احرام باندھنا
۲- ۹ ذی الحجہ کی مغرب تک میدان عرفات میں ٹھہرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج

۳- عید کی رات مزدلفہ میں بسر کرنا۔

۴- عید کے دن جمرہ عقبہ میں کنکریاں مارنا، کنکریاں ایامِ تشریق کے تین دن ماری جاتی ہیں۔

۵- مردوں کے لیے حلق یا تقصیر اور عورتوں کے لیے صرف تقصیر کرنا

۶- کم از کم گیارہ اور بارہ کی رات مِنٰی میں بسر کرنا اور جلدی نہ ہو تو تیرہ کی رات بھی وہیں گزارنا۔

۷- طوافِ وداع کرنا۔

تنبیہ:

رکن:رکن وہ ہوتا ہے جس کے بغیر حج اور عمرہ مکمل نہ ہو۔واجب: اس کے بغیر مناسک صحیح ہوتے ہیں مگر جس نے واجب ترک کیا تو اس پر دم یعنی بکری ذبح کرکے حرم کے فقراء میں تقسیم کرے، جبکہ جس نے سنت ترک کی اس پر کوئی چیز نہیں۔

- عمرہ کے ۳ رکن ہیں

۱-احرام باندھنا ۲- طواف کرنا ۳- سعی کرنا

- عمرہ کے واجبات ۲ ہیں

✓ محلل جو میقات میں ہو اس کا احرام باندھے۔

✓ مردوں کے لیے حلق یا تقصیر اور عورتوں کے لیے صرف تقصیر کرنا۔

✓ سلا ہوا لباس وہ ہے جو جسم یا عضو کے مطابق سلا ہو، جیسے قمیص، شلوار اور بنیان۔

- حالتِ احرام میں ممنوع چیزیں

۱- تمام بدن سے بال اتارنا ۲- بغیر عذر کے ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن اتارنا۔

۳- مرد کا عمامے یا ٹوپی سے اپنا سر ڈھانپنا ۴- مرد کا جان بوجھ کر سلے ہوئے کپڑے پہننا۔

۵- عورت کا دستانے اور نقاب پہننا ۶- احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا۔

۷- شہوت کے ساتھ عورتوں سے میل جول کرنا۔

جو حاجی عمداً احرام کی ان ممنوع چیزوں میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوا تو اس پر فدیہ لازم ہو گا اور وہ بکری ذبح کرنا ، یا ۶ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ۳ دن کے روزے رکھنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

- فرج میں جماع کرنے کی دو حالتیں

۱- اگر جماع پہلی مرتبہ احرام کھولنے سے پہلے ہو تو مندرجہ ذیل چیزیں مترتب ہونگی۔

ا- وہ منسک باطل ہوجائے گا۔

ب- اسے جاری رکھنا واجب ہے۔

ج- آئندہ سال اس کی قضاء پوری کرنا لازم ہے

د- فدیہ ادا کرے جو بدنہ ذبح کرکے فقراء حرم میں تقسیم کرے۔

۲- اگر جماع پہلی مرتبہ احرام کھولنے کے بعد ہو تو، اس سے حج باطل نہیں ہوتا۔ اس پر بکری ذبح کرنا لازم ہے۔ فدیہ میں مرد اور عورت برابر ہیں۔اگر اس کی رضامندی سے ہو۔

۳- نکاح کرنے سے فاسد ہوتا ہے اور اس میں فدیہ نہیں ہے

[illegible] کرنا، اس میں قیمت ادا [illegible] ہوگی

اگر محرم ان ممنوع چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا ارتکاب بھول کر، جہالت سے ، مجبورا اور حالتِ نیند میں ہوگیا تو اس پر کوئی گناہ اور فدیہ نہیں ، اور نہ منسک باطل ہوگا۔ اس کی تفصیل کے لیے فقہ کی معتمد کتابوں کا مطالعہ کریں۔

قربانی اور عقیقہ کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

[illegible] کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری اور اونٹ کی قربانی کی ،آپ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی، آپ نے اپنے حج اور عمرے میں قربانی کی۔

قربانی کے بکرے کو کوئی مخصوص نشانی لگائے بغیر اس کے گلے میں ہار ڈالنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کے گلے میں ہار ڈالا اور اس پر نشان لگایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے ایک جانور میں کئی صحابہ کرام کو شریک کرتے تھے ، اونٹ اور گائے سات کی طرف سے ہوتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اونٹ کی اگلی بائیں ٹانگ کو باندھ کر کھڑے ہی ذبح کریں، اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربانی اورعقیقہ کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے تھے اور شاید بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لیے وکیل بھی مقرر کیا۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے جائز قرار دیا کہ وہ اپنی قربانیوں سے کھائیں اور قربانیاں کثرت سے کریں۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ احرام کھولنے ، سورج طلوع ہونے اور کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی۔

- قربانی کے بارے میں آپ کے ارشادات

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قربانی ترک نہیں کی، اوردو بکرے قربان کرتے تھے اور آپ انہیں نماز عید کے بعد ذبح کرتے تھے۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دنبہ ایک سال کا ، اونٹ پانچ سال کا، اور گائے دو سال کی ذبح کریں۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم- کا فرمان ہے کہ قربانی کا جانور سب سے اچھا اور عیوب سے سلامت اختیار کریں۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کا ارادہ کرے تو ذوالحجہ کے داخل ہونے کے بعد اپنے ناخن اور بال نہ اتارے۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ایک بکرے کی قربانی ،ایک آدمی اور اس کے پورے اہل خانہ کی طرف سے ہوتی ہے،خواہ ان کی تعداد زیادہ ہو۔

- عقیقے کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشادات

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح حدیث مبارکہ ہے کہ :"ہر بچہ اپنے عقیقے کا مرہونِ منت ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے ، اس کے سر کے بال اتارے جائیں ،اور اس کا نام رکھا جائے۔(ابوداود اور ترمذی کی روایت ہے)۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کا عقیقہ دو بکرے اور بچی کا عقیقہ ایک بکری ہے۔

●○●○●

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خرید وفروخت کی ممنوع صورتیں

دراصل خرید وفروخت جائز اور صحیح ہے یہاں تک کہ حرمت اور کراہت پردلیل آجائے۔ ارشاد باری ہے: اللہ تعالی نے بیع یعنی تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام (البقرۃ:۲۷۵)۔ سو خرید وفروخت کی حرام صورتوں کے عام ہونے اور بہت سے لوگوں کو ان کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے بہتر سمجھا کہ ان سے بچنے کے لیے ان کی بعض قسموں کو بیان کریں اور وہ یہ ہیں:

۱- بیع میں سود شامل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:" اللہ تعالی نے بیع یعنی تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام "

۲- بیع غرر: غرر سے مراد نا معلوم انجام ہے جیسے پھل پکنے سے پہلے بیچنا، اور بھگوڑے اونٹ کی بیع، پیٹ میں حمل کی بیع جس کی بیع جائز نہیں ہوتی۔اور پانی میں مچھلی کی بیع ، اس قسم کی بیع کی اقسام بے شمار ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع کیا۔

۳- قبضے سے پہلے چیز بیچنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:" جس نے کھانا خریدا ، تو وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے"۔فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا یہ کھانے کے ساتھ خاص ہے یا کہ ہر چیز کے لیے عام ہے۔؟

۴- آنے والے قافلوں سے ملنا: سامان فروش کے بازار پہنچنے سے پہلے ہی خریدار اس سے سامان خرید لیتا ہے اور اسے اس کی قیمت معلوم نہیں ہوتی ہے، اس میں شک نہیں کہ اس میں بیچنے والے سے دھوکہ اور اس کا اور شہریوں کا نقصان ہے۔

۵- دوسرے کی بیع پر بیع کرنا: آپ صلی اللہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:" تم ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو"۔ (بخاری کی روایت ہے)۔ ایک اور فرمان ہے: کوئی انسان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے"۔(متفقہ علیہ)

۶- بیع نجش: اس سے مراد وہ بیع ہے جس میں جو شخص سامان خریدنا نہیں چاہتا اور سامان کی قیمت بڑھاتا ہے اور دوسرے خریدنے والے کو دھوکہ دیتا ہے تاکہ وہ قیمت بڑھائے ، تو یہ دھوکہ اور حرام ہے۔

۷- ایک بیع میں دو بیع کرنا: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے" ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا"

(احمد اور نسائی کی روایت ہے) ایک بیع میں دو بیع کی مثال ایسے ہے جیسے بیچنے والا کہے، میں نے اس چیز کو نقد دس روپے میں اور ادھار پندرہ روپے میں بیچا، تو یہ باطل ہے کیونکہ قیمت مجہول ہے صحیح نہیں ہے ، ہاں اگر خریدار دونوں صورتوں میں سے کسی ایک کو معین کردے تو بیع صحیح ہے۔

۸- جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا، ارشاد نبوی ہے کہ" جو تمہارے پاس نہیں اس کو نہ بیچو" (احمد اور اہل سنن سے روایت ہے)۔

۹- اللہ تعالی کی معصیت کی معاونت میں کسی چیز کو بیچنا، جیسے شراب بنانے والے کو جوس فروخت کرنا، ارشاد باری ہے:" اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو" (المائدۃ:۲)۔ اس لیے کہ یہ برائی میں تعاون ہے اسی طرح مسلمانوں میں فتنے کے وقت ، ڈاکوؤں اور مسلمانوں سے لڑنے والوں کو اسلحہ بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ اعمال

۱۰- نمازجمعہ کے وقت بیع کرنا: ارشاد باری ہے" اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو " (الجمعہ:۹)۔

دوسری اذان کے بعد خرید وفروخت حرام ہے پہلی اذان کے بعد حرام نہیں۔

۱۱- مجبور کی بیع: اگر اسے حق کے بغیر بیع پر مجبور کیا جائے تو صحیح نہیں ہے۔

۱۲- حرام چیزوں کی بیع: فرمانِ نبوی ہے: جب اللہ تعالی نے کوئی چیز حرام کی تو اس کی قیمت بھی حرام کردی۔(احمد کی روایت ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ تعالی نے شراب ، مردار ، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت حرام کردی ہے"۔(بخاری کی روایت ہے)۔

فضائلِ اعمال

عمل	فضیلت
وضو کرنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے عمدہ طریقے سے وضو کیا، اس کا جسم اس کے ناخنوں تک گناہوں سے پاک ہوگیا" (مسلم کی روایت ہے)۔
مسجدیں تعمیر کرنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالی کی رضا کے لیے مسجد بنائی ، اللہ تعالی اسی جیسا اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا" (متفق علیہ)۔
باجماعت نماز	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:باجماعت نماز تنہا نماز ادا کرنے سے ۲۷ درجے افضل(زیادہ ثواب) ہے" (متفق علیہ) ۔
پہلی صف میں نماز ادا کرنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اگر لوگوں کو اقامت اور پہلی صف کی فضیلت کا علم ہوجائے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لیے آپس میں جھگڑیں گے"(متفقہ علیہ)۔
پانچ نمازیں	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (پانچ نمازیں ، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان کے درمیان اگر گناہ کبیرہ سے اجتناب کیا جائے تو یہ گناہ صغیرہ کو مٹا دیتے ہیں) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفل نماز	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو مسلمان ہر دن اللہ کے لیے بارہ رکعت نماز نفل پڑھے تو اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے) ، {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
نماز تہجد	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (ماہ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالی کے ماہ محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل تہجد کی نماز ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
وتر	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس کو یہ اندیشہ ہو کہ رات کے آخری پہر نہیں جاگ سکے گا تو اسے چاہیے کہ وتر پہلے ہی پڑھ لے اور جس کی خواہش ہو کہ وہ رات کے آخری پہر جاگ سکے گا تو اسے چاہیے کہ وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھے یقینا نماز تہجد کا مشاہدہ کیا جاتا ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
نماز جنازہ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس نے نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جس نے جنازہ کو دفنانے میں شرکت کی تو اس کے لیے دو قیراط ہیں ، ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے) ، {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
مصیبت کے وقت اللہ سے لو لگانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس بندہ کو مصیبت پہنچے تو وہ یہ کہے : بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ، اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا کر اور میرے لیے اس کے پیچھے بھتری رکھ تو اللہ تعالی اس کی مصیبت میں اسے اجر اور اس سے بہتر عطا فرمائگا) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
بیمار کی عیادت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس نے بیمار کی عیادت کی تو آسمان سے آواز دینے والا ندا دیتا ہے : تو صحت مند رہے اور تیرا چلنا خوشگوار ہو تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے) { اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے } ۔
روزہ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (ہر انسان کا عمل کئی گنا بڑھ جاتا ہے ، نیکی دس سے سات سو گنا تک : اللہ تعالی کا فرمان ہے : سوائے روزہ کے پس یہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا یا میں خود اس کی جزا ہوں) { متفق علیہ } ۔
رمضان کے روزے	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے اس کے پہلے گناہ بخش دیے گئے) { متفق علیہ } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

★ فضائلِ اعمال

سحری کھانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سحری کھایا کرو پس سحری کھانے میں برکت ہے) {متفق علیہ}۔
عاشورا کا روزہ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورا کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: (ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہے){مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
یوم عرفات کا روزہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفات کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا (گذشتہ سال اور باقی کا کفارہ ہے){مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
ماہ شوال کے چھ روزے	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارا زمانہ روزے رکھے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
پیر اور جمعرات کا روزہ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (پیر اور جمعرت کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں) {ترمذی نے روایت کیا ہے}۔
ہر ماہ کے تین روزے	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ہر مہینے کے تین روزے سارے زمانہ کے روزے ہیں) {متفق علیہ}۔
روزہ افطار کرانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کے لیے روزہ دار کے برابر اجر ہے البتہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی)، {اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے}۔
شب قدر میں نماز پڑھنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے شب قدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ شب بیداری کی اس کے پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں) {متفق علیہ}۔
زکاۃ کی ادائیگی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ---) اور ان میں: (ایک زکاۃ ادا کرنا بھی ہے) {متفق علیہ}۔
صدقہ	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑے سے ہی، پس اگر اسے نہ پاؤ تو اچھی بات سے ہی){متفق علیہ اور یہ مسلم کی الفاظ ہیں}۔
خرچ کرنا	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (اللہ تعالی نے مجھے فرمایا: خرچ کرو کہ خرچ کرنا تم پر واجب ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
اہل خانہ پر خرچ کرنا	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (بیشک جب مسلمان اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور وہ اس کا احتساب بھی کرتا ہو تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے) {متفق علیہ}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتہ داروں پر صدقہ	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (مسکین کو خیرات دینا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر خرچ کرنا دو صدقے ہیں ایک صدقہ اور دوسرا صلۂ رحمی) { اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے } ۔
درخت لگانا اور زراعت	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جو مسلمان درخت لگاتا یا کھیتی اگاتا ہے اور اس سے کسی پرندہ یا انسان یا جانور نے کھایا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے) { متفق علیہ } ۔
موت کے بعد میت کو فائدہ پہنچانے والی چیزیں	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جب کوئی شخص مر جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین کے : صدقۂ جاریہ یا علم جس سے استفادہ کیا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
پاک دامنی	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ، اگر تم میں سے کوئی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص اس کی مدد کرے یا اس کو دینے سے انکار کردے){ متفق علیہ } ۔
والدین کے ساتھ نیکی	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا : کون سا عمل اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے ؟ تو فرمایا : (وقت پر نماز کی ادائیگی) پوچھا گیا پھر کونسا ؟ تو فرمایا : (والدین کے ساتھ نیکی) ، پوچھا گیا : پھر کونسا ؟ تو فرمایا : (اللہ کی راہ میں جہاد) { متفق علیہ } ۔
صلۂ رحمی	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کے اثرات کو بھلا دیا جائے تو اسے چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے){ متفق علیہ } ۔
بیوہ اور مسکین کی امداد	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (بیوہ اور مسکین کی مدد کرنے والا اللہ کی راہ میں مجاہد کی طرح ہے یا دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے کی طرح ہے){ متفق علیہ } ۔
یتیم کی کفالت	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے) ، اپنی دو انگلیوں : شہادت اور درمیانی انگلی کو آپس میں ملاتے ہوئے فرمایا){اسے بخاری نے روایت کیا ہے } ۔
تنگدست کی نگرانی یا اس سے در گذر کرنا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جس نے تنگ دست کا خیال رکھا یا اس سے تنگی دور کی ، تو اسے اللہ تعالی اپنے سایہ میں رکھے گا){مسلم نے اسے روایت کیا ہے }۔
حج مقبول	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جس نے حج کیا اور بے حیائی و بیہودگی نہ کی تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو کر اس طرح لوٹا جیسے اس کی ماں نے اسی پہلے دن جنا){ متفق علیہ } ۔
بیت اللہ کا طواف	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے : (جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی تو گویا اس نے گردن (غلام) آزاد کی) { ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ اعمال

حرمین میں نماز	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (میری اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی نماز سے ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے){متفق علیہ}۔
اللہ کی راہ میں جہاد	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (اللہ کی راہ میں صبح یا شام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے){متفق علیہ}۔
شہادت کی تمنا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے؛ مجھے یہ پسند ہے اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں اور قتل کیا جاؤں){متفق علیہ}
اللہ کی راہ میں تیاری	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (اللہ کے راہ میں ایک دن لڑائی دنیا اور اس پر موجود چیزوں سے بہتر ہے) {بخاری نے اسے روایت کیا ہے}۔
حلال کمائی	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں، اور بیشک داؤود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے) { اسے بخاری نے روایت کیا ہے }۔
خرید و فروخت میں سچائی	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: دو بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ اگر تو وہ سچ بولیں اور (چیز میں اگر عیب ہے تو) بیان کردیں تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع میں سے برکت جاتی رہتی ہے{متفق علیہ}۔
علم کی تلاش	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جس نے علم کی تلاش کا راستہ اختیار کیا اللہ تعالی اس کے لیے جنت کا راستہ آسان بنا دیتا ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
لوگوں کو تعلیم دینا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (... قسم بخدا اللہ تعالی اگر تیرے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدیت دے وہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے) { متفق علیہ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں }۔
توبہ	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے جس طرح اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں) { ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے }۔
سلام	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جب دو مسلمان آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کو بخش دیتا ہے) { ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے }۔
راستہ سے موذی چیز ہٹانا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جب کوئی شخص راستہ میں چل رہا ہو اور اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے پیچھے کردیا تو اللہ تعالی اس کی قدر کرتا اور اس کی بخشش کرتا ہے){متفق علیہ}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے مابین صلح کرانا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل درجہ کی خبر نہ دوں؟) انہوں نے کہا: کیوں نہیں، فرمایا: (ناراضوں کے مابین صلح کرانا) {ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے}۔
لوگوں کی ضروریات پوری کرنا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جس نے مومن سے دنیا کی پریشانی میں آسانی کی اللہ تعالی اس کے لیے قیامت کی پریشانیوں میں نرمی کرے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
اللہ کے لیے محبت	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (یقینا اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائے گا: میری جلالت کی وجہ سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ میں جگہ دوں گا آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
نیکی کی طرف راہنمائی کرنا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جس نے نیکی کی طرف راہ نمائی کی اس کے لیے اس پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
مسلمان کی پردہ پوشی کرنا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (۔۔۔ جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالی اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
مسلمان کی درخواست کا جواب دینا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جس نے اپنے بھائی کی درخواست کا جواب دیا اللہ تعالی روز قیامت اس کے چہرہ کو آگ سے بچالے گا) {اسے ترمذی نے روایت کیا ہے}۔
غصہ کو چھپانا	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (جو غصہ پر قابو پالیتا ہے جب کہ وہ اس پر عمل کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، قیامت کے دن اللہ تعالی تمام مخلوق کے سامنے اسے بلا کر یہ اختیار دے گا کہ کسی ایک حور کو پسند کر لے) {ابو داود اور ابن ماجہ}۔
درگزر اور انکساری	آپ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان ہے: (صدقہ کرنے سے جو بھی مال کم ہوتا ہے اللہ تعالی اس میں اضافہ کر دیتا ہے جو بندہ درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی عزت بڑھا دیتا ہے جو بندہ اللہ تعالی کے لیے انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے بلندی عطا کرتا ہے) {مسلم نے اسے روایت کیا ہے}۔
ضیافت	نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم سے پوچھا گیا: (کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو فرمایا: کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کو سلام کرو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے) {متفق علیہ}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبائر اور شرعی محرمات

دلیل	گناہ کبیرہ اور محرمات
اللہ تعالی کا فرمان ہے : {یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے ، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا } (المائدة:72)۔	اللہ کے ساتھ شرک
اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور جو کوئی کسی مومن کو قصدا قتل کر ڈالے ، اس کی سزا دوزخ ہے ، جس میں وہ ہمشہ رہے گا ، اس پر اللہ تعالی کا غضب ہے ، اسے اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے } (النساء: 93)۔	مومن نفس کا قتل
اللہ تعالی کا فرمان ہے : {اور جس کا خون کرنا اللہ تعالی نے حرام کردیا ہے اس کو قتل مت کرو} (الانعام: 151)۔ اور یہ آیت نفس مومن ، کافر ، معاہد اور امن دیئے گئے اور ذمی کو بھی شامل ہے ۔	بے گناہ نفس کا قتل
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو : اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ، جادو ، اللہ تعالی نے جس نفس کو ناحق قتل کرنا حرام کیا ہے۔۔۔) { متفق علیہ } ۔	جادو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (ہمارے اور ان کے مابین عہد نماز ہے جس نے اسے ترک کیا تو یقینا اس نے کفر کیا) { اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے } ۔	ترک نماز
اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے} (التوبة: [illegible])۔	زکاۃ کا روکنا
(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ سے باخبر نہ کروں ؟ انہوں نے کہا : کیوں نہیں ، فرمایا : (اللہ تعالی کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی دینا) { متفق علیہ } ۔	والدین کی نافرمانی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا) { متفق علیہ }، یعنی : رشتہ دار سے تعلق منقطع کرنا ۔	قطع رحمی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (زانی مومن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا) { متفق علیہ } ۔	زنا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو قوم لوط جیسا عمل کرے اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہو) { اسے نسائی نے روایت کیا ہے } ۔	اغلام بازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبائر اور شرعی محرمات

سود کھانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (سود کھانے اور کھلانے ، لکھنے اور گواہ پر اللہ کی لعنت ہو) اور فرمایا : (یہ سب برابر ہیں) { اسے مسلم نے روایت کیا ہے } ۔
یتیم کا مال کھانا	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے جاتے ہیں ، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے } (النساء:۱۰) ۔
تکبر ، فخر اور اتراہٹ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) (اسے مسلم نے روایت کیا ہے) ۔
جھوٹی گواہی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کبیرہ کے بارے میں آگاہ نہ کروں : اللہ کے ساتھ شرک ، والدین کی نافرمانی ، - پھر فرمایا : خبردار جھوٹی بات ، خبردار جھوٹی گواہی) اور وہ اسے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش خاموش ہو جائیں ، { متفق علیہ } ۔
شراب نوشی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (شراب ، اس کے پینے والے ، پلانے والے ، فروخت کرنے والے ، خریدنے والے ، نچوڑنے والے ، نچڑوانے والے ، اٹھانے والے ، اٹھوانے والے اور اس کی قیمت کھانے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہو) ، { اسے ابو داود نے روایت کیا ہے } ۔
جوا	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { بات یہی ہے کہ شراب اور جوا ، تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں ، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو } (المائدہ : ۹۰) ۔
بھولی بھالی عورتوں پر تہمت	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے } (النور:۲۳) ۔
چوری	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (--- چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا) { متفق علیہ } ۔
کسی لالچ میں جھوٹی قسم	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس نے لالچ کی وجہ سے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا سکے تو وہ فاجر ہے ، جب وہ اللہ تعالی سے ملے گا تو وہ اس پر ناراض ہوگا) { اسے بخاری نے روایت کیا ہے } ۔
جھوٹ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (--- اور جھوٹ فجور کی طرف راہنمائی کرتا ہے جب کہ فجور جہنم کی طرف راہنمائی کرتا ہے ---) { متفق علیہ } ۔
بے غیرتی اور مرد و زن کی مابین مشابہت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (تین طرح کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے : والدین کا نافرمان ، بے غیرت اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا) { اسے نسائی نے روایت کیا ہے } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیانت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو امانت کا خیال نہیں رکھتا اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاسداری نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں) {اسے احمد نے روایت کیا ہے}۔
ریاکاری	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو غور سے سنتا ہے اللہ بھی اسے غور سے سنتا ہے اور جو ریاکاری کرتا ہے اللہ بھی اس کے ساتھ. ایسے ہی کرتا ہے) {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔
لعنت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مومن پر لعنت بھیجنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے) {متفق علیہ}۔
چغلخوری	آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا (--- ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی گناہ کبیرہ کی وجہ سے نہیں ---) پھر فرمایا: اور دوسرا لوگوں میں چغلی کھاتا پھرتا تھا)، {متفق علیہ}۔
پڑوسی کو اذیت دینا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا پڑوسی اس کی اذیت سے امن میں نہ رہتا ہو) {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔
حکمران کا عوام کو دھوکہ دینا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس حکمران نے اپنی رعایا کے ساتھ. دھوکہ کیا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا) {اسے احمد نے روایت کیا ہے}۔
مسلمان کی تکفیر	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے اپنے بھائی کو کہا اے کافر، تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا) {اسے بخاری نے روایت کیا ہے}۔
نماز جمعہ کا ترک کرنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (کئی قومیں جمعہ ترک کرنے کی اہانت میں مبتلا ہوں گی یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا، پھر غافلوں میں سے ہو جائیں گے)، {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔
صحابہ کو گالی دینا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (میرے صحابہ کو گالی مت دو، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ جتنا سونا بھی صدقہ کردے تو وہ ان کی بالشت یا اس کے نصف برابر بھی نہیں پہنچ سکتا) {اسے بخاری نے روایت کیا ہے}۔
تجسس	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو لوگوں کی بات سنے اور وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈھیلا جائے گا) {بخاری}۔
بد فالی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بد فالی یا بد شگونی شرک ہے)، {اسے احمد نے روایت کیا ہے}۔
رشوت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو) {اسے احمد نے روایت کیا ہے}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسد اور بغض	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (قوموں کی بیماری تم میں سرایت کر جائے گی، حسد اور بغض، اور یہ مونڈھنے والی ہے، میرا مطلب بال مونڈھنا نہیں بلکہ یہ دین کو مونڈھنے والی ہے)۔{اسے ترمذی نے روایت کیا ہے}۔
مسلمانوں کی آپسی لڑائی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ جمع ہوئے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں داخل ہوں گے) {متفق علیہ}۔
معاہدین اور پناہ گزینوں کا قتل	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس نے معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا اگرچہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے){اسے بخاری نے روایت کیا ہے}۔

اہل ایمان کے اخلاق

مکارم اخلاق: اس کا شمار ان اہم چیزوں کے درمیان ہوتا ہے جن کی دعوت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، بلکہ یہ آپ کی دعوت کے بنیادی ستونوں میں سے ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: {میں بھیجا ہی اس لئے گیا ہوں کہ اخلاق کا اعلی نمونہ پیش کروں} {امام احمد بن حنبل نے اور ترمذی نے روایت کیا}۔

اسلامی اخلاق کے نمونے:

سچائی

سچائی دین کی عمارت کی بنیاد اور یقین کے خیمے کا ستون ہے اور اس کا مقام نبوت کے درجہ کے بعد آتا ہے جو عالمین کا بلند ترین درجہ ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو صادقین کے صفات سے متصف ہونے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو} (التوبۃ:۱۱۹)۔ اور سبحانہ وتعالی نے خبر دی کہ سچائی سے تقوی پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں} (الزمر:۳۳)۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ بندے کو قیامت کے دن سچائی کے علاوہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالی ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے} (المائدۃ:۱۱۹)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا اور اس کی ضد (جھوٹ) سے منع فرمایا، اور اس کا انجام بیان کرتے ہوئے فرمایا: (تم پر سچائی واجب ہے، تو یقینا سچائی نیکی کی راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے، بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس صدیق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچو یقینا جھوٹ فجور کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور فجور دوزخ کی طرف راہنمائی کرتا ہے، بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے پاس جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے) {متفق علیہ}۔

سچائی کے ثمرات:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ اہل ایمان کے اخلاق

۱- جنت کے قریب ترین راستوں میں سے ہے جیسا کہ آیات اور احادیث میں آیا ہے۔

۲-نفسیاتی راحت کا سبب ہے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (... سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے) {اسے ترمذی نے روایت کی ہے}۔

۳-تقوی کا وسیلہ ہے جیسا کہ سابقہ آیت میں گزرا۔

۴- بندہ کے لیے اللہ اور مخلوق کی محبت کا سبب ہے۔

۵- بندے کا ہلاکتوں سے نجات کا سبب ہے۔

۶- برکت کے حصول کا سبب ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیچنے اور خریدنے والے کو ایک دوسرے سے جدا ہونے تک اختیار ہے پس اگر دونوں نے سچ بولا اور وضاحت کی تو اس سودے میں ان کے لیے برکت ہے اور اگر جھوٹ بولا اور چھپایا تو ان کے اس سودے میں برکت ختم ہو جائے گی)۔

سچائی کے میدان اقوال ، افعال ، احوال ، نیت اور ارادہ ہر چیز میں سچائی ہونی چاہیے

معافی

معاف کرنا مومن کی قابل تعریف عادات میں سے ہے اور اس سے مراد ہے انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود احسان اور مکارم اخلاق کی خاطر اپنے حق کو جود، کرم اور احسان کے طور پر چھوڑ دینا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں} (آل عمران:۱۵۹)۔

معاف کرنا ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں سے ہے، آپ علیہ الصلوۃ والسلام معاف کرنے والوں کے سردار اور لوگوں پر سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے ہیں، سابقہ کتابوں میں آپ کو معاف کرنے اور درگزر کرنے والے کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تورات میں آئی ہے: (کے نبی ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری دینے والا، ڈرسنانے والا اور امیوں کے لیے حفاظت گاہ بنا کر بھیجا ہے، تو میرا بندہ اور رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، تجھے درشت، سخط، بازاروں میں شور و غل کرنے والا، برائی کا جواب برائی سے دینے والا نہیں بلکہ معاف اور درگزر کرنے والا بنایا ہے ...) {بخاری}۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر کو فرمایا جب انہوں نے افضل اعمال کے بارے میں پوچھا: (اے عقبہ! جو تم سے قطع تعلق کرے اس کے ساتھ تعلق قائم کرو، جو تجھے محروم کرے اسے عطا کرو، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو) {اسے احمد نے روایت کیا ہے}۔

- معافی کے ثمرات:

۱- اس سے تقوی پیدا ہوتا ہے: {تمہارا معاف کردینا تقوی سے بہت نزدیک ہے} (البقرۃ:۲۳۷)

۲- یہ بخشش کو واجب کر دیتی ہے: {بلکہ معاف کردینا اور درگزر کر لینا چاہیے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالی تمہارے قصور معاف فرما دے؟} (النور:۲۲)۔

۳- یہ اللہ تعالی سے اجر عظیم کا سبب بنتی ہے: {اور جو معاف کردے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے}

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(5) اہل ایمان کے اخلاق

(الانبیاء:۱۰۷)۔

رحمت :

رحمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے اور آپ پر قرآن کریم کے نازل کرنے کا بنیادی ہدف ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے } (الانبیاء:۱۰۷) . اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے } (آل عمران:۱۵۹)۔ اور رحمت اللہ تعالی کی صفت عظیم ہے جیسا کہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے : { اور میری رحمت تمام اشیا کو محیط ہے } (الاعراف:۱۵۶)۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : { کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں ؟ } (الزخرف:۳۲)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالی کے اسماء میں رحمان اور رحیم بھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر مہربانی و شفقت کی ترغیب دلائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالی بھی اس پر رحم نہیں کرتا) { متفق علیہ }۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (تم اہل زمین پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا) { اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے }۔

اسلام رحمت کی دعوت دیتا ہے حتی کہ میدان جنگ میں اور دوران جنگ بھی۔ انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ کے نام اور اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول کے طریقے پر نکلو ، کمزور بوڑھے ، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرنا اور مبالغہ نہ کرنا اپنا مال غنیمت جمع کرو ، اپنی اصلاح کرو اور احسان کرو ، بیشک اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے) { اسے ابوداود نے روایت کیا ہے }۔ کسی غزوہ میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتولہ عورت کو دیکھا تو اس کے پاس رک گئے اور فرمایا : (قاتل کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا) پھر اپنے ایک صحابی سے فرمایا : (جاؤ خالد بن ولید سے ملو اور اسے کہو کہ کسی ذریت اور عسیف یعنی : کسی غلام اور عورت کو ہرگز قتل نہ کرنا) { احمد اور ابوداود }۔ بلکہ اسلام میں رحمت جانور کو بھی شامل ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوئی ، اس نے بلی کو باندھے رکھا نہ تو اسے کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی تاکہ کہیں سے کوڑا کرکٹ تلاش کر کے پیٹ بھر لیتی) { متفق علیہ }۔

جانور پر اسلام کی رحمت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس نے ذبحہ کے وقت اس پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان کرنا واجب کیا ہے ، جب تم قتل کرو تو مقتولوں پر احسان کرو ، جب تم ذبحہ کرو تو جانور پر احسان کرو ، اپنی چھری تیز کرو اور اپنے جانور کو جلدی جان سے آزاد کردو) { اسے مسلم نے روایت کیا ہے }۔

وفا :

اسلام نے سمجھوتوں کی وفا اور وعدوں کا احترام کرنے کی دعوت دی ہے حتی کہ دشمن کافروں کے ساتھ بھی ۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور وعدے پورے کرو کیونکہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے } اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اے ایمان والو ! عہد و پیماں پورے کرو } ( )۔ اور پاک پروردگار نے اہل وفا کے اجر کو بیان کرتے ہوئے فرمایا : { اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا تو اسے عنقریب اللہ بہت بڑا اجر دے گا } (الفتح:۱۰)۔ اور اہل وفا کے لیے وضاحت کی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6 اہل ایمان کے اخلاق

وہ اہل ایمان اور کامیابی پانے والے ہیں ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : {یقینا ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی} (المؤمنون :۱)۔ اور ان کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا : { جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں} (المؤمنون:۸)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دھوکہ اور خیانت کو منافقین کی صفات بنایا ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے : (جس میں چار چیزیں ہوں وہ خالص منافق ہے ، اور جس میں ان میں سے کوئی ایک عادت ہو تو اس میں نفاق پایاجاتا ہے جب تک وہ اسے چھوڑے نہیں : جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے ، جب بات کرے تو جھوٹ بولے ، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودگی کرے) { متفق علیہ }۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پاس داری نہیں اس کا دین نہیں) { اسے احمد نے روایت کیا ہے }۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ : (جب اللہ تعالی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے لوگوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے لیے ایک پرچم بلند کیا جائے گا ، کہاجائے گا : یہ فلاں دھوکہ باز کا پرچم ہے) { اسے مسلم نے روایت کیا ہے }۔ حافظ ابن حجر نے کہا : (دھوکہ بالاتفاق حرام ہے خواہ یہ مسلمان کے حق میں ہو یا ذمی کے حق میں) ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس نے بھی کسی ذمی کو پناہ دی اور پھر اس کو قتل کردیا تو میں قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی ہو) { ابن ماجہ }۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرتے تھے اور ان کے قاصدوں کے خون کی حفاظت کرتے ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (یقینا میں وعدہ کو کمتر سمجھنے والا نہیں ہوں) { ابوداود }۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کے قاصدوں سے فرمایا: (اگر قاصدوں کو قتل کیا جاتا ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اتار دیتا) { احمد اور ابو داود }۔

- حیاء:

یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ہے، بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔حق کے معاملہ میں لومۃ لائم کی پرواہ نہیں فرماتے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا بھلائی ہی لاتی ہے۔ حیا چند اسباب سے پیدا ہوتی ہے، اللہ کی محبت، اس کی نعمتوں کے ادراک، اللہ کے خوف، اس کی رحمت کی امید اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے۔

- غیر مسلموں کے ساتھ مل جل کر رہنا اور بردباری:

اللہ تعالی نے انسانیت کو عزت بخشی خواہ وہ کوئی بھی ہو ، فرمان باری تعالی ہے : {یقینا ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوقوں پر انہیں فضیلت عطا فرمائی} (الاسراء : ۷۰)۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کی اور یہودیوں کو بلایا اور ایک دستاویز (دستور) وضع کیا جس نے مدینہ کے فرقوں کو آپس میں منظم کیا ، اس دستاویز میں لوگوں کے مابین معاشرتی انصاف کے حصول پر نص بیان کی گئی تھی اگرچہ وہ عقیدہ میں مسلمانوں کے مخالف ہی ہوں ، کسی کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا . فرمان باری تعالی ہے : { اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے آتے ، تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کرسکتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن ہی ہو جائیں } (یونس : ۹۹) ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف نسلوں کے ساتھ احسان اور انصاف کے ذریعہ معاملہ کرتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ خرید و فروخت کرتے ، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی ، ہجرت کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو اجرت پر لیا جو راستہ کی راہنمائی کرتا تھا ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتماد کیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی نے کے بیٹے کی اس کی بیماری میں عیادت کی اس کے سرہانے بیٹھ کر اس پر اسلام پیش کیا جو اس نے قبول کر لیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک یہودن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور اس کے ہاں کھانا کھایا ، کسی غیر مسلم کی ناحق ایذا رسانی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ منع فرمایا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اگرچہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے "{اسے بخاری نے روایت کیا ہے }۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " خبردار جس نے بھی کسی معاہد پر ظلم کیا یا اس کی حق تلفی کی یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اسے مکلف کیا یا بغیر کسی حق کے اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو روز قیامت میں اس کی طرف سے عذر دار ہوں گا "{ ابو داود نے روایت کیا ہے }۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو اس کے لیے کھڑے ہوگئے ، آپ کو بتایا گیا : کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کیا یہ نفس نہیں تھا " { بخاری نے روایت کیا ہے }۔

قرآن کریم نے یہودی کو بری قرار دیا اور یہ بات واضح کی کہ مسلمان ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کیا کہ یہودی کے خلاف حد سے بڑھنے والے مسلمان کی طرفداری مت کریں ۔

فرمان باری تعالی ہے : { یقینا ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے تا کہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تمہیں شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو . اور اللہ سے بخشش مانگو ! بیشک اللہ تعالی بخشش کرنے والا ، مہربانی کرنے والا ہے} ([illegible] : ۱۰۵، ۱۰۶) ۔ فرمان باری تعالی ہے : { جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالی تمہیں نہیں روکتا ، بلکہ اللہ تعالی انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے} ([illegible] : ۸) ۔

• ◦ • ◦ •

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں خانگی اور میاں بیوی کے حقوق[1]

اسلام میں خاندان خاوند و شوہر کے تعلقات سے وجود میں آتا ہے جو کہ انسانی ضرورت بھی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: { اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ بنادیے تمہارے واسطے تمہاری قسم سے جوڑے کہ چین سے رہو ان کے پاس اور تمہارے درمیان پیار اور مہربانی رکھا} (سورہ روم-۲۱)

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے نوجوانو، اگر نکاح کی قدرت ہو تو نکاح کرو ۔۔۔) متفق علیہ۔

شوہر کے بیوی پر حقوق:

بھلائی کے معاملہ میں اس کی طاعت کرنا۔ اس کی عزت کی حفاظت کرنا اللہ کا فرمان ہے: (مرد عورتوں پر محافظ و منتظم ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے (بھی) کہ مرد (ان پر) اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پس نیک بیویاں اطاعت شعار ہوتی ہیں شوہروں کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ (اپنی عزت کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، اور تمہیں جن عورتوں کی نافرمانی و سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو اور (اگر نہ سمجھیں تو) انہیں خواب گاہوں میں (خود سے) علیحدہ کر دو اور (اگر پھر بھی اصلاح پذیر نہ ہوں تو) انہیں (تادیباً ہلکا سا) مارو، پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں تو ان پر (ظلم کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بیشک اللہ سب سے بلند سب سے بڑا ہے) (النساء: ۳۴)۔

بہن توجہ کر (عورتوں کے حقوق)

۱- بیوی کے خاوند پر حقوق

- مہر: اللہ کا فرمان ہے: (عوتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو۔۔۔) (النساء: ۴)۔
- عرف کے مطابق نفقہ: (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھاؤ تو انہیں بھی کھلاؤ اور پہنو تو انہیں بھی پہناؤ)(احمد اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا)۔
- حسنُ معاشرت : اللہ نے فرمایا: (اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں نا پسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے) (النساء: ۱۹)
- نفسیاتی احوال کی رعایت کرنا، اس کی لغزشوں سے چشم پوشی کرنا اور غلطیوں پر گرفت نہ کرنا۔

۲- ماں کے حقوق:

- اس پر احسان : اللہ تعالی کا فرمان ہے : { اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا } (الاسراء: ۲۳)۔
- رہن سہن میں اچھا برتاؤ : اللہ تعالی کا فرمان ہے : { ہاں دنیا میں ان کے ساتھ. اچھی طرح بسر کرنا} (لقمان: ۱۵)۔
- اس کی فرمانبرداری اور اسے ناراض نہ کرنا اور اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا۔

---

(1) دیکھیے کتاب (الأسرة المسلمة في العالم المعاصر)ڈاکٹر وہبہ زحیلی، کتاب (تبصرة الأنام بالحقوق في الإسلام) استاد صالح طہ عبد الواحد ص:۱۷۷-۱۷۸۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- بیٹیوں کے حقوق

- بیٹیوں اور بیٹوں کے مابین تعامل، محبت اور تحائف دینے میں انصاف کرنا۔
- ان کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کرنا۔
- ان پر احسان اور ان پر صبر کرنا۔
- ان کو بہتر تعلیم و تربیت دینا اور ان کے لیے نیک خاوند کا انتخاب کرنا

مسلمان عورت کے لیے پردے کی فضیلت

پردہ اللہ اور اس کے رسول اطاعت وفرماں برداری کا ذریعہ ہے، یہ مسلمان عورت کی حیا، پاکیزگی اور اس کی عفت کی دلیل ہے، اور اس کی شرطیں مندرجہ ذیل ہیں:

- عورت کے تمام جسم کو ڈھانپ لے
- کپڑا زیب و زینت کے لیے نہ ہو
- باریک نہ ہو
- کشادہ ہو تنگ نہ ہو
- خوشبودار یا معطر نہ ہو
- مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو
- کافروں کے لباس کے مشابہ نہ ہو
- شہرت یا دکھاوے کا لباس نہ ہو

قلبی عبادات

تقوی

۱- تقوی [illegible]: بھلائی کو جمع کرنا اور فضائل و کرامات کی انتہا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی سزا سے بچنے کے لیے اس کی اطاعت کی کوشش کرنا۔ تقوی پہلوں اور بعد والوں کے لیے اللہ تعالی کی ہدایت ہے جیسا کہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا: { اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو } ([illegible])۔ تقوی بہترین زاد راہ ہے جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا: { اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالی کا ڈر ہے } ([illegible])۔ یہ ایمان کے حصول کے لیے شرط ہے جیسا کہ جل و علا نے فرمایا: { اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالی سے ڈرتے رہو } ([illegible])۔

۲- [illegible] مراتب

- دل اور اعضا کو گناہوں اور محرمات سے بچانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا: انہیں مکروہات سے دور رکھنا۔

تیسرا: فضول اور غیر ضروری چیزوں سے بچانا۔ ابن مسعود نے اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں کہا: {اللہ تعالی سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے} (آل عمران: ۱۰۲): (اس کی فرمانبرداری کی جائے نافرمانی نہ کی جائے، اسے یاد رکھا جائے بھلایا نہ جائے، اور اس کا شکر ادا کیا جائے ناشکری اور کفر نہ کیا جائے)۔ اور سہل بن عبداللہ نے کہا: جو یہ چاہتا ہو کہ پرہیزگار بن جائے تو اسے چاہیے کہ تمام گناہ چھوڑ دے۔

ج۔ قرآن میں تقوی کے بعض ثمرات

ثمرۃ	قرآن سے دلیل
۱- اللہ تعالی کی خصوصی معیت	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {یقین مانو کہ اللہ تعالی پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے} (النحل: ۱۲۸)۔
۲- حسن انجام	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اس لیے آپ صبر کرتے رہیے (یقین مانیے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے} (ہود: ۴۹)۔
۳- اللہ تعالی کی راہنمائی میں کامیابی	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالی ہے} (الجاثیۃ: [illegible])
۴- بہت بڑا اجر	اللہ تعالی کا فرمان ہے:{ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری برتی ان کے لیے بہت زیادہ اجر ہے} (آل عمران: ۱۷۲)۔
۵- بلند مقام	اللہ تعالی کا فرمان ہے:{بیشک (اللہ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہوں گے} (الدخان: ۵۱)۔
۶- نجات کا حصول	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ} (البقرۃ: ۱۸۹)۔
۷- علم نافع کی توفیق	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اللہ تعالی سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے} (البقرۃ: ۲۸۲)۔
۸ حق و سچ کی ہدایت	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالی تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا} (الانفال: ۲۹)۔
۹- ہر مشکل سے چھٹکارہ	اللہ تعالی کا فرمان ہے:{اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے} (الطلاق: ۲)۔
۱۰- بے حساب رزق	اللہ تعالی کا فرمان ہے:{اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو} (الطلاق: ۳)۔
۱۱- جنت حاصل کرنے میں کامیابی	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {بیشک تقوی والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے} (الذاریات: ۱۵)۔
۱۲- دوزخ سے نجات	اللہ تعالی کا فرمان ہے: {اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہو گا} (اللیل: ۱۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاص

ا۔ اخلاص کا معنی

قصدا صرف اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے اطاعت کو خاص کرنا اور اس سے مراد مخلوقات کو دکھانے سے اعمال کو صاف رکھنا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: { تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے} (الکهف: ۱۱۰)۔ عمل اس وقت تک نیک نہیں ہو سکتا جب تک اس میں دو شرطیں نہ پائی جائیں:

پہلی: اللہ تعالی کے لیے اخلاص۔

دوسری: اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: { انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں} (البینة: ۵)۔ اللہ تعالی نے واضح کیا کہ اس نے جو فرض کیا اس میں اہم چیز اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت میں اخلاص ہے۔ اور صرف اللہ تعالی کے لیے عبادت میں اخلاص وہ بنیادی اصول ہے جس کا اعلان، اظہار، اس کی طرف دعوت اور اس کی مخالفت سے بیزاری و براءت واجب ہے؛ { کہہ دیجیے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں۔ تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو} (الزمر: ۱۴-۱۵)۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کی کہ اعمال خلوص کے بغیر نیک اور مقبول ہو سکتے تو فرمایا: (بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہوگی اور جس نے دنیا کے لیے ہجرت کی کہ اسے پا لے اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس کے لیے ہو گی جس کی اس نے نیت کی) { متفق علیہ }۔

ب۔ اخلاص کے ثمرات

- بیشک اخلاص عمل کو قبول کرنے اور اس پر اجر کے مستحق ہونے کا سبب ہے۔
- بیشک اس کے ترک کرنے سے عمل ختم ہو جاتے ہیں اور سزا واجب ہو جاتی ہے۔
- بیشک یہ درجات کو بلند اور صاحب اخلاص کو اونچا مقام فراہم کرتا ہے۔
- بیشک یہ سختیوں اور پریشانیوں سے نجات کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ بندہ سے اللہ تعالی کی رضا اور اس کی مدد کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ شیطان کو شکست دینے اور اس کے وسوسوں پر غلبہ پانے کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ ریاکاری اور شرک سے چھٹکارہ پانے کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ مسلمانوں کی اپنے دشمن پر کامیابی کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ دعا کی قبولیت کا سبب بنتا ہے۔
- بیشک یہ تقوی کے حصول میں سبب بنتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلبی عبادات

اللہ تعالی کی محبت

ا محبت کا معنی

بیشک اللہ تعالی کی محبت ایک عظیم مقام ہے اس میں محب ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں ، اور عمل کرنے والے عمل کرتے ہیں ، پہلے لوگوں نے اس تک رسائی کی خاطر اپنے آپ کو فنا کردیا ، یہ ایک شرعی فریضہ ہے اس میں سوائے تاریک دل اور اندھی بصیرت والے کے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ فرمان باری تعالی ہے : { آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں ، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالی اپنا عذاب لے آئے، اللہ تعالی فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا (التوبۃ : ۲۴) }۔ اللہ تعالی نے اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر کسی دوسرے سے محبت کو فضیلت دینے پر وعید سنائی ہے ۔ اور وعید لازمی فرض اور حتمی واجب پر ہی واقع ہوتی ہے ۔ حضرت انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی اولاد ، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں){ متفق علیہ } ۔

ب - محبت کے درجات

امام رجب رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اللہ کی محبت کے دو درجے ہیں :

پہلا : فرض لازم : اور اس سے مراد اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ اس طرح محبت کی جائے جس طرح اس کے لیے محبت کرنا واجب ہے۔جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اس سے محبت، اس سے بچنا جو اس نے حرام کیا ہے ، اس کے رسول کے امر اور نہی کی تبلیغ کرکے اس سے محبت کرنا ، اس کی محبت کو نفوس اور اپنے گھر والوں پر مقدم کرنا ، اللہ کی طرف سے دین میں جو پہنچایا اس پر راضی ہونا ، اس کو رضا و تسلیم کے ذریعے قبول کرنا ، انبیاء و رسولوں اور ان کے پیروکاروں سے اجمالی اور عمومی طور پر اللہ تعالی کی خاطر محبت کرنا ، کافروں و فاجروں سے اجمالی اور عمومی طور پر نفرت کرنا ۔ اور یہ مقدار واجب ایمان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے ۔

دوسرا : سابقہ مقربین کا درجہ : اور اس سے مراد نفلی عبادات کے ذریعے اللہ تعالی سے محبت، مکروہات سے نفرت، تقدیر اور اس کے فیصلے پر رضا اور نفس کو مصیبتوں سے جو تکلیف پہنچتی ہو اس پر رضا اس درجہ تک پہنچ جائے جسے اللہ تعالی پسند کرتا ہے۔ اور یہ اس کی بارگاہ میں مقبول ہے ۔

ج - اللہ تعالی کی محبت کے لیے دس اسباب جو ابن قیم رحمہ اللہ نے ذکر کیے ہیں ۔

- قرآن کریم کے معانی میں تدبر اور سمجھنے کے لیے تلاوت کرنا ۔
- فرائض کے بعد نوافل کے ذریعے قرب الہی کی کوشش کرنا ۔
- ہر حالت میں زبان ، دل ، عمل اور حال میں اللہ تعالی کے ذکر میں دوام ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اپنے نفس پر ایثار و قربانی کو ترجیح دینا۔
- اللہ تعالیٰ کے اسماء، اس کی صفات اور اس کی معرفت کے لیے دل سے مطالعہ کرنا۔
- اللہ تعالیٰ کی مہربانی، لطف اور نرمی کا مشاہدہ کرنا۔
- مکمل طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سمجھتے ہوئے اس درجہ تک پہنچ جائے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے قلبی انکسار۔
- رات کے تیسرے پہر نزول الٰہی کے وقت مناجات اور اس کے کلام کی تلاوت کے ذریعے خلوت اختیار کرنا۔
- سچی محبت کرنے والوں کی مجلس اختیار کرنا۔
- اللہ تعالیٰ اور دل کے مابین حائل ہونے والی ہر چیز سے دوری اختیار کرنا۔

●○●○●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوی دعائیں

عام نبوی دعائیں

فضیلت	دعا
(۔۔ اس کے پاس دس غلام تھے ، اس کے نامۂ اعمال میں ایک سو نیکیاں لکھ دی گئیں اور ایک سو برائیاں مٹا دی گئیں ، اس کے پاس شیطان سے بچاؤ کے لے ایک حرز تھی اسے منخ کر دیا ، اس سے افضل کوئی عمل نہ کر سکا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کرے) { متفق علیہ } ۔	(لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے بادشاہی اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں ، اور وہ ہرچیز پر قادر ہے) { دن میں ۱۰۰ مرتبہ } ۔
(جو مسلمان بھی اس کو پڑھ کر دعا کرے اللہ تعالی اسے ہمشہ قبول کرتا ہے) {ترمذی} ۔	(لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے میں ہی ظالموں میں سے تھا) ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کے اسم اعظم کے ذریعے جو دعا کی جائے توضرور قبول کرتا ہے اور اس کے ذریعےجو مانگا جائے عطا کیا جاتا ہے) { ابو داود اور ترمذی } ۔	(اللهم إني أسألك بأني أشهد أنك أنت الله ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) (اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا بے نیاز ہے ، جو نہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے) ۔
افضل دعا { صحیح الادب المفرد } ۔	(اللهم إني أسألك العفو والعافية في الدنيا والآخرة) (اے اللہ میں تجھ سے دین و آخرت میں درگزر اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں) ۔
(زبان پر دو ہلکے کلے ، ترازو میں بھاری کلے اور رحمن کے پسندیدہ کلے) { متفق علیہ } ۔	(سبحان الله وبحمده، سبحان الله العظيم) (اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اللہ ہر عیب سے پاک عظمت والا ہے) ۔
(ہر روز ایک ہزار نیکیاں کماتا ہے) { مسلم } ۔	(سبحان الله) اللہ ہر عیب سے پاک ہے (روزانہ ۱۰۰ مرتبہ } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ) (اللہ ہر عیب سے پاک ہے، اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے)۔	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سب سے پسندیدہ کلمات ۔ {مسلم} اور یہ جنت میں گاڑھے جانے والوں میں سے ہیں {ترمذی}۔
(سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ) (اے اللہ تو ہر عیب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تیرا نام سب سے بابرکت ہے، تیری بزرگی سب سے بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے)۔	اللہ تعالی کا سب سے پسندیدہ کلام ۔ { دن اور رات میں پڑھے جائیں }۔
(سبحان الله العظيم وبحمده) (اللہ ہر عیب سے پاک عظیم ہے اور سب تعریفیں اسی لیے ہیں)۔	اس کے لیے جنت میں ایک درخت گاڑ دیا جاتا ہے ۔
(الحمد لله)(سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں)۔	ترازو بھر دیتا ہے [مسلم]۔
(سبحان الله والحمد لله)(اللہ ہر عیب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں)۔	بھر دیتے ہیں یا بھر جاتا ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے [مسلم]۔
(سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ) (اللہ ہر عیب سے پاک ہے، اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی اپنی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کی مقدار سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں)۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو سکھایا اور فرمایا: (تیرے بعد میں نے تین مرتبہ چار کلمات کہے تھے اگر ان کا وزن کیا جاتا جیسا کہ تو آج سے ان کو پڑھنا شروع کردو تو ان کا وزن کیا جائے گا) {مسلم}۔
(لا حول ولا قوة إلّا بالله)(نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت سوائے اللہ کے کسی کے پاس نہیں ہے)۔	وارد ہے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے ۔{متفق علیہ }۔

اللهمَّ صلِّ علىٰ محمدٍ وعلىٰ آلِ محمدٍ ، كما صلَّيتَ علىٰ إبراهيمَ وعلىٰ آلِ إبراهيمَ ، إنك حميدٌ مجيدٌ ـ
اللهمَّ باركْ علىٰ محمدٍ وعلىٰ آلِ محمدٍ ، كما باركتَ علىٰ إبراهيمَ وعلىٰ آلِ إبراهيمَ ، في العالمينَ إنك حميدٌ مجيدٌ ـ

اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمایا تھا ۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر جہانوں میں نازل فرمائی تھی بیشک توں خوبیوں سراہا بزرگ و برتر ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاص نبوی دعائیں

سونے اور جاگنے کے وقت کے دعائیں

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ کرتے تو یہ پڑھتے : (بسمك اللهم أموت وأحيا)

(اے اللہ تیرے نام سے میں مروں گا اور زندہ ہوں گا) اور جب بیدار ہوتے تو یہ پڑھتے :

(الْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ) (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اس کی طرف پلٹنا ہے) { متفق علیہ }۔

اور (قل ھو اللہ احد)اور (معوذتین) کی تین مرتبہ تلاوت کرتے : پڑھنے کے اثنا میں دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں پھونکتے اور جہاں تک وہ پہنچ سکتیں اپنے جسم پر ملتے ۔ { بخاری }۔ (سوتے وقت) آیت الکرسی کی تلاوت ۔

جس نے خواب دیکھا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : خواب دیکھنا اللہ کی طرف سے اور خواب کا آنا شیطان کی طرف سے ہے ، پس جب کسی نے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو جاگتے ہی اپنی بائیں جانب تین بار پھونکے اور اس کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگے تو اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں ہوگا انشاء اللہ) {متفق علیہ }۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے : اپنا وہ پہلو تبدیل کردے جس پر لیٹا ہوا تھا) { مسلم }۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعائیں

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھا : (بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله يقال له كفيت ووقيت وتنحىٰ عنه الشيطان) (اللہ کے نام سے میں نے اللہ تعالی پر بھروسہ کیا ، نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت سوائے اللہ کے کسی کے پاس نہیں ہے ، تو اسے کہا جاتا ہے : تیرے لیے کافی ہے اور تجھے ہدایت مل گئی اور تو بچ گیا ، تو شیطان اس سے الگ ہو کر دوسرے شیطان سے کہتا ہے ، تیرا ایسے شخص پر کیسے بس چل سکتا ہے جس کی کفایت و ہدایت کی گئی اور بچا لیا گیا) { اسے ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے } ۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعائیں

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: (اے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کہو ، اس کی تم اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی) { ترمذی }۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیت الخلا میں داخل ہونے اور باہر نکلتے وقت کی دعا

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو پڑھتے: (اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث) (اے اللہ تعالی میں اذیت اور اذیت رساں سے تیری پناہ چاہتا ہوں) {متفق علیہ} اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر نکلتے ہوئے کہتے: (غفرانك) (تیری بخشش) {احمد اور اہل سنن}۔

وضو کے دوران کی دعا

سعید بن زید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے: (جس نے اللہ تعالی کا نام نہیں لیا اس کا وضو نہیں ہے) {ترمذی و ابن ماجہ}۔

وضو سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے جو بھی وضو کرے تو آخر میں یوں کہے: (أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدًا عبد الله ورسوله، إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء) (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے) {مسلم}۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

ابو حمید یا ابو اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو پڑھے: (افتح لي أبواب رحمتك) (اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے)۔ اور جب وہ مسجد سے باہر نکلے تو کہے (اللهم أسألك من فضلك) (اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں) {مسلم}۔

اذان کے وقت کی دعا

ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم اذان سنو تو اس طرح کہو جیسے موذن کہتا ہے) {متفق علیہ} اور مسلم نے عبداللہ بن عمرو سے حدیث روایت کی ہے: (پھر مجھ پر درود بھیجو پس جس نے بھی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالی اس پر دس بار رحمت بھیجے گا، پھر اللہ تعالی سے وسیلہ طلب کرو، تو یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے کسی خاص بندے کے لیے ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہو سکتا ہوں، تو جس نے میرے وسیلہ سے سوال کیا میری اس کے لیے شفاعت یقینی ہو گئی)۔

نماز کے آغاز کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں یہ کہتے تھے:

(اللَّهُمَّ باعِدْ بيني وبين خَطَايَايَ كما باعدت بين المشرقِ والمغرب،اللَّهُمَّ نقِّني مِن خطاياي كما يُنقِّي الثوبُ الأبيضُ مِن الدَّنس، اللَّهُمَّ اغسلني مِن خطاياي بالماءِ والثَّلج والبَرَدِ) (اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے مابین اتنی دوری فرما جتنی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے، اے اللہ مجھے میری خطاؤں سے اس طرح صاف کر جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ مجھے میری خطاؤں سے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال) {متفق علیہ}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کی دعائیں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں کوئی ایسی دعا سکھائیں جسے وہ نماز میں پڑھا کریں تو فرمایا (اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) (کہو: اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں تو مجھے اپنی مغفرت خاص سے بخش دے، مجھ پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے) {متفق علیہ}۔

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کی دعا

بریدہ بن حصیب سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سکھایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کو جاتے کہ وہ یوں کہیں: (السلام علیکم أهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وإنا إن شاء الله تعالی بکم لاحقون ویرحم الله المستقدمین منا ومنکم والمستأخرین نسأل الله لنا ولکم العافیة (اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو تم پر سلامتی ہو، اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں)۔ {مسلم}۔

سفر پر جانے اور واپسی پر دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جب آپ سفر کے ارادے سے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر تلاوت کرتے: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ){پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کردیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو، اے اللہ ہمارے اس سفر کی پریشانیاں ہم پر آسان کردے اور اس کی دوری کو ہمارے قریب کردے، اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا مددگار اور ہمارے گھر والوں کا پشتی بان ہے، اے اللہ میں سفر کی تکان، برے منظر اور اپنے مال و عیال میں سوء واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں}(اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

صبح و شام کی دعائیں

اللہ تعالی کا فرمان ہے:{اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے} (طٰہٰ: ۱۳۰)۔

(اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ) (اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، تیرے عہد اور وعدہ پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں، اس شر سے تیری پناہ چاہتاہوں جو میں نے کیا، مجھ پر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتاہوں پس مجھے بخش دے، سوائے تیرے کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے) و {اسے احمد اور ابوداود نے روایت کیا ہے}۔

(سبحان اللہ والحمد للہ) (اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اس کے لیے ہیں، صبح و شام ایک سو مرتبہ: قیامت کے دن اس سے افضل کوئی کسی دوسری چیز کے ساتھ نہیں آئے گا، سوائے اس کے جس نے یہ کہا یا اس پر اضافہ کیا) {اسے مسلم نے روایت کیا ہے}۔ (قل ھو اللہ)، (قل اعوذ برب الفلق) اور (قل اعوذ برب الناس) کی صبح و شام تین مرتبہ تلاوت کرنا، تمہیں ہر چیز سے کافی ہے {ترمذی نے کہا کہ یہ حسن صحیح ہے}۔

(اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ) (اے اللہ ہم نے تیرے ساتھ صبح اور شام کی، تیرے ساتھ جیئیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف واپسی ہے) اور جب رات ہو تو کہے: (اے اللہ ہم نے تیرے ساتھ رات بسر کی اور تیرے ہی ساتھ۔ صبح کریں گے، اور تیرے ساتھ زندہ ہیں اور تیرے ہی ساتھ مریں گے اور تیری ہی طرف کوچ کرنا ہے) {ابو داود اور ترمذی}۔

(أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ) (ہم نے اور اس نے رات بسر کی، بادشاہی اور تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں، اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے پروردگار میں اس رات اور اس کے بعد کی خیرات کا سوال کرتا ہوں، اور اس رات اور اس کے بعد کے ہر شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے پروردگار میں سستی اور بڑھاپے کی اذیت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں) {صحیح مسلم} اور جب صبح ہو تو کہے: (ہم نے رات کی) کی بجائے کہے: (ہم نے صبح کی)۔ (اس رات کی) کی بجائے کہے: (اس دن کی)۔

(بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) اللہ تعالی کے نام سے شروع، جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔ صبح و شام تین مرتبہ۔ جس نے صبح و شام یہ دعا پڑھی اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ {ترمذی نے روایت کیا اور اسے حسن صحیح قرار دیا}۔

(اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ) (اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ، غیب اور شاہد کو جاننے والے ، ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، اپنے نفس و شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں)، صبح و شام سوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے{ اسے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے }۔

(اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)(اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ میں اپنے دین و دنیا ، گھر والوں اور مال میں تجھ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ میرے عیب پوشیدہ رکھ اور گھبراہٹ سے مجھے امن میں رکھ، اے اللہ آگے و پیچھے سے ، دائیں ، بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما ، اور تیری عظمت کی پناہ چاہتاہوں کہ نیچے سے مجھے قتل کیا جائے۔ (صبح و شام پڑھی جائے) ۔{ ابو داود اور نسائی }۔

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے بادشاہی اور سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)۔ (صبح و شام پڑھی جاے)۔ جس نے یہ دعا پڑھی اس کے لیے اسماعیل کے بیٹے کی گردن کے برابر اجر ہوگا ؛ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائینگی ، دس برائیاں مٹا دی جائینگی ، دس درجات بلند کیے جائینگے اور شیطان سے پناہ میں رہے گا ۔ { ابو داود } ۔

(یا حي یا قیوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين) (اے زندہ اور قائم رہنے والے تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہوں ، میرے تمام معاملات کی اصلاح فرمادے ، مجھے ایک لحہ بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبح و شام پڑھنے کی وصیت فرمائی)۔{ ابن سنی نے دن و رات کے عمل میں اسے روایت کیا ہے}۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نشانیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کی نبوت کے دلائل میں غیبی امور اور مستقبل کے واقعات کی ایسی خبریں ہیں جن کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے اور ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کی نشانیوں کی خبریں دینا ہے جو قیامت کے قرب کی علامات ہیں اور اس کے آنے سے پہلے رونما ہوں گی ، ان میں سے اکثر نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں جن کے واقع ہونے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی ، ان میں اہل ایمان کو اس مشکل دن کی تیاری کے لیے بہت بڑا انتباہ اور غفلت کو ترک کرنے نیز دنیا میں مگن رہنے سے باز آنے اور اعمال صالح و نفع مند نیکیوں کے لیے بہت بڑا سامان ہے ۔

قیامت کی چھوٹی نشانیاں جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باخبر کیا

علامت	دلیل
۱ - فتنوں کا ظہور	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (میرے سامنے قیامت اس طرح ہے جیسے تاریک رات کا کچھ حصہ ہو ، ایک آدمی صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ مومن ہے اور رات کفر میں کرتا ہے ، اور رات کو مومن ہوتا ہے جبکہ صبح کفر کی حالت میں کرتا ہے ۔۔۔) { اسے احمد اور ابو داود نے روایت کیا اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا } ۔
۲ - امانت کا ضیاع	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جب امانت ضائع ہونے لگے تو قیامت کا انتظار کرو) پوچھا گیا : یہ کیسے ضائع ہوگی یا رسول اللہ ؟ فرمایا : (جب معاملہ نا اہل کے سپرد کر دیا جائے تو پھر قیامت کا انتظار کر) { بخاری } ۔
۳ - علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا ظہور	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا ، اور جہالت پنجے گاڑ لے گی) { متفق علیہ } ۔
۴ - اچانک اموات کی کثرت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اچانک موت ظاہر ہوگی) { طبرانی نے اسے روایت کیا اور البانی نے اسے حسن قرار دیا } ۔
۵ - قتل کی کثرت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ہرج عام نہ ہو جائے) انہوں نے پوچھا : یا رسول اللہ ہرج کیا ہے ؟ فرمایا : (قتل ، قتل) { اسے مسلم نے روایت کیا ہے } ۔
۶ - زمانوں میں قربت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ ہو، دریافت کیا گیا : اس کا کیا مطلب ہے ؟ فرمایا : وقت میں برکت کی کمی جائے) { اسے بخاری نے روایت کیا ہے } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نشانیاں

۷- سود ، زنا اور شراب نوشی کا عام ہوجانا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت میرے سامنے ہے ، سود، زنا اور شراب نوشی عام ہو جائے گی) { اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے } ۔
۸ - زلزلوں کی کثرت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زلزلوں میں کثرت نہ ہو جائے){اسے بخاری نے روایت کیا ہے}۔
۹- چاند گرہن، صورت بگاڑنے اور تہمت لگانے کا ظہور	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (اس امت کے آخری زمانہ میں چاند گرہن ، صورتوں کا بگاڑنا اور تہمتیں عام ہو جائیں گی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا : یا رسول اللہ !کیا ہم میں سے نیک لوگ ہلاک ہو جائیں گے ؟ فرمایا: (جی ہاں جب برائی ظاہر ہو جائے) {اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور البانی نے اس کی تصحیح کی ہے }۔
۱۰ ۔ شرک کا ظہور	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت تب تک نہیں آئے گی جب تک میری امت سے بعض قبائل مشرکین کے ساتھ مل جائیں اور میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں) { ابو داود نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اس کی تصحیح کی ہے } ۔
۱۱ ۔ عرب زمین کی رواج اور دھونس کی طرف واپسی	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سرزمین عرب رواج اور دھونس کی جانب لوٹ نہ آئے){اسے مسلم نے روایت کیا ہے } ۔
۱۲۔ اسلام کے مطابق فیصلہ کا ترک کرنا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (تم ضرور ایک ایک کرکے اسلام کے حلقے توڑتے جاؤ گے ، جب ایک حلقہ ٹوٹ جائے گا تو لوگ اس کے بعد والے حلقے کو توڑنے میں جلدی کریں گے ، ان میں پہلا حلقہ (اسلام کے قوانین کے مطابق) فیصلہ کرنا اور دوسرا نماز ہے) { اسے احمد نے روایت کیا ہے اور البانی نے اس کی تصحیح کی ہے } ۔

بڑی نشانیاں

۱- دجال کا خروج ۔

۲- عیسی بن مریم کا نزول ۔

۳- یاجوج ماجوج کا خروج ۔

۴ ۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۔

۵ - چوپایہ کا خروج ۔

۶ ۔ دھویں کا ظاہر ہونا ۔

۷- تین مقامات پر زمین کے دھنس جانے ۔

۸ ۔ بہت بڑی آگ کا ظاہر ہونا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو پہلے گزرا اس پر دلیل حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ آپس میں قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف آنکلے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو ؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" یقینا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیوں کو نہ دیکھ لوگے ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دس نشانیوں کو اس ترتیب سے ذکر فرمایا ۱ دھواں ۲ دجال ۳ دابہ الارض ۴ سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا ۵ حضرت عیسی ابن مریم کانازل ہونا ۶ یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا اور) چھٹی، ساتویں اور آٹھویں نشانی کے طور پر ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خسوف کا) یعنی تین مقامات پر زمین کے دھنس جانے کا (ذکر فرمایا ایک تو مشرق کے علاقہ میں ، دوسرے مغرب کے علاقہ میں اور تیسرے جزیرہ عرب کے علاقہ اور دسویں نشانی ، جو سب کے بعد ظاہر ہوگی ، وہ آگ ہے جو یمن کی طرف سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو گھیر ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ وہ ایک ایسی آگ ہوگی جو) یمن کے مشہور شہر عدن کے آخری کنارے سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی نیز ایک روایت میں دسویں نشانی کے طور پر یمن کی طرف سے یا عدن کے آخری کنارے سے آگ کے نمودار ہونے کے بجائے (ایک ایسی ہوا کا ذکر کیا گیا ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی { اسے مسلم نے روایت کیا ہے } ۔

۹۔ امام مہدی کا ظہور : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (میری امت کے آخری وقت میں مہدی ظاہر ہوگا ، اللہ تعالی اس کے لیے (رحمت کی) بارش نازل فرمائے گا تو زمین سے خوب پیداوار ہوگی اور افزائش ہوگی ، جانوروں میں اضافہ ہوگا ، امت کی شان بڑھے گی ، وہ سات یا آٹھ سالوں تک زندہ رہے گا ۔) { اسے حاکم نے روایت کیا ہے اور البانی نے اس کی تصحیح کی ہے } ۔

کہاں جا رہے ہو ؟ (روز قیامت کی ہولناکیاں)

موت کے سفر کا آغاز	اللہ تعالی کا فرمان ہے : {ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے (آل عمران:۱۸۵)- اللہ تعالی کا فرمان ہے: { اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی ، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا} (ق :۱۹) ۔
قبر	قبر آخرت کا پہلا ٹھکانہ ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (قبر آخرت کا پہلا ٹھکانہ ہے ، جو اس میں کامیاب ہوگیا تو اس کے بعد آسانی ہے ، اور جو اس میں کامیاب نہ ہوا تو اس کے بعد بہت زیادہ سختی ہے) احمد و ترمذی اور البانی نے اسے حسن قرار دیا } ۔
قبر کا عذاب اور اس کی نعمتیں	بندہ سے اس کی قبر میں اس کے رب ، دین اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کیا جائے گا ، جس نے اچھا جواب دیا تو اس کی قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہو گی ، اور جس نے جواب میں خطا کی تو اس کی قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نشانیاں

گھبراہٹ کی پھونک	اللہ تعالی سرافیل علیہ السلام کو پہلی صور پھونکنے کا حکم دے گا، اور یہ گھبراہٹ کی پھونک ہو گی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: {جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالی چاہے اور سارے کے سارے عاجز اور پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے} (النمل: ۸۷)۔
کڑک دار بجلی کی پھونک	اللہ تعالی کا فرمان ہے :{اور صُور پھونکا جائے گا تو سب لوگ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں بے ہوش ہو جائیں گے سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے گا} (الزمر: ۶۸)
اٹھائے جانے کی پھونک	تیسری پھونک، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے } (الزمر: ۶۸) ۔ یعنی : وہ ہڈیاں اور بھوسا بننے کے بعد زندہ کر دیے جائیں گے ، زندہ ہو کر قیامت والوں کی طرف دیکھنے لگیں گے اور اللہ تعالی کا فرمان ہے : { جس دن کہ صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے } (النبأ: ۱۸) ۔
حشر	جب اٹھائے جانے کے لیے صور پھونکا جائے گا تو لوگ اپنی قبروں سے حساب اور بدلہ کے لیے کھڑے ہو جائیں گے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے : { جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے } (المطففین: ۶) - اور اللہ تعالی کا فرمان ہے : {جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان جمع کریں گے ۔ اور گناہ گاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے} (مریم: ۸۵-۸۶)۔
حساب	حساب سے مراد بندوں پر ان کے اعمال اور ان کی رپورٹ پیش کرنا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :{ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا} (الزلزال: ۷-۸)۔
ترازو	بندوں پر ان کے اعمال اور ان کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد اللہ تعالی کی قدرت کے مطابق ان اعمال کا وزن کیا جائے گا ، فرمان باری تعالی ہے :{ قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے ، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے }۔
شفاعت	شفاعت سے مراد وہ مقام محمود ہے جو اللہ تعالی کے اس فرمان میں وارد ہوا ہے :{ رات کے کچھ۔ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لیے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا } (الاسراء: ۷۹)۔ شفاعت کی کئی قسمیں ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے موقف کے پیش نظر شفاعت عام تا کہ اللہ تعالی ان کا جلد حساب لے اور ان کو اس مقام کی ہولناکی اور شدت کو کم کرے ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں کی شفاعت ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوض	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حوض پر کھڑے ہوں گے اور لوگ شدید پیاسے ہوں گے ، آپ اپنی امت کو اپنی طرف بلائیں گے : میری طرف آؤ ، تو سچے مومن آپ کی طرف آئیں گے اور آپ کے ہاتھ مبارک سے ایسا پانی پئیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسے نہیں ہوں گے ، جہاں تک منافقین کا تعلق ہے تو انہیں آپ سے دور کر دیا جائے گا اور ان کے اور آپ کے درمیان اوٹ آ جائے گی اللہ تعالی سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں ۔
پل صراط	جہنم کے اوپر پل بچھا دیا جائے گا ، یہ ایک پھیلا ہوا پل ہے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے ۔ فرمان باری تعالی ہے : { تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے ، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی ، فیصل شدہ امر ہے ۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے } (مریم:۷۱-۷۲)۔ تمام لوگ مومن اور کافر اس پل کے اوپر سے گزریں گے ، پس جہاں تک ایمانداروں کا تعلق ہے تو وہ اس کو عبور کرکے جنت تک پہنچ جائیں گے ، اس کو عبور کرنے کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق ہو گی ، اور جہاں تک کفار کا تعلق ہے تو وہ جہنم میں گر جائیں گے اللہ تعالی کی پناہ ۔
دوزخ بدبختوں کا گھر	اللہ تعالی کا فرمان ہے : { لیکن جو بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں چیخیں گے چلائیں گے ۔ وہ وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جب تک آسمان اور زمین برقرار ہیں سوائے اس وقت کے جو تمہارا رب چاہے ۔ یقینا تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے } (ھود:۱۰۶-۱۰۷)۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی سات ہزار لگامیں ہوں گی ، ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے) { مسلم } ۔
جنت نیک بختوں کا گھر	اللہ تعالی کا فرمان ہے :{ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان ۔ تم اور تمہاری بیویاں ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ ۔ ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا ، ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں ، سب وہاں ہو گا اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ۔ یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو } (الزخرف:۶۹-۷۲)۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : {اللہ تعالی کا فرمان ہے : میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ، اور نہ ہی کان نے سنا ، اور نہ ہی کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گزرا) { متفق علیہ } ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض اسماء حسنیٰ کے معانی (1)

الرب : پروردگار ۔	وہ تدبیر اور طرح طرح کی نعمتوں کے ذریعے اپنے تمام بندوں کو پالنے والا ، بالخصوص اپنے منتخب بندوں کے دلوں ، ارواح اور ان کے اخلاق کی اصلاح کے ذریعے تربیت فرماتا ہے ۔
اللہ : اسم ذات باری تعالیٰ ۔	جو خدا ہونے کے اعتبار سے عبادت کیے جانے کا مستحق ہو وہی اپنی تمام مخلوق پر الوہیت و عبودیت والا خدائے معبود ہے ۔
الملک: بادشاہ حقیقی المالک: مالک ۔	جس کے لیے ملک ہو اور بادشاہت کی صفت سے موصوف ہو ، یہ کبریائی ، قہر اور تدبیر کی عظیم صفات ہیں ، جس کو پیدا کرنے ، فیصلہ کرنے اور جزا دینے میں مطلق تصرف حاصل ہو ۔
الواحد : اکیلا الاحد : یکتا ۔	وہ ذات جس کی تمام کلمات کے ذریعے واحدانیت کو بیان کیا جائے اس حیثیت سے کہ ان میں اس کا کوئی شریک نہیں ، اور بندوں پر واجب ہے کہ عقل ، قول و عمل میں اس کو واحد مانیں ۔
الصمد : بے نیاز ۔	وہ ذات جس کی طرف تمام مخلوق اپنی سب حاجات ، ضروریات اور احوال کے لیے رجوع کرتی ہو۔
العلیم : سب کچھ- جاننے والا الخبیر : خبر رکھنے والا ۔	وہ ذات جس کا علم ظاہری و باطنی ، پوشیدہ و اعلانیہ ، ماضی ، حال اور مستقبل کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہو ، اس سے کوئی بھی چیز مخفی نہ ہو ۔
الحکیم : بہت دانا ۔	وہ ذات جس کی پیدا کرنے اور حکم دینے میں بہت بڑی حکمت ہو جس نے ہر چیز کو احسن انداز میں پیدا کیا ہو ۔
الرحمن : بہت ہی مہربان ، الرحیم : ہمیشہ رحم فرمانے والا ، البر : احسان کرنے والا ، الکریم : کرم کرنے والا ، الجواد : بہت سخاوت کرنے والا ، الرؤف : بہت مہربان ، الوھاب : بے حساب دینے والا۔	ان اسماء کے معانی میں قربت پائی جاتی ہے ، سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی ، رحمت ، احسان ، سخاوت ، نرمی اور کرم کرنے والے پر دلالت کرتے ہیں ۔
السمیع : خوب سننے والا ۔	حاجات طلب کرنے والوں کی زبانوں کے اختلاف کے باوجود تمام آوازوں کو سننے والا ۔

(1) ملخص : تفسیر السعدی (صفحہ نمبر ۹۴۵ - ۹۴۹)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض اسماء حسنیٰ کے معانی

البصیر : خوب دیکھنے والا ۔	ہر چیز کو دیکھنے والا خواہ کتنی ہی باریک اور چھوٹی کیوں نہ ہو ۔
الحمید : جس کی حمد کی گئی ۔	وہ ذات جس کی ذات ، اسماء ، صفات اور افعال میں تعریف کی جائے ، اس کے اچھے اچھے نام ہیں اور کامل ترین صفات ہیں اور افعال کے اعتبار سے تمام تر اور احسن ترین ، اور خدائے بزرگ و برتر کے افعال فضل و عدل پر مبنی ہیں ۔
المجید : بزرگ، الکبیر : سب سے بڑا، العظیم : بہت بڑا ، الجلیل : بزرگ ۔	وہ ذات جو بزرگی ، کبریائی ، عظمت و جلال کی صفات کے ساتھ متصف ہے ، وہ ہر چیز سے بڑا ، عظیم اور بلند و بالا ہے ۔
العفو : معاف کرنے والا ، الغفور : بہت بخشنے والا ، الغفار : بخشنے والا ۔	وہ پہلے اور اب بھی معاف کرنے میں معروف ہے اور اپنے بندوں کی بخشش اور ان سے درگزر کرنے کی صفات سے متصف ہے ۔
التواب: توبہ قبول کرنے والا ۔	جو ہمیشہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے ، اور گنہگاروں کی اپنے گناہوں سے بخشش طلب کرنے کو قبول کرنے والا ۔
القدوس : ہر عیب سے پاک ، السلام : سلامت رکھنے والا ۔	یعنی : ہر قسم کے نقص سے پاک اور مخلوق سے کوئی بھی اس کی ثنا نہیں کر سکتا وہ اپنی صفات میں عظیم تر ہے ۔
العلی الاعلی : سب سے بلند مرتبہ ۔	جس کو تمام موجودات پر مطلق بلندی حاصل ہے ، ذات ، قدرت ، صفات اور گرفت میں بلندی حاصل ہے ۔
العزیز : سب سے غالب ۔	جسے ہر قسم کی عزت حاصل ہے : غلبہ کی عزت اور باز رکھنے کی عزت ۔
المتکبر : متکبر ۔	اپنی عظمت اور کبریائی میں بدنامی ، نقص اور عیب سے پاک اونچی شان والا ہے ۔
الخالق : پیدا کرنے والا ، الباری : شکل دینے والا ، المصور : تصویر بنانے والا ۔	جس نے تمام موجودات کو پیدا کیا اور اپنی حکمت سے شکل دی اور برابر کیا اور اپنی دانائی وحکمت سے ان کی صورت گری کی ۔
المؤمن : امن دینے والا ۔	جس نے اپنی صفات کمال ، جلال و جمال کے کمال سے اپنی خود تعریف کی ۔
المھیمن : نگہبان ۔	جو خفیہ امور اور دلوں کے راز جاننے والا اور ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ کیے ہوئے ہے ۔
القدیر : ہر چیز پر قدرت والا ۔	کامل قدرت والا ، اپنی قدرت سے اس نے موجودات کو پیدا کیا ، اپنی قدرت سے ان کی تدبیر کی ، ان کو سنوارا ، ان کے لیے فیصلہ کیا اور اپنی قدرت سے زندہ کرتا و موت دیتا ہے ۔ اور بندوں کو بدلہ دینے کے لیے دوبارہ اٹھائے گا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض اسماء حسنی کے معانی

الرقیب: نگاہ رکھنے والا۔	سینوں میں جو پوشیدہ ہے اس پر آگاہ ہونے والا، ہر نفس نے جو کمایا اس کی نگرانی کرنے والا ہے۔
الحفیظ: سب کا محافظ۔	جس نے اپنی مخلوق کی حفاظت کی اور جو پیدا کیا اس کا اپنے علم کے ذریعے احاطہ کیے ہوئے ہے۔
المحیط: احاطہ کرنے والا۔	ہر چیز کا اپنے علم، قدرت، رحمت اور غلبہ سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔
القہار: سب سے طاقتور۔	ہر چیز پر غالب، جس کے سامنے تمام مخلوقات نے سر تسلیم خم کیا، اور اس کی عزت، قوت اور کمال اقتدار کے سامنے بے بس ہے۔
الوکیل: کارساز۔	اپنے علم، کمال قدرت اور ہمہ پہلو حکمت کے ذریعے اپنی مخلوق کے امور کی تدبیر کا مالک ہے۔
الودود: محبت کرنے والا۔	جو انبیاء، رسولوں اور ان کے پیروکاروں سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
الرزاق: رزق دینے والا۔	اپنے تمام بندوں کو رزق دینے والا، پس زمین پر ہر مخلوق کا رازق اللہ تعالی ہے۔اپنے بندوں کے لیے اس کے رزق کی دو قسمیں ہیں: رزق عام: اس میں نیک و بد، پہلے اور بعد والے شامل ہیں اور یہ جسموں کا رزق ہے۔ رزق خاص: یہ دلوں کا رزق ہے اس کی غذا علم و ایمان کے ذریعے ہوتی ہے اور رزق حلال جو دین کی اصلاح میں مدد دیتا ہے اور یہ رزق مومنین کے لیے ان کے مراتب کے لحاظ سے مخصوص ہے۔
الحکم: فیصلہ کرنے والا العدل: عدل کرنے والا۔	جو اپنے بندوں کے مابین دنیا و آخرت میں اپنے عدل و انصاف سے فیصلہ کرتا ہے پس وہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور نہ کسی پر دوسرے کا بوجھ ڈالتا ہے اور نہ ہی بندے کو اس کے گناہ سے زیادہ بدلہ دیتا ہے۔
الحی القیوم: زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والا۔	مکمل زندگی اور اپنی ذات کے ساتھ۔ قائم رہنے والا۔ اہل زمین و آسمانوں کو قائم رکھنے والا، ان کے امور کی تدبیر، انہیں رزق اور ان کے تمام احوال کو قائم رکھنے والا ہے۔

●○●○●

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختصر تفسیر

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی،

آخری پارہ

انتخاب از تفسیر ابن کثیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب حجاج کرام، عمرہ کرنے والے اور زائرین مسجد نبوی شریف کے لیے شہزادی العنود بنت عبد العزیز بن مساعد بن جلوی آل سعود اور حرمین شریفین کے معاملات نگران عام کے تعاون سے تحفہ ہے

اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کرنے والے، ان کے والدین، اولاد اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کی درخواست ہے

مدار الوطن للنشر، ۱۴۳۴ ہجری

فہرست ملک فہد قومی لائبریری طباعت کے دوران

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی اور آخری پارے کی مختصر تفسیر (تفسیر ابن کثیر سے اختصار شدہ)۔

احمد عثمان المزید، عادل علی الشدی - ریاض ۱۴۳۴ھ

ص ۱۲۸، سائز ۲۴ـ۱۷

۱- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ت ۷۷۴ ہجری
۲- القرآن - تفسیر

۱- الشدی، عادل علی (شریک مصنف)
ب- پتہ: دیوی ۲،۲۲۷

۱۴۳۴/۱۰۶۷۲

فائلنگ نمبر: ۱۴۳۴/۱۰۶۷۲

ISBN: ۹۷۸-۶۰۲-۹۰۴۵۵-۴-۰

www.KitaboSunnat.com

Babel for Translation and Arabization
Email : babel4translation@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تقریظ

شیخ ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد العزیز السدیس

نگران عام معاملات حرمین شریفین

کماحقہ حمد اللہ کے لیے ہے اور کماحقہ شکر اسی کے لیے ہے اور درود سلام ہو خاتم الانبیا اور افضل المرسلین پر، ان کے آل واصحاب پر اور ان کے پیروکاروں پر

- تفسیر ابن کثیر سے اختصار شدہ آخری پارے کی تفسیر اور اس کے ساتھ ہر مسلمان کو اپنے دین اور دنیا کے معاملات میں پیش آمدہ اہم مسائل پر مشتمل یہ کتاب میری نظر سے گذری، اس کتاب کو اپنے موضوع پر مختصر اور نفع بخش پایا۔ اس میں وہ تمام ضروری مسائل ہیں جن کی مسلمان کو مذہبی اور ثقافتی تحریک کو مہمیز کرنے کے لیے دینی و دنیاوی معاملات میں ضرورت پیش آتی ہے۔

- مؤسسہ العنود الخیریہ کی بہترین کوششیں اور تابناک عمل قرآن وسنت پر عمل اور شریعت کے مطابق فیصلے کو تقویت فراہم کرتی ہیں جن پر اس مبارک ملک کی بنیاد ہے۔ اللہ اس رفاہی ادارہ کے منتظمین کو بہترین بدلہ عطا فرمائے اور ان کے عمل کو مخلص بنائے وہ بڑا کرم والا اور بڑا اجر والا ہے۔

- مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف کے معاملات کے نگران عام صحیح اسلوب اور کتاب وسنت، وسطیت اور اعتدال کے موافق اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت میں حصہ لینے والی تمام تنظیموں اور تحریکوں کے ساتھ تعاون کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔